إِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ

بعون عنایت رب العالمین یہ رسالہ قاطع عروق غیر مقلدین قالع اصول مبتدعین

برہان الصادقین لرفع مطاعن غیر مقلدین

مؤلفہ جناب عالم نبیل فاضل جلیل [illegible] دام اللہ بفیضہ العام

ساتھ اہتمام تمام اور سعی مالاکلام جناب منبع البرکات معدن المکارم مولانا قاری حافظ

ابو تراب محمد عالم صاحب کے

مطبع حسنی واقع بلدہ بمبئی میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ قبل کل مقال وابتداء کل امر ذی بال والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد و آلہ
امام کل جواب وسوال مخفی نہ ہے کہ ان دنون مین تاثیر زمانہ سے ایک اور نیا شگوفہ کھلا ہے
کہ اشتہار محمد حسین نامی شخص کا مسائل عشرہ کے سوال سے نظر سے گذرا ہے اور اسکے جریان سے مخالفین
بین المسلمین کا چرچا بڑھا ہے اس بین مین ایک اہل فضل اور علم نے مجکو بہی اشتہار دکھایا اور اصرار سے
کہا کہ تو اسکے جواب مین کچھ لکھہ جب مین نے اسکی عبارت مین غور سے نظر کی تو مبنی اشتہار کا صرف
خودنمائی اور عوام کالانعام کے لیے دام اندازی پر تھا تو اسمین تکلم اور مباحثہ دماغ پزی خالص معلوم
ہوتی تھی مگر سائل نے کہا کہ اسکا ردّ لکھنے مین دو فائدے ہین ایک تو عوام جو کم علم اردو خوان ہین
اور اشتہار کا ظاہر حال دیکھہ کر خراب ہوتے جاتے ہین انکو جواب کے دیکھنے سے حقیقت حال کی بوجہ خوب
معلوم ہو جائیگی اور کھرا کھوٹے سے نکال لین گے اور دوسرا یہہ کہ مشتہر کو بہی اپنی اشتہار اور
علمیت کی واقفی ہو جائے گی **بیت** ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ٭ ہنر داند از جاہلی عیب خویش
لہذا چند اوراق تصفیہ تحریر مین لاکر نام اس رسالہ کا نبراس الصالحین لرفع مطاعن غیر المقلدین
رکھا خداوند کریم اسکو قبول فرماوے اور جو کچھ اسمین تقاضائی بشریت سے چوک بھول ہوئی ہو تو
بجاہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاف فرماوے قبل مطلب سے سامع اور ناظر کو اس کتاب مین
کئی امور کا مدنظر رکھنا ضرور ہے اول یہ کہ اس کتاب مین فصل اور باب نہین مثل اور کتابون کے بلکہ

یہہ ایک قصے کے طرح پر مباحثہ ہے ایسے ڈہب سے کہ زنجیر کے طرح ایک مسئلہ اور مطلب اوسکا دوسرے سے ملا ہوا ہے کہ دل لگی اسمین بہی خوب ہوتی ہی اور مسائل دینیہ اور نقول عبارات یقینیہ سے بہی واقفی دوسرا یہہ کہ جو حال علماء مجتہدین اور علماء محدثین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا اس رسالے مین مین نے لکھا ہی اس سے غرض میری تنقیص اور تحقیر کسی پیشوا دین کی نہین نعوذ باللہ من ذلک بلکہ صرف بیان حال انکا موافق نقول معتبرہ کے جو جا بجا ذکر کئے گئے ہین تاکہ بعض ناواقف افراط تفریط سے باز آکر ہر درجہ والے کو اسکی شان کے موافق اسکو جانے مثلاً اگر ایک نے بے علمی کے مارے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کو نبی سمجھہ لیا تو دوسرے علم والے نے اسکو سمجھا دیا کہ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ نبی نہین ولی اللہ ہین تو اسمین حضرت کی تنقیص نہین تیسرا یہ کہ جو شخص متردد ہوا اسمین کہ آیا مین احادیث صحاح ستہ وغیرہ پر عمل کرون یا فقہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر تو اس شخص کو چاہیے کہ اس رسالے کو اول سے آخر تک مطالع فرماوے اور مطالب اسکے اچھی طرح سمجھے بعد سمجھہ پوریکے دونو جانب کو تولکر وزن دار کو قبول کر لیوے کہ اس رسالے مین مینے ایک ایسی میزان حق کی رکھی ہی کہ اس میزان سے سب حال فقہ اور مجتہدین کا اور حدیث اور محدثین کا جانچا جاتا ہی چوتھا یہ کہ جو نقول اور سندین اس رسالے مین لائی گئی ہین اصالۃً اکثر اون علما کی اقوال لائے گئے ہین جنکو مخالفین ہم مسلک اپنا سمجھتے ہین تاکہ انکو واضح ہو جاوے کہ ہمارا مسلک برخلاف اونکے ہی اور جان لیوین کہ وہ ان علما کی چال سے باہر ہین خالی زعم سے انکے ہم مسلک بنتے ہین پانچوان یہ کہ اس رسالے مین جس کتاب کی عبارت سنداً مینے لکھی ہی وہ کتاب یا بعینہ میرے پاس موجود ہے یا اسکی ناقل اور جو کتاب انمین سے چھپ چکے ہی اسکی صفحہ باب فصل مطبع کا بہی اکثر نشان لکھا ہی اور جس عبارت سندیہ کو مینے تطویل کے باعث سے مختصر کیا ہی آخر مین اسکے تنبیہ اختصار کرنے پر کر دی ہی اگر مخالف کو وہم پڑے کہ شاید میری مطلب سے چشم پوشی کر کر عبارت ترک کر دی ہے تو اصل کتاب کو دیکھ لے اور آپنی تسلی خوب کرے اور اگر کسی مخالف کو کسی کتاب کی عبارت منقولہ مین شک اور تردد ہو تو اگر قریب الوطن ہی تو خود آنکر بالمشافہ کتاب مین دیکھ لے اور اگر بعید الوطن ہو تو اپنے ہم مذہب دوست آشنا سے جو میرا وطنی ہو تسلی اور

تشفی کرواے والسلام علی من اتبع الہدی مطلب سے پہلے نقل کرنا عبارت اشتہار کا بھی ضروری
معلوم ہوا کہ سامع کو بصیرت بوجہ اتم حاصل ہو اور وہ یہ ہے اشتہار مین مولوی عبدالعزیز صاحب
و مولوی محمد صاحب و مولوی اسمعیل صاحب ساکنان بلیہ وال اور جوانکے ساتھ طالب العلم ہین
جیسے میان غلام محمد صاحب ہوشیارپوری و میان نظام الدین صاحب و میان عبدالرحمن صاحب کو
بطور اشتہار وعدہ دیتا ہون کہ اگر ان لوگون سے کوئی صاحب مسائل ذیل مین کوئی آیت قرآن یا حدیث
صحیح جسکی صحت مین کسیکو کلام نہو اور وہ اس مسئلہ مین جسکے لئے پیش کیجاوے نص صریح قطعی الدلالتہ ہو
پیش کرین تو فی آیت اور فی حدیث یعنے ہر آیت حدیث کے بدلے دس روپے بطور انعام کے دونگا
اولا رفع یدین نکرنا انحضرت کا نماز مین بوقت رکوع جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے ثانیاً انحضرت کا
نماز مین خفیہ آمین کہنا ثالثاً انحضرت کا نماز مین زیر ناف ہاتھ باندھنا رابعاً انحضرت کا مقتدیونکو سورہ فاتحہ
پڑھنے سے منع کرنا خامساً انحضرت کا یا بار تعالی کا کسی شخص پر کسی امام کی ایمہ اربع سے تقلید کو واجب
کرنا سادساً ظہر کا وقت دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا سابعاً عام مسلمانون کا ایمان اور پیغمبرون
اور جبرئیل کا مساوی ہونا ثامناً قضا کا ظاہر و باطن نافذ ہونا تشریح مثلاً کوئی شخص ناحق کسیکی جوروکا
دعوی کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹھے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت
اسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنی بھی اس کو
حلال ہے تاسعاً جو شخص محرمات ابدیہ جیسے مان یا بہن سے نکاح کرکے اس سے صحبت کرلے تو اسپر
حد شرعی جو قران یا حدیث مین وارد ہے نہ لگانا عاشراً تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہو
وہ دروہ ہے تنبیہ ان مسائل کے احادیث کے تلاش کرنیکے واسطے مین ان صاحبون کو اس قدر مہلت
دیتا ہون جس قدر یہ چاہین زیادہ مہلت مین انکو یہ بھی گنجایش ہے کہ یہہ اپنے اور مذہبی بھائیونسے مدد
لین ضمیمہ اشتہار مسائل عشرہ جو اس اشتہار مین درج ہین جنکے دلایل سے سوال ہے حنفی مذہب کے
مسایل ہین اور انکی کتب مین موجود باعث جاری ہونے اس اشتہار کا یہہ ہے کہ مولوی عبدالعزیز وغیرہ
جنکا نام اس اشتہار مین درج ہے مدعی مباحثہ کے ہوئے جب وقت مقابلہ کا آیا تو مسائل مقصودہ سے

گریز کر بیٹھے اور مسئلہ فضیلت ساکنان حرمین لے بیٹھے ہرچند اُن سے مسایل ذیل مین گفتگو کی
درخواست کی گئی ہرگز اس گفتگو پر مستعد نہوئی چنانچہ تفصیل اسکی اخبار سفیر ہندوستان مین چھپ رہی ہے
پس لاچار ہوکر یہہ اشتہار جاری کیا گیا کہ شاید اس سے انکی طبع مین جوش مذہبی پیدا ہو اور وہ کچھ
لکھین یہہ نہین تو اپنی بات ہی کا پاس کرین یہہ بھی نہین تو انعام ہی کے خیال سے قلم اٹھاوین غرض
ہماری یہ ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے اِن مسائل مین مباحثہ ہو تقریری نہ سہی تحریری سہی اور ہرچند اجرا
اس اشتہار کا بخیال امور مذکورہ انہین کے مقابلے مین ہے ولیکن اسکے جواب لکھنے کے سبھی حضرات حنفیہ
ہندوستان و پنجاب وخراسان وغیرہ بلاد کے ساکنان کو اجازت ہے انمین سے کوئی صاحب جواب
لکھے مین شکرگذار ہونگا اور وہ ہی شکریہ پیش کش کرونگا جو مندرجہ اشتہار ہے المشتہر ابو سعید
محمد حسین لاہوری ۲۶ مئی ۱۸۷۷ء مطبوعہ سفیر ہندوستان پریس امرتسر پنجاب تمام ہوئی عبارت
اشتہار کی اب گوش ہوش اور توجہ صاف باانصاف سے میری بات کو بھی سنا چاہیے کہ جب
مین مشتہر مذکور کے اشتہار پر مطلع ہو کر دیکھا تو اس مین کوئی اونکا مذہب اور طریقہ معین مخصوص نہ تھا
اور مناظرے مین پہلے اس امر کا مجیب کو معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ اسکو واقفی ہو جاوے
اس امر کی کہ کونسی دلائل اور مقدمات سائل کے نزدیک مسلمہ اور متحققہ ہین کہ وہ جواب مین پیش کئے
جاوین تاکہ وہ مقاطعات اور منتہی الیہا مباحثہ کے بنے اور چونکہ بسبب بعد مسافت کی اس امر کا ان سے
زبانی معلوم ہونا دشوار تھا تو انکی تحریر مین فکر کرنا شروع کیا کہ شاید تحریر سے کہین کنایۃً بھی کچھ تعیین
کسی مذہب کی نکل پڑے مگر بعد غور اور تلاش کماحقہ کے یہ بداہۃً معلوم ہوتا تھا کہ آپ فرقہ ظاہریہ مین سے ہین
ہین کہ مذہب والون کو مذہبی کہتے ہین یعنے بغیر تاویل کے آیت اور حدیث پر انکا عمل ہے اور الفاظ حدیث کے
عمل کرنے کے حریص ہین مگر یہ گمان متزلزل تھا بہت وجوہ سے اول تو یہ ہے کہ مشتہر صاحب اگر حدیث
موافق اپنی چال چلن رکھنے کی خواہش مند ہوتی تو نامہ اشتہار کو بسم اللہ شریف سے اور الحمد شریف
یا کسی نام سے اسمای حسنہ سے مزین فرماتے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قول اور فعل پر
عمل ہوتا کہ آپنے فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدأ فیہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم او بذکر اللہ

او بحمد الله فهو ابتر او اقطع او اجزم باختلاف الروایات رواه الخطیب فی جامعه وغیره فی غیره ترجمہ جو امر ذیشان نہ شروع کیا جاوے ساتھ بسم الله الرحمن الرحیم یا ساتھ ذکر اللہ یا ساتھ حمد اللہ کے پس وہ ابتر ہے یا اقطع ہے یا اجزم ہے ساتھ اختلاف روایتون کے روایت کیا اسکو خطیب نے بیچ کتاب جامع کے اور دوسرون نے بیچ دوسری کتابون کے انتہی اور فعل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہہ ہے کہ جب آنحضرت نامہ مبارک کسی کی طرف لکھتے تو اسکو بسم اللہ شریف سے شروع فرماتے چنانچہ صلح حدیبیہ مین کتابت سے بسم اللہ کے نامہ صلح مین کفار مکہ نے بہت شور او رغل مچایا کہ ہم رحمن کو نہین مانتے اور اپنی مصلحت وقت کے لئے نامہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر جو کاتب نامہ تہی مٹاوی اور باقی نامے مبارکہ مثلاً جو آپنے نامہ تعزیت کا معاذ ابن جبل کو وقت آنے خبر فوت بیٹے انکے کے لکہا ہے مشتمل بسم اللہ اور حمد اللہ پر ہے علی ہذا القیاس جو نامہ بطرف پرویز بادشاہ فارس اور ہرقل شہنشاہ نصاری بادشاہ روم اور نجاشی بادشاہ حبش اور مقوقس حاکم اسکندریہ اور مصر وغیرہ والیان ملک کے آپنے نامے لکہے تھے سب مشتمل بسم اللہ اور حمد خدا پر تھے بلکہ جو ادنی اخلاق شناس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہوگا وہ بہی اس سنت کے ادا کرنے سے محروم نہین رہیگا اور قرآن مجید او مصحف حمید کو اگر آنکہین کہول کر دیکہے تو اسکا شروع بہی بسم اللہ شریف اور الحمد للہ کے ساتھ ہے بلکہ ہر سورت اسکی شروع بسم اللہ سے ہے حالانکہ عمل سلف اور خلف کا بہی اس ہی پر جاری چلا آیا ہے دوسرے یہہ ہے کہ مسئلہ پوچھنے کے لئے یا اور کسی امر ضروری کے لئے اشتہار جاری کرنے مین یا اسپر انعام کا وعدہ دینے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بل اہل قرون ثلثہ سے کوئی فعل او رقول اور تقریر منقول نہین حتی کہ حدیث موضوع بہی اب تلک کوئی دیکھنے مین نہین آئی اور نہ سنی ہے ہان البتہ تواریخ حبیب الہ مین مفتی عنایت احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غار سے نکل کر ساتھ رفقا کے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ کو براہ ساحل روانہ ہوئے تو ابو جہل وغیرہ کفار مکہ نے اشتہار جاری کیا تہا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پکڑ لاوے یا قتل کرے اسکو ہم سو اونٹھ دینگے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو پکڑ لاوے یا قتل کرے تو اسے بہی سو اونٹھ دینگے

یعنی ان تینون لفظون ابتر اور اقطع اور اجزم کے معنی یہ ہین سروہ امر بے نشان ناقص اور ناتمام رہتا ہے

اور جو

اور جو دونون کو پکڑ لاوے یا قتل کرے تو دو سوا و مُٹھہ پاوے اور رملک ہند مین یہہ رسم بہی انگریزون کے
ہاتھہ سے پہیلی ہے اور بلوغ المرام مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من تشبہ بقوم فہو منہم
رواہ ابوداود وصححہ ابن حبان ترجمہ جس کسی نے مشابہت کی قصداً ساتھہ کسی قوم کے پس وہ اس
قوم سے ہے روایت کیا اوسکو ابوداود نے اور تصحیح کی اسکی ابن حبان نے انتہی اس فعل مین مشتہر صاحب نے کونسی
حدیث پر عمل کیا ہے بلکہ صحابہ کرام اور تابعین وغیرہ پیشوایان دین عظام کا طریقہ تھا کہ خود بنفس نفیس کے ساتھہ
استادون کی خدمت مین حاضر ہوتے اگرچہ انکو سفر لنبا اور اشتر سواری کی بہی تکلیف ہوتی قال فی جواہر
الاصول فی علم احادیث الرسول فقد اشتہر ان ابا ایوب الانصاری علی تقدم صحبتہ وکثرۃ
سماعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحل من المدینۃ الی مصر فی حدیث واحد لیسمعہ
من عقبۃ بن عامر وقال عمرو بن ابی سلمۃ قلت للاوزاعی یا ابا عمرو انی الزمک منذ اربعۃ
ایام ولم اسمع منک الا ثلثین حدیثا قال تستقل ثلاثین حدیثا فی اربعۃ ایام لقد
سار جابر بن عبداللہ الی مصر واشتری راحلۃ فرکبہ حتی سال عقبۃ بن عامر عن حدیث
واحد وانصرف الی المدینۃ وانت تستقل ثلثین حدیثا فی اربعۃ ایام انتہی ترجمہ
کہا بیچ کتاب جواہر الاصول فی احادیث الرسول کے تحقیق مشہور ہوا کہ ابوایوب انصاری نے با
وجود تقدم صحبت اور کثرت سنی حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کیا مدینہ شریف سے طرف مصر کے
واسطے ایک حدیث کے تا سنین اسکو عقبہ بن عامر سے اور کہا عمرو بن ابی سلمہ نے کہا مینے اوزاعی کو اے
ابا عمر مین تیری ملازمت مین ہون چارون سے اور نہ سنین مینے تجہہ سے مگر تیس حدیثین تو جواب
دیا اوسنے کہ چارون مین تیس حدیثین تیرے نزدیک تہوڑی ہوئین تحقیق سفر کیا جابر بن عبداللہ نے طرف
مصر کے اور خریدا سوار یکو پس سوار ہوا اوسپر یہان تک کہ پوچہا جاکر عقبہ بن عامر سے ایک حدیث کو
اور پہر پہرا طرف مدینہ شریف کے اور تو تہوڑی سمجہتا ہے تیس حدیثین چارون مین انتہی اب انصاف
مشتہر صاحب پر ہی چہوڑا کہ آپکو جانچ لیوین کہ ترازو کے کون سے پلے مین چڑہ بیٹھے ہین تیسری یہ
کہ آپ کا مقولہ ہے کہ یہہ اپنے اور مذہبی بہائیون سے مدولین مذہبی ہندی محاورے مین چوہڑی اور حرام

خودکو کہتے ہین اہل اسلام اگر ایک دوسریکو مذہب کے طرف نسبت کرتے ہین تو حنفی المذہب یا شافعی المذہب یا ہم مذہب کا لفظ بولتے ہین مذہبی کوئی فرقہ اسلامیہ اہل حق سے ہو یا باطل سے کسی فرقہ اسلامیہ کو نہین بولتا اس قول سے اگرچہ مشتہر صاحب نے اپنا لامذہب ہونا واضح کیا ہے اور مذہب والونکو ہجو مگر ظاہر ہین یہہ مقولہ مخالف معروض اہل مناظرہ کے ہے جیسا کہ رشیدیہ مین فخرالدین رازی سے لایا ہے کہ یجب علی المناظر ان لا یضحك ولا یرفع الصوت ولا یتکلم بکلام السفہاء عند المناظرة لانہا من وظائف الجہال وصفاتہم لانہم یسترون بہا جہلھم انتہی ترجمہ واجب ہے اوپر مناظرہ کرنیوالے کے کہ نہ ہنسے اور نہ بلند کرے آوازکو اور نہ کلام کرے ساتھ کلام سفہا کے وقت مناظرہ کے اسواسطے کہ یہ چیزین خصال جہال سے ہین کیونکہ وہ چھپاتے ہین ساتھ ان چیزون کے اپنے جہل و نادانی کو انتہی ظاہراً اس مقولہ کا تو یہ حال ہے نعوذ باللہ من وظائف الجہال وصفاتہم اور باطن مین سب فقہا اور محدثین کو جو کسی مذہب کے طرف منتسب ہین مذہبی ٹھہراتا ہے چنانچہ مولوی محمد اسمعیل کو بھی جسکی مذہب کے حقمین مولوی صدیق حسن قنوجی حطہ فی ذکر الصحاح الستہ کے باب ۳ اور فصل ۵ مطبوعہ مطبع نظامی مین لکھتا ہے وطریقه هذا کله مذهب حنفی وشرعة حقة ترجمہ اور طریق اسکا یہ تمام مذہب حنفی ہے اور راہ حق انتہی اور شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کے حق مین اوسے صفحہ مین لکھتا ہے بل هم بیت علم الحنفیه ترجمہ بلکہ وہ گھر ہین علم علماء حنفیہ کے انتہی حتی کہ اصحاب صحاح ستہ وغیرہ محدثین کو جو کسی ایک مذہب کے پابند رہے ہین بھی مذہبی بناتا ہے اسلئے کہ امام محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ انصاف نے سبب الاختلاف مین اسکے حق مین فرماتے ہین ومن هذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانه معدود فی طبقات الشافعیه وممن ذکره فی طبقات الشافعیه الشیخ تاج الدین السبکی وقال انه تفقه بالحمیدی والحمیدی تفقه بالشافعی واستدل شیخنا العلامة علی ادخال البخاری فی الشافعیه بذکره فی طبقاتهم وکلام النووی الذی ذکرناه شاهد له انتهی ترجمہ اور اسی قبیلہ سے ہین محمد ابن اسماعیل بخاری پس تحقیق وہ شمار کئے گئے ہین طبقات علماء شافعیہ سے اور جن علما نے انکو

ذکر کیا ہی طبقات شافعیہ مین انہین سے ایک شیخ تاج الدین سبکی ہین اور کہا اوس سبکی نے کہ تحقیق
اسنے فقہ سیکہی حمیدی سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل پکڑی ہمارے شیخ علامہ نے اوپر داخل
کرنے بخاری کے علماء شافعیہ مین ساتھہ ذکر اوس بخاری کے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جسکو ذکر
کیا ہمنے اسکا شاہد ہی انتہے اور حطہ فی ذکر الصحاح الستہ کے باب ۵ اور فصل ۲ اور صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ
مطبع نظامی مین ہی کہ قال الشیخ تاج الدین السبکی قد ذکرہ ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیۃ
وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور والکرابیسی انتہے ترجمہ کہا شیخ تاج الدین سبکی نے تحقیق ذکر کیا
اسکو یعنے بخاری کو ابو عاصم نے بیچ طبقات ہمارے اصحاب شافعیہ کے اور کہا سنا اوسنے زعفرانی
اور ابی ثور اور کرابیسی سے انتہے اور قسطلانی شرح صحیح البخاری کے صفحہ ۲۸ بلکہ صفحہ ۳۱ پر بہی مطبوعہ مطبع
نولکشور مین لایا ہی کہ قال الشیخ تاج الدین السبکی ذکرہ یعنے البخاری ابو عاصم فی طبقات
اصحابنا الشافعیۃ انتہی ترجمہ کہا شیخ تاج الدین سبکی نے ذکر کیا اسکو یعنے بخاری کو ابو عاصم نے بیچ طبقات ہمارے اصحاب
شافعیہ کے انتہے اور امام مسلم علیہ الرحمۃ شاگرد امام بخاری کے مشہور شافعی المذہب ہین جیسا کہ کتب طبقات اور انصاف فی سبب
الاختلاف مین ہی دیکہہ لو اور امام ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی بہی تابع ایک مذہب کے تہے جیسا کہ انصاف فی سبب
الاختلاف مین ہی اما ابو داؤد والترمذی فہما منتسبان الی احمد واسحاق وکذلک ابن ماجہ والدارمی فیما نری
انتہی ترجمہ اور لیکن ابو داود اور ترمذی پس وہ دونون نسبت رکھنے والے ہین طرف احمد اور اسحاق کے اور اسیطرح ابن ماجہ اور دارمی
ہمارے دیکہنے مین انتہے اور امام ابو داؤد کے ترجمہ مین حطہ مین بہی لایا ہی کہ وعدہ الشیخ ابو اسحاق
الشیرازی فی طبقات الفقہاء من جملۃ اصحاب امام احمد واختلف فی مذہبہ فقیل حنبلی وقیل
شافعی انتہے ترجمہ اور شمار کیا اُس ابو داؤد کو شیخ ابو اسحاق شیرازی نے بیچ کتاب طبقات الفقہاء کے
جملہ اصحاب امام احمد سے اور اختلاف کیا اسکے مذہب مین پس کہا بعض نے وہ حنبلی ہی اور کہا بعض نے
وہ شافعی ہی انتہے اور امام نسائی بہی شافعی المذہب تہے چنانچہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ بیچ بستان
المحدثین کے ترجمہ نسائی مین فرماتے ہین * واو شافعی المذہب بود چنانچہ مناسک او بران دلالت
می کند انتہے ترجمہ اور وہ شافعی مذہب تہا چنانچہ مناسک اسکی اُس کے شافعیت پر دال ہین انتہے

اور حطہ فی ذکر الصحاح الستہ مین ہی باب۳ فصل۶ وکان شافعی المذہب ولہ مناسک علی
مذہب الامام الشافعی انتہی ترجمہ اور تھا وہ شافعی المذہب اور اسکی تالیف سے مناسک ہین
اوپر مذہب امام شافعی کے انتہی اور حمیدی علیہ الرحمۃ بہی شافعی المذہب تہے قال فی بستان المحدثین
فی ترجمتہ * و اور از کبار اصحاب شافعی شمردہ اند انتہی ترجمہ اور اس حمیدی کو بڑے اصحاب شافعی
سے گنا ہی انتہی اور بیہقی علیہ الرحمۃ بہی شافعی المذہب تھے چنانچہ بستان المحدثین مین ہے کہ امام حرمین
در حق وگفتہ ست کہ ہیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بر وے منت واحسان الا ابوبکر بیہقی
کہ منت واحسان او بر امام شافعی ست زیرا نکہ در تصانیف خود نصرت مذہب او کردہ و بتائید و نشر
و رواج این مذہب را دو بالا گشتہ انتہی ترجمہ اور امام حرمین نے بیچ شان امام بیہقی کے فرمایا ہی کہ کوئی شافعی
بیچ عالم کے نہین مگر امام شافعی رحمہ اللہ کا اوپر اسکے احسان ہی مگر ابوبکر بیہقی کہ احسان اوسکا امام
شافعی پر ہی اسواسطے کہ اپنی تصنیفات مین اسنے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کی مدد کی ہے اور اسکی
تائید و مدد سے رواج اس مذہب کا دوچند ہوا انتہت اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بہی شافعی مذہب تھے
چنانچہ بستان المحدثین مین ہے ۔ کہ او در مذہب شافعی ست ترجمہ وہ داخل مذہب شافعی ہے انتہت اور
اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر ائمہ حنفیہ سے مشہور ہین اور ایسا ہی فضیل بن عیاض
حنفی مذہب استاذ امام شافعی کا اور شاگرد امام اعظم صاحب کا ہی روایت کرتے ہین اوس سے امام
بخاری اور امام مسلم رحمۃ علیہما قال الشامی وذکر الضمیری انہ اخذ الفقہ من ابی حنیفۃ رح وروی
عنہ الشافعی رح فاخذ عن امام عظیم واخذ عنہ امام عظیم وروی عنہ الامامان العظیمان
البخاری والمسلم انتہی ترجمہ کہا شامی نے ذکر کیا ضمیری نے کہ تحقیق اوس فضیل نے لیا فقہ کو ابو حنیفہ
رحمہ اللہ سے اور روایت کی اوس سے شافعی رحمہ اللہ نے پس لیا اوسنے امام بڑے یعنے ابو حنیفہ سے
اور لیا اوس سے امام بڑے یعنے شافعی نے اور روایت کی اوس سے بخاری اور مسلم نے انتہی اور خلف
بن ایوب حنفی تھے قال الشامی ہو من اصحاب محمد وزفر وتفقہ علی ابی یوسف ایضا واخذ
الزہد عن ابراہیم بن ادہم انتہی ترجمہ کہا شامی نے وہ ابن ایوب اصحاب سے محمد اور زفر کے ہی

فقہ سیکھی ابو یوسف سے بہی اور لیا زہد کو ابراہیم بن ادہم سے انتہی اور عبد اللہ بن المبارک
حنفی مذہب تھے قال الشامی وھو احد شیوخ الامام احمد اخذ عن ابی حنیفۃ ومدحہ فی مواضع
کثیرۃ انتھی ترجمہ کہا شامی نے وہ استاذون سے ہی امام احمد کے اور اخذ کیا علم کو امام ابو حنیفہ رح سے
اور تعریف کی انکی بہت جگہہ مین انتہی ووکیع بن الجراح حنفی مذہب تھے قال الشامی ویفتی بقول ابی
حنیفۃ وکان قد اخذ عنہ علما کثیرا وھو من شیوخ الشافعی واحمد تمیمی انتھی ترجمہ کہا شامی نے
فتوی دیتا تھا ساتھ قول ابو حنیفہ رح کے اور تحقیق اخذ کیا تہا اون سے علم بہت اور وہ اوستاذون سے
شافعی اور احمد تمیمی کے ہے انتہی اور حاتم اصم حنفی مذہب تھے اور ایسا ہی شقیق بلخی اور ابراہیم بن ادہم
اور ابی حامد اللفاف اور داؤد الطائی اور محمد الشاذلی البکری حنفی تھے اور حضرت پیران پیر قدس سرہ
العزیز وغیرہ اولیاء کاملین جو مشہور معروف جیسے حضرت مجدد الف ثانی اور خواجہ معین الدین چشتی اور
خواجہ بختیار کاکی وغیرہ سب مقلد مذہب کے ہین پہر مشتہر صاحبنے لامذہب نبی ہین کسکو اپنا پیشوا مقرر کیا ہے
اور کسکی سنت پر چلے ہین جو مذہب والون کو مذہبی بناتے ہین پہر ذرا سوچ تو کرین کہ اب مذہبی ہندی
محاورے کے موافق کون بن گیا ہے ہند کے لوگ تو مذہبی اسکو کہتے ہین جسکو اپنے مین نہین ملنے دیتے
اور نہ وہ کسی مین ملتا ہے بلکہ سب سے الگ ہی رہتا ہے غرض یہ ہے کہ ایسا فقیہ یا محدث یا ولی اللہ
نہین پایا جاتا جو مشتہر صاحب کے اس سب سے بچا ہوا اب مسائل فرعیہ فقہیہ سے قطع نظر کر کر مشتہر صاحب سے یہ
استفسار ہے کہ شرطین حدیث صحیح وغیرہ کی جو محدثین نے مقرر کی ہین انہین بہی تو ہر ایک کا مذہب مقرر ہے
اگرچہ شروط مفروضہ مین بعضے محدث کا مذہب بعض سے مخالف ہے مگر شرطون مین تو ہر ایک مذہب معین
رکھتا ہے تو اس جہت سے بہی سب کے سب غریب مذہبی بن گئے اور اگر کوئی اور بہی انکے شروط مفروضہ کا
لحاظ کر کے حدیث صحیح کو غیر صحیح سے انکی اصطلاح پر امتیاز دیگا تو وہ قسمت کا مارا بہی مذہبی بنا غرض
یہ ہے کہ مشتہر صاحب کے اس سب فاحش سے کوئی مسلمان نہین رہائی پاتا اور ذرا یہ بہی بتائے کہ آپ
حضرت مشتہر صاحب جو حدیث صحیح موصوف الاشتہار کو اپنے عمل کے لیئے ہر مسئلہ فرعیہ عملیہ مین نکلتے
ہین تو کون سے محدث کے شروط پر عمل کرتے ہین اگر شروط مین کسی محدث کے محدثین سے تقلید کرتے ہین

تو بہی مذہبی بنے اور اگر اپنے پاس سے اپنی رائی و راجتہاو کے ساتہہ کوئی شرط تراش لیتے ہین تو بہی مذہبی بنے کہ مذہب الانسان ما یذہب علیہ زہی غفلت و خہی ہوش کہ اپنی پاؤن پر اپنے ہاتہہ سے تیشہ زنی کررہے ہین وہم لا یشعرون چوتہے یہ کہ اگر مشتہر صاحب کو علم حدیث کا سیکہنے اور اوسپر عمل کرنیکی غرض ہوتی تو اول علوم آلیہ مثل لغت اور نحو اور معانی وغیرہ کو بخوبی حاصل کر لیتے تب متوجہ علم الحدیث اور عمل بالحدیث کے ہوتے قنوجی حطہ کے فاتحہ کے فصل اول باب پہلے مین لایا ہی کہ لابد ان یتقدمہ العلوم العربیۃ لانہ متوقف علیہا وہی علم اللغۃ والنحو والبیان ونحو ذلک انتہی ترجمہ ضرور ہی کہ پہلے اسکے سیکہی عربیت اسواسطے کہ وہ علم حدیث موقوف ہی اوپر اسکے اور وہ علم لغت اور نحو اور بیان اور مانند اسکے ہی انتہی اور اوسی کتاب کے اوسی فصل اور اوسی باب مین یہ بہی لایا ہی کہ فمن لم یعرف الکلام العربی بجہاتہ فہو بمعزل عن ہذا العلم وہی کونہ حقیقۃ ومجازا وکنایۃ وصریحا وعاما وخاصا ومطلقا ومقیدا ومحذوفا ومضمرا ومنطوقا ومفہوما واقتضاء واشارۃ وعبارۃ ودلالۃ وتنبیہا وایماء ونحو ذلک مع کونہ علی قانون العربیۃ الذی بنیہ النحاۃ بتفاصیلہ وعلی قواعد استعمال العرب وہو المعبر عنہ بعلم اللغۃ انتہی ترجمہ پس جو نجانے کلام عربی کو ساتہہ اسکے اقسام کے پس وہ ایکطرف ہے اس علم سے اور وہ ہونا اوس کلام کا حقیقت اور مجاز اور کنایہ اور صریح اور عام اور خاص اور مطلق اور مقید اور محذوف اور مضمر اور منطوق اور مفہوم اور اقتضا اور اشارت اور عبارت اور دلالت اور تنبیہ اور ایماء اور مانند اسکے باوجود ہونے اوس کلام کے اوپر قاعدے عربی کے جسکو بیان کیا نحویون نے ساتہہ تفصیل کے اور اوپر قاعدون استعمال عرب کے جس سے تعبیر کرتے ہین ساتہہ علم لغت کے انتہی اور جو خود کا مقولہ ہی کہ ظہر کا وقت دوسرے مثل کے اخیر تک باقی رہنا اہ صریح خطا ہے اسلئے کہ ظہر کا وقت رہنا آیہ یا حدیث مین کوئی نہین بتا سکتا بلکہ ظہر کے وقت کا رہنا یا ظہر کا وقت رہتا ہی یہ البتہ سوال صحیح ہی تو صحیح یہ مقولہ تب ہوتا ہے کہ لفظ ظہر کے بعد لفظ کے کا بڑہاؤ یا لفظ رہتا کے پیچہے لفظ ہے کا زیادہ کرو اعنی ظہر کے وقت کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا یا ظہر کا وقت دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہتا ہی تب مضاف اور مضاف الیہ کا استعمال اور حمل ہی صحیح ہوگا آپ تو آیت او

حدیثہ

حدیث کے صرافون مین بن بیٹھے ہین فرا اسا علوم عربیہ کے کوچہ سے تو گذرنا تہا کہ بات چیت کرنے کا سلیقہ اور لیاقت تو حاصل کر لیتے قرآن اور حدیث کا علم تو بجای خود رہا آپ تو ہندی موہنہ بولے عبارت کے خطا پر مطلع نہین ہوئے تو پہر قرآن اور حدیث جو زبان عربی مین ہین بدون مہارت کاملہ کے کیسے طالب اور عامل اسکے بنے کہ حلوا خوردن را روی باید وجہ رفتن را خوئے اور یہ بہی حسن ظن سے خیال آتا ہے کہ شاید ناسخ کے قلم کا سہو ہو مگر یہ بہی ظلم ہے کہ ناسخ غریب تو چہاپنے سے پہلے لکھتا ہے اور کاپی کے پتھر پر لگنے کے بعد بہی تصحیح ہو جاتے ہی اور بعد چھپنے اشتہار وکے بہی صاحب کلام نے البتہ انکو نظر سے گذارا ہو گا اور بعد نظر کے اطراف مین روانہ کئے ہونگے اتنی گاہ مروڑ مین بہی اپنی موہنہ بولی عبارت کے خطا پر مطلع نہین ہوئے ؎ تو بر اوج فلک چہ دانی چیست ٭ چون ندانی درون خانہ تو کیست واللہ ولی الھدایۃ پانچوین یہہ کہ مشتہر صاحب اگر حدیث پر عمل کرنیوالے یا اپنی چال چلن ظاہر حدیث موافق رکھنے والے ہوتے تو یہ جو تنبیہ اور ضمیمہ اشتہار مین اپنے موہنہ سے مقابلونکو کہتے ہین کہ مین ان صاحبون کو اسقدر مہلت دیتا ہون جس قدر یہہ چاہین زیادہ مہلت مین انکو یہ بہی گنجایش ہے کہ اپنی اور مذہبی بہایون سے مدد لین اور باعث اشتہار کا یہ ہی کہ مولوی عبدالعزیز وغیرہ مدعی مباحثہ کے ہوئی جب وقت مقابلہ کا آیا تو مسایل مقصودہ سے گریز کر بیٹھے اور فضیلت ساکنان حرمین لے بیٹھے ہر چند اون سے مسایل ذیل مین گفتگو کی درخواست کی گئی ہرگز اس گفتگو پر مستعد نہ ہوئے پس لاچار ہو کر یہ اشتہار جاری کیا کہ شاید اوس سے انکے طبع مین جوش مذہبی پیدا ہو اور وہ کچھ لکھین الی آخر ما قال حاصل کل عبارت کا بدگوئی اور عیب نمائی اور ذلت بیانی مقابلونکی اور غلبہ اور زیب بالائی اپنی ہے یہ کون سے حدیث پر عمل ہو رہا ہے عجب خود نمائی کا محدث پن ہی کہ حدیث پر عمل کرنیکے بہی مدعی بنتے جاتے ہین اور اشتہار کے ساتھ ہی وعید حدیث کے نیچے بہی گھسے جاتے ہین بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او لیصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ کذا فی المشکوۃ الشریف انتہی ترجمہ جس شخص نے طلب کیا علم تاکہ معارضہ کرے یا مفاخرت کرے ساتھہ عالمون کے یا مجادلہ کرے ساتھہ

جاہلون کے یا پہراوے ساتھ اسکے منہہ لوگون کے طرف اپنے داخل کریگا اسکو اللہ دوزخ مین روایت
کیا اوسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اسیطرح ہے بیچ مشکوٰۃ شریف کے انتہی ولنعم ماقیل سے
ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی * کین راہ کہ تو میروی بترکستان ست پانچوین یہ کہ بشتہر صاحب پر حسن ظنی سے
گمان فرقہ ظاہریہ سے ہونیکا ہی نہین ہوسکتا کہ فرقہ ظاہریہ ایک فرقہ فرق مبتدعین مین سے ہی جو منکر ہے
اجماع اور قیاس کا جیساکہ شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید مین فرماتے ہین فہذا طریقۃ المحققین
من فقہاء المحدثین وہم غیر الظاہریۃ من اہل الحدیث الذین لا یقولون بالقیاس ولا الاجماع
انتہی ترجمہ پس یہ طریقہ ہے محققین فقہا اور محدثین کا اور وہ غیر ظاہریہ ہین اور ظاہریہ وہ فرقہ ہے
جو اجماع اور قیاس کا قایل نہین ہے انتہی وقال عبد الغنی النابلسی فی کتابہ الرد المتین علی منتقص
عارف محی الدین الالحاد ہو العدول عن ظاہر النصوص بغیر ضرورۃ وہو مذہب الباطنیۃ
کما ان التمسک بالظاہر فقط والاعراض عن بواطن النصوص مذہب الحشویۃ والجمع
بین الظاہر والباطن عملا واعتقادا مذہب اہل السنۃ والجماعۃ انتہی ترجمہ الحاد تجاوز کرنا
ہی ظاہر نصوص سے بلا ضرورت اور وہ مذہب فرقہ باطنیہ کا ہی جیساکہ تمسک ساتھ ظاہر کے فقط
اور مونہہ پہرانا باطن نصوص سے مذہب فرقہ حشویہ کا ہی اور جمع کرنا درمیان ظاہر و باطن عملا اور اعتقادا
مین مذہب اہل سنت وجماعت کا انتہی وقال الغزالی فی کتابہ مشکوٰۃ الانوار فالذی یجرد الظاہر
حشوی والذی یجرد الباطن باطنی والذی یجمع بینہما کامل ولذا قال صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہر و باطن وحد ومطلع وربما نقل ہذا عن علی رض موقوفا علیہ انتہی ترجمہ پس جو فقط
ظاہر پر عمل کرے وہ حشوی ہی اور جو فقط باطن پر عمل کرے وہ باطنی ہی اور جو جمع کرے دونون ظاہر و باطن
مین وہ کامل ہی اسیواسطے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر ہی اور باطن ہی اور حد ہی اور مطلع ہی
اور یہ حضرت علی رض سے بعض روایات مین موقوفا مروی ہی انتہی اور اگر کوئی اہل علم بسبب کم علمی کے
اول امر مین ظاہریہ سے ہو جاوے تو جب وہ کامل العلم ہو جاتا ہی اور حق کو ناحق سے امتیاز کرلیتا ہی
تو تب کسی مذہب معین کا تابع بن جاتا ہی چنانچہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ ابن عبد البر کے حق مین بستان

المحدثین مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر اول امر ظاہری بود بعد ازان مالکی شد انتہی ترجمہ عبد البر
پہلے ظاہری تھا بعد اوسکے مالکی ہوا انتہی جب یہ گمان بہی مناسب معلوم ہوا تو خیال آیا کہ مشتہر
صاحب جو دلائل مسائل عشرہ کے حنفی مذہب والون سے پوچھتے ہین تو اغلب ہی کہ آپ حنفی المذہب
ہون اور سوال جو کرتے ہین تو اپنی تسلی اور یقین پختہ کرنے کے لیئے نہ کہ مجادلہ اور مکابرہ اور ریاکاری
اور خود نمائی کی جہة سے معاذ اللہ تعالی من ذلک مگر حنفی المذہب ہونا انکا بہی ظاہر البطلان
ہی کئی جہة سے اول تو یہ ہی کہ مشتہر صاحب جو فرماتے ہین کہ کوئی آیہ یا حدیث صحیح تو معلوم ہوتا ہی
کہ انکے یہان دلیلان شرعی دو وہی ہین آیت اور حدیث صحیح بقید مذکور حالانکہ حنفیہ کے نزدیک دلائل
شرعیہ چار ہین آیت حدیث اجماع قیاس حتی کہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم بہی اپنی اصول فقہ کے
رسالہ مین فرماتے ہین کہ الادلة الشرعیة اربعة الکتاب والسنة والاجماع والقیاس انتہی ترجمہ
دلیلین شرعی چار ہین کتاب یعنے قران شریف اور حدیث اور اجماع اور قیاس انتہی اور اوسے ہی رسالے
مین دوسری جگہ فرماتے ہین کہ ومن لواحق الاجماع اتفاق الشیخین واهل الحرمین واکثر الفقہاء کالفقہاء
المذاهب الاربعة انتہی ترجمہ ساتھ اجماع کے ملحق ہی اتفاق شیخین اور اہل حرمین اور اکثر فقہا کا مانند
اتفاق فقہاء مذاہب اربعہ کے انتہی ہان البتہ ظاہریے منکر اجماع اور قیاس کے ہین جو سند اوپر گذر چکی ہی
اور صرف اجماع کے منکر خارجی ہین اور صرف قیاس کے منکر رافضی اور اخبار احاد کے منکر قدریہ شاہ ولی اللہ صاحب
عقد الجید مین فرماتے ہین کہ ۔ من لا یقبل شہادته من المبتدعین لا یصح تقلیده القضاء وکذا تقلید
من لا یقول بالاجماع کالخوارج او بالاخبار الاحاد کالقدریة او بالقیاس کالشیعة انتہی
ترجمہ اہل بدعت سے جسکی شہادت قبول نہین اسکو قاضی بنانا بہی درست نہین اور اسیطرح قاضی بنانا
درست نہین اسکو جو اجماع کا قایل نہین مانند خارجیون کے یا اخبار احاد کا قایل نہین مانند قدریہ کے یا قیاس کا
قایل نہین مانند شیعہ کے انتہے اور علاوہ یہ ہی کہ یہ مقولہ تصریح کرتا ہی اسپر کہ مشتہر صاحب برخلاف
ائمہ اربعہ کے صرف حدیث صحیح ہے کو جو تقسیم مین مقابل ہی حسن اور مرسل کے محتج بہ مانتے ہین حالانکہ حسن اور
مرسل بہی ائمہ اربع کے محتج بہ اور حجة ہے حطہ کے باب ۱ فصل ۵ مین لایا ہے کہ والحسن حجة کالصحیح ولذا الحق

ادرج فی الصحیح انتہی ترجمہ حدیث حسن حجت ہے مانند حدیث صحیح کے اسیواسطے داخل کیے گئے۔ بیچ
حدیث صحیح کے انتہی اور باب ۳ کی فصل ۳ مین لایا ہے کہ واما الحدیث المرسل فاحتج بہ ابو حنیفہ رح
ومالک رح واحمد رح فی المشہور عنہ وقال الشافعی لا اقبل مرسل غیر کبار التابعین الا بشرطہ الذی
وصفتہ ومن ثم احتج الشافعی بمراسیل ابن المسیب انتہی ترجمہ اسی پر حدیث مرسل پس حجت پکڑی ساتھ
اسکے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد نے بر قول مشہور اور کہا شافعی رح نے نہین قبول کرتا ہون مین مرسل کو سوائے
بڑے تابعین کے مگر بشرط موصوف اسیواسطے حجت پکڑی شافعی نے ساتھ مراسیل ابن المسیب کے انتہی
اور دوسری یہ کہ مشتہر صاحب کے عبارت منصوصہ کہ نص صریح قطعی الدلالۃ ہو حنفیہ کے اصول فقہ کے
محاورے سے کیا بلکہ ائمہ اربع کے اصطلاح سے بھی باہر ہے اسلئے کہ نص اصول فقہ مین اسکو کہتے ہین کہ ما
ظہر مراد المتکلم منہ بنفس الصیغۃ وسیق الکلام لاجلہ ترجمہ وہ جو ظاہر ہوئی مراد متکلم کی اوس سے
ساتھ نفس صیغہ کے اور چلایا گیا کلام واسطے اوس اسکے انتہی اور وہ اہل اصول کے نزدیک قطعی الدلالۃ بھی ہوتی ہے
بلکہ جس آیہ یا حدیث کو وہ اپنی اصطلاح مین ظاہر بولتے ہین وہ بھی انکے نزدیک قطعی الدلالۃ ہوتی ہے
باوجودیکہ وہ نص سے ظہور مین نیچی ہے انکے اصطلاح مین اور نص سے زیادہ ظہور مین مفسر ہے اور
مفسر سے اوپر محکم ہے پس چارون مین اعلا اور عمدہ ظہور مین محکم ہے اور قطعی الدلالۃ ہونا اصطلاحًا انکی
مفہوم مین ملحوظ ہوتا ہے پھر اونکی بعد قطعی الدلالۃ کا لانا بے حاصل ہے اور طرفہ تر یہ ہے کہ مشتہر عمدہ قسم
اون مین سے چھوڑکر جو نص کو لائے ہین کہ مفسر اور محکم سے نیچے ہے اس ترجیح بلا مرجح مین کونسی حدیث پر
عمل ہے شاید کہ عوام طلبہ و نیم خوان ملانوں سے کہین نص اور صریح کا لفظ سن لئے ہین اور بدون مہارت
علم اصول کی کتابون کے تقلیداً چلا دیا ہے ورنہ یہ ترجیح کیا معنی رکھتی ہے ہان البتہ اگر مشتہر صاحب کے
نزدیک مفسر اور محکم سے نص اظہر ہو یا وہ مانتے ہی ہین ایسی آیہ یا حدیث کو ہون تو معنے درست ہونگے
اور نص کے ساتھ جو صریح کا لفظ لگائے ہین اس مین کیا غرض ہے آپ کی اسلئے کہ صریح اصطلاح اصول
فقہ مین اسکو کہتے ہین کہ ماظہر مراد المتکلم منہ ظہورا تاما بالاستعمال ترجمہ وہ جو ظاہر ہوئی مراد
متکلم کی اوس سے ظہور پورا ساتھ استعمال کے انتہی اور قطعی الدلالۃ ہونا اسکی مفہوم مین بھی اصطلاحًا

ملحوظ ہوتا ہی اور نص جو بولا جاتا ہی آیت یا حدیث کو تو حیثیت دلالت لفظ کے سے اور
صریح جو کہتے ہین تو باعتبار استعمال متکلم کے سے مگر دلالت مین معنی مرادی پر دونو ہی قطعی الدلالة
ہوتے ہین بلکہ صریح تو نص سے ظہور مین بہت عالی شان ہے اسمین ظہور تام بالاستعمال
ہوتا ہی اور نص مین ظہور قرائن لفظیہ سے ہوتا ہی اسکو نص کے ساتھ لگانے سے مشتہر صاحب کو کفایت
نہ ہوئی تو اسکے دُم کے پیچھے قطعی الدلالة بہی لگائے اور یہ بہی نہین معلوم ہوتا کہ مشتہر صاحب کی مراد
صریح ہین سے کون سی صریح ہے کہ صریح دو قسم ہے ایک صریح حقیقی اور ایک صریح مجازی پہر اگر مجیب غریب
ایک قسم کی آیت یا حدیث پیش کریگا تو آپ دوسری سوراخ مین گہس جائینگے یہان پر دو باتین
اہل مناظرہ کے وجوب سے بہی برخلاف ہوئی ہین ایک تو قطعی الدلالة کا نص اور صریح کے پیچھے بے حاجت
لانا رشیدیہ مین فخر الدین رازی سے لایا ہی کہ ویجب علی المناظران یحترز عما لا دخل له فی
المقصود لئلا یخرج الکلام عن الضبط ولئلا یلزم البعد عن المطلوب انتہے ترجمہ واجب
ہی مناظرہ کرنیوالے پر کہ بچے اوس سے جسکو دخل نہین مقصود مین تاکہ نہ نکل جاوے کلام ضبط سے
اور نہ لازم آوے دوری مطلوب سے انتہی اور دوسری صریح کو بے تعیین لانا فی الرشیدیة
ویجب علی المناظران لا یستعمل الجمل المحتملة للمعنیین بلا قرینة معینة للمراد انتہے
ترجمہ اور واجب ہے مناظرہ کرنیوالے پر کہ نہ استعمال کرے جملہ محتمل دو معنے کے بغیر ایسے قرینہ کے
جس سے معلوم ہووے مراد انتہے تیسری وجہ حنفی نہ ہونے کی انکی یہ ہی کہ مشتہر صاحب جو فرماتے
ہین کہ جسکی صحت مین کسی کو کلام نہو اس عبارت کے دو لفظون مین عموم ہی ایک لفظ کسی مین
اور دوسرا لفظ کلام ہین یعنے کسی فرد کو کسی طرح کا کلام نہو یہ تو صریح البطلان ہے یا یہ کہ کسی فرد
معتد بہ کو اسمین توثیق اور مدح کی کلام نہو تو یہ بہی باطل ہے یا یہ کہ کسی غیر معتد بہ کو اوسمین یہ کلام
نہو یہ بہی لغو ہی کہ بیدین کی مدح اور توثیق سے کیا بنتا ہے اور وہ یہ کام کب کرتا ہے یا یہ کہ غیر معتد بہ
کو اسمین طعن کے کلام نہو یہ بہی بے فائدہ ہی کہ غیر معتدونکو تو خداوند کریم کی واحدانیت اور
رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رسالت اور قرآن اور حدیث اور صحابہ اور مجتہدین مین بہی کلام طعن کے

ہے یا معتد بہ کو کلام جرح اور طعن کے اوسمین نہو یہ بہی عموماً اہل علم کے نزدیک اور خصوصاً اہل
حدیث کے نزدیک خطا ہی اسلیئے کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے چار سو چونتیس ۴۳۴ رجال ہین کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ
کے نزدیک وہ مطعون ہین اور امام مسلم اون سے بسبب تضعیف کرنے انکے حدیث مروی انکی اپنی جامع
صحیح مین نہین لاتا تو امام بخاری نے جو جو حدیثین اپنی جامع صحیح مین اون رجالون سے روایت کی
ہین مسلم کو ان مین کلام طعن کے ہے اور امام مسلم علیہ الرحمۃ کے چھے سو پچیس ۶۲۵ رجال ہین کہ امام بخاری کے
نزدیک مطعون ہین اور بخاری بسبب تضعیف انکے انکی طریق کے مروی حدیث اپنی جامع مین نہین
لاتا پس مسلم کی حدیثین جو اُن رجال سے مروی ہین بخاری کے نزدیک غیر صحیح ہین حطہ کے باب ۴ اور
فصل ۳ مین سیوطی کے دیباج سے لایا ہے ولهذا اخرج مسلم لستمائة وخمسة وعشرين شيخا لم يحتج بهم البخاري
كما اخرج البخاري لاربع مائة واربعة وثلثين شيخا لم يحتج بهم المسلم فكم حديث صحيح على شرط مسلم و
ليس بصحيح على شرط البخاري لكون الرواة عنده ممن اجتمعت فيهم الشروط المعتبرة ولم يثبت عند
البخاري ذلك انتهى وكذا العكس ترجمہ اور اسیواسطے چھے سو پچیس ۶۲۵ شیخ جن سے روایت کی امام مسلم نے اور نہ حجت پکڑی
ساتھ اسکے بخاری نے جیسا کہ روایت کیا امام بخاری نے چار سو چونتیس ۴۳۴ شیخ سے کہ نہ حجت پکڑی ساتھ انکے امام مسلم نے پس
کتنی حدیثین صحیح ہین اوپر شرط مسلم کے اور غیر صحیح ہین اوپر شرط بخاری کے واسطے ہونے راویون کے اسمین سے جنمین
جمع ہوئین شروط معتبرہ مسلم اور نہ ثابت ہوا یہ اجتماع شروط نزدیک بخاری کے وکذا العکس
یعنے کتنی حدیثین صحیح ہین اوپر شرط بخاری کی اور غیر صحیح ہین اوپر شرط مسلم کے انتہی اور ایسا ہی
ہے جواہر الاصول مین اور بعض رجال مقبول دونو کے اتفاقی ہین جو اُن مین اور محدثین کو کلام
طعن کہ ہی حطہ کے باب ۵ کی فصل ۲ کے وصل اول مین ہے وامارجحان الصحيح البخاري من حيث
العدالة والضبط فلان الرجال الذين تكلم فيهم من رجال مسلم اكثر عددا من رجال البخاري
مع ان البخاري لم يكثر من اخراج حديثهم واما رجحانه من حيث عدم الشذوذ والاعلال
فما انتقد على البخاري من الاحاديث اقل عددا مما انتقد على مسلم واما التي انتقدت
عليهما فاكثرها لا يقدح في اصل موضوع الحديث فان جميعها واردة من جهة اخرى

وقد علم ان الاجماع واقع علی تلقی کتابیہما بالقبول والتسلیم الا ما انتقد علیہما انتہی
ترجمہ اور ترجیح صحیح بخاری کو باعتبار عدالت اور ضبط کے پس اسواسطے ہی کہ رجال یعنے راوی جنمین
کلام کیا گیا ہے مسلم مین زیادہ ہین بخاری سے باوجودیکہ بخاری نے انسے زیادہ حدیثین نہین
لین ہے اور اوپر ترجیح اوس بخاری کے باعتبار عدم شذوذ اور اعلال کے پس بخاری کی حدیثین
مطعون کم ہین مسلم سے اور جو دونون کے بالاتفاق حدیثین مطعون ہین سوا اکثر اسکے قادح نہین ہین
اصل موضوع حدیث مین کیونکہ سب وارد ہین دوسری جہت سے اور تحقیق معلوم ہوا کہ تحقیق
اجماع واقع ہی قبول وتسلیم دونون بخاری اور مسلم کے کتابون پر مگر جو حدیثین ان مین سے مطعون
ہین انتہی اور حطہ کے اوسی باب اور اوسی فصل کے وصل ۳ مین تعداد اقسام احادیث بخاری
مین لکھتا ہی فمنہ ما ہو صحیح الا انہ لیس علی شرطہ ومنہ ما ہو حسن ومنہ ما ہو ضعیف انتہے
ترجمہ پس بعض اس مین سے وہ ہین کہ صحیح ہین مگر اوپر شرط بخاری کے صحیح نہین اور بعض اون مین سے
حسن ہین اور بعض ضعیف انتہی اور حطہ کے اوسی باب کے اوسی فصل کے وصل ۴ مین لکھتا ہی کہ
وفیہ یذکر حدیثا لا یدل ہو بنفسہ علی الترجمۃ اصلا لکن لہ طرق وبعض طرقہ یدل
علیہا اشارۃ او عموما انتہی ترجمہ اور بیچ اسکے یعنے بخاری کے ذکر کرتا ہے کسی حدیث کو کہ نہین
دلالت کرتے ہی بذاتہ اوپر ترجمہ کے ہرگز مگر واسطے اوسکے کئے طریق ہین اور بعض طرق اسکے دلالت
کرتے ہین اوسپر اشارۃ یا عموما انتہی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی میزان کبری مین لائے ہین کہ قال
الحافظ المزنی والحافظ الزیلعی رحمہما اللہ تعالی ومن خرج لہما الشیخان مع کلام الناس
فیہم جعفر بن سلیمان الضبعی والحارث بن عبید وایمن بن نابل الحبشی وخالد بن مخلد
القسواطینی وسوید بن سعید الحدثانی ویونس بن اسحاق السبیعی وابی اویس انتہی ترجمہ
کہا حافظ مزنی اور حافظ زیلعی رحمہما اللہ نے اور وہ لوگ جن سے روایت کی بخاری اور مسلم نے باوجود انکے
مطعون ہونیکی وہ یہ ہین جعفر بن سلیمان ضبعی اور حارث بن عبید اور ایمن بن نابل حبشی اور خالد بن مخلد
قسواطینی اور سوید بن سعید حدثانی اور یونس بن اسحاق سبیعی اور ابی اویس انتہی اندھیر ہے کہ بخاری اور

سلم کے رجال سند مین رافضی اور قدریہ وغیرہ مبتدع بہی بے نہایت ہین سیوطی نے درایہ شرح نقایہ
مین لکھا ہے کہ ان المبتدع ان کفر فواضح ان لایقبل روایتہ وان لم یکفر قبل والا لا دی الی فی
کثیر من الاحادیث مما رواھا الشیعۃ والقدریۃ وغیرھما وفی الصحیحین من روایتھم ما لا
یحصی انتہی ترجمہ تحقیق بدعتی اگر کافر ہوا ساتہہ اوس بدعت کے پس ظاہر ہے کہ نہ قبول کی جاوے
روایت اسکی اور اگر نہ کافر ہوا ساتھ اسکے تو قبول کیجاوے روایت اسکی والا تو مردود ہوجاوینگی
بہت حدیثین جنکو روایت کیا ہی شیعہ اور قدریہ وغیرہ نے اور بیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے
اونسے روایتین بیشمار ہین انتہی اور ملا علی القاری شرح نخبہ مین فرماتے ہین ولذا وجد
الشیعی والناصبی فی رجال الصحیحین کثیرا انتہی ترجمہ اور اسیواسطے بہت پائی جاتی ہین شیعی
اور ناصبی بیچ راویون صحیح مسلم اور بخاری کے انتہی اور حدیث اس مبتدع سے یعنی جو تکفیر نہ کیا گیا اور داعی
مذہب کے طرف بہی ہو مردود ہی احتیاطا اور تورعا اور جو مبتدع تکفیر کیا گیا ہو اور داعی مذہب کے طرف بہی
ہو اوس سے حدیث لینی بالاتفاق حرام ہے چنانچہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ مشکوۃ شریف مین
فرماتے ہین کہ ولا شك ان اخذ الحدیث من ھذہ الفرق یکون بعد التحری والاستصواب
ومع ذلك الاحتیاط فی عدم الاخذ لانہ قد ثبت ان ھولاء الفرق کانو یضعون الاحادیث
لترویج مذاھبھم وکانوا یقرون بہ بعد التوبۃ والرجوع انتہی ترجمہ اور شک نہین کہ تحقیق لینا
حدیث کا ان فرقون سے درست ہوگا بعد تحری اور استصواب کے اور ساتھ اسکے احتیاط بیچ نہ لینے کے
ہی اسواسطے کہ تحقیق ثابت ہوا کہ تحقیق یہ لوگ تھے بناتے حدیثون کو واسطے رواج دینے اپنے مذہب
کے اور تہے اقرار کرتے ساتہہ اسکے بعد توبہ اور رجوع کے انتہی اور ترجمہ مشکوۃ شریف کے مقدمہ مین
اس سے زیادہ فرمائے ہین اگر آرزو باقی ہو تو اسکو بہی دیکھہ لینا اور مقدمۃ الاصول فی احادیث الرسول
مین ہے واما بدعۃ الراوی کونہ مبتدعا فھو ان یکون الراوی معتقدا بشیء علی خلاف
ما ھو معروف معلوم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوع شبہۃ وتاویل لا بطریق
الجحود والانکار فانہ کفر وحدیث المبتدع مردود توھما انتہی ترجمہ اما بدعت راوی یعنے

ہونا اوسکا مبتدع پس وہ یہ ہے کہ راوی معتقد ہو کسی شی کا برخلاف اسکے جو مشہور اور معلوم ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتہہ ایک طرح کے شبہ اور تاویل کے نہ بطریق انکار کے کیونکہ انکار کفر ہے
اور حدیث مبتدع کی مردود ہے واسطے پرہیزگاری کے انتہی اور یہہ بہی سن لیجیے کہ امام قسطلانی شارح
بخاری خطبہ کے فصل ۵ مین امام بخاری علیہ الرحمہ سے لاتے ہین کہ وقال لم اکتب الحدیث الا عمن قال
ان الایمان قول وعمل انتہی ترجمہ کہا بخاری نے نہ لکہی مینے حدیث مگر اوس سے جو قایل ہوا کہ تحقیق
ایمان قول اور عمل ہے انتہی اور یہ مذہب معتزلیون اور خارجیون کا بہی ہے کہ انکے نزدیک ایمان مجموعہ
اجزا ثلثہ سے ہوتا ہی اعتقاد الحق والاقرار بہ والعمل بمقتضاہ مسلم الثبوت اور شرح مواقف اور بیضاوی کو
مع مولوی الم کے اول رکوع مین دیکہہ لینا اب تو امام بخاری علیہ الرحمہ کے مونہ مبارک کے نص صریح قطعی الدلالۃ
آپکو اس امر پر دال مل گئے کہ وہ مبتدعین یعنی خارجی معتزلی وغیرہما سے حدیثین لیتے رہے ہین اور اعتقاد
والون سے تو ہرگز نہین لین پہر اور کیا چاہئے ایسے ایسے توسع کے ذریعہ سے حدیثین بہت مل جاتے ہین
نقل مشہور ہی کہ بے احتیاطی کے روز بیکو کچہہ دہا نہین مشتہر صاحب ایسے ایسے راویون کے حدیثون پر عمل
کرتے ہین اور لامذہب بن کر حنفیون غیرہون کو مذہبی ہونیکی دولتی چلاتے ہین ہمکو پہلے خبر نہ تہی کہ آپ
مکہی کے طرح ایسے شہد وشکر مین ہاتہ اور مونہ گدا رہے ہین سچ ہی کہ سہ محتسب گرمی خورد معذور
دار دمست را ۔ حنفیہ غریب اس پایہ کو کب پہنچہ سکتے ہین ایک امام کے اقوال پر چلتے ہین کہ کچہہ دین تو
اوسنے صحابہ سے بلا واسطہ غیر کے لیا ہے علی الصحیح اور اکثر تابعین سے الا ماشذ عن تبع التابعین اور یہ وہ
لوگ ہین کہ انکی حق مین امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ علیہما متفق علیہ حدیث مرفوع لائے ہین عن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث
ترجمہ مروی ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر آدمی میرے زمانیکے ہین پہر وہ جو
انکے بعد آوین پہر وہ جو انکے بعد الخ انتہی خطبہ کے باب ۲ اور فصل ۹ مین ہی کہ وہذہ الطبقات الثلثۃ
ہی المشہود لہا بالخیر علی لسان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کما قال خیر القرون قرنی ثم الذین
یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث وہم الصدر الاول والسلف الصالح والمحتج بہم فی کل باب وعلیہم

واما الایمان فی الشرع فہو التصدیق بما علم بالضرورۃ انہ من دین محمد علیہ السلام کالتوحید والنبوۃ والبعث والجزاء ومجموع ثلثۃ امور اعتقاد الحق والاقرار بہ والعمل بمقتضاہ عند جمہور المحدثین والمعتزلۃ والخوارج انتہی بیضاوی ١٢ منہ عفی عنہ

المعول وبہم المتمسك فى جميع الاحوال والاعمال والاخلاق والاحكام عند اولى الالباب انتہی
ترجمہ تین طبقے گواہی دی گئے ہین واسطے اوسکے ساتھ بہتری کے اوپر زبان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
جیسا کہ فرمایا بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے پہر وہ جو انکے بعد پہر وہ جو انکے بعد الحدیث اور وہ صدر اول
اور سلف صالح ہین اور حجت ہین بیچ ہر باب کے اور اوپر اُنکے اعتماد ہے اور ساتہ اُنکے تمسک ہے
بیچ سب حالون اور عملون اور خلقون اور حکمون کے نزدیک عاقلون کے انتہی اور قرون ثلثہ کے لوگونکی
پیروی واجب ہے اور جو کچھ کہ ان قرون مین پیدا ہوا ہے دین کے باب مین وہ سنت ہے قال فی
شرعة الاسلام المراد من السنة التى يجب التمسك بها ما كان عليه القرون الثلثة المشهود
لهم بالخير والصلاح والرشاد وهم الخلفاء الراشدون ومن عاصر سيد الخلائق ثم
الذين بعدهم من التابعين ثم الذين من بعدهم من اتباع التابعين فما احدث بعد
ذلك من امر على خلاف منهاجهم فهو من البدعة انتہی ترجمہ مراد سنت سے جسکے ساتھ تمسک واجب ہے
وہ ہی جسپر تھے تین زمانے جو گواہی دیے گئے ساتھ بہتری اور نیکی اور ہدایت کے اور وہ خلفاء راشدین
ہین اور صحابہ ہین جو ہمزمانہ سید الخلائق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پہر وہ جو بعد اُنکے
تھے تابعین سے پہر وہ جو بعد انکے تھے تبع تابعین سے پس جو نیا پیدا ہوا کوئی امر خلاف انکے طریقہ کے
پس وہ بدعت سے ہے انتہی وفى الحديقة الندية شرح طريقة المحمدية الصدر الاول هم السلف المتقد
مون فى زمان الرسول عليه الصلوة والسلام والصحابة لقوله عليه السلام عليكم بسنتى و
سنة الخلفاء الراشدين من بعدي فما حدث فى زمانهم فليس ببدعة والبدعة
ماحدث بعد زمانهم وزمان التابعين وتابعيهم انتہی ترجمہ صدر اول وہ سلف متقدمین
ہین جو بیچ زمانہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کے واسطے فرمانی نبی علیہ السلام کے کہ لازم پکڑو تم سنت
میری اور سنت خلفاء راشدین کے بعد میری پس جو حادث ہوا انکی زمانہ مین وہ بدعت نہین ہے
اور بدعت وہ ہی جو حادث ہوا بعد انکے زمانہ اور تابعین اور تبع تابعین کے انتہی اور اقامۃ
الحجۃ کے صفحہ ۱۴ پر مولوی عبد الحی صاحب بعد لانی نقول متعددہ کے اس مطلب پر فرماتے ہین کہ فقد

اقوال العلماء كلها ناصة على ان ما حدث فى زمان الصحابة بل والتابعين بل وتبعهم
من غير نكير ليس بداخل فى بدعة والا ارتكاب به ليس بضلالة انتهى ترجمہ پس یہ تمام اقوال
عالمون کے نص ہین اوپر اس بات کے جو حادث ہوا زمانہ صحابہ مین بلکہ زمانہ تابعین مین بلکہ زمانہ تبع تابعین
مین وہ بلا انکار داخل بدعت نہین اور ارتکاب ساتھہ اسکے ضلالت نہین انتہی اور وہ امام انکا ایسی
اور پختہ کار ہوا ہے کہ مرویات اور اجتہادیات کو روبرو اپنی جان فشانی کر کر اپنے شاگردون سے
اپنا مذہب ٹہرا کر تدوین کرا دیا اور مبتدعین کے دخل دینے سے اور روایت کرنے سے بچا دیا حتی کہ مذہب
مبارک اوس امام عالیشان کا تواتر کے ساتھہ ہم تک اوسکے شاگردون سے جو تبع تابعین سے ہین پہنچ گیا چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا پورا ہوا کہ آپنے فرمایا ہے عن ابراهيم بن عبد الرحمن العذرى قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال
المبطلين وتاويل الجاهلين انتهى ترجمہ مروی ہے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوٹہاتی ہین اس علم کو ہر خلف سے عدول اوسکے جو دور کرتے ہین اوس سے تحریف غلو کرنیوالون کی
اور جہوٹ مبطلین کو اور تاویل جاہلون کو انتہی حطہ مین لکہا ہے کہ وهذا الحديث رواه من الصحابة على
وابن عمر وابن عمرو وابن مسعود وابن عباس وجابر بن سمرة ومعاذ بن جبل وابي هريرة رضی الله
عنهم اجمعين وحسنه ابن كيكلدى انتهى ترجمہ اور یہ حدیث روایت کیا ہے اوسکو صحابہ سے علی اور ابن عمر اور
ابن عمرو اور ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور معاذ بن جبل اور ابو ہریرة رضی اللہ عنہم اجمعین نے
اور تحسین کی اسکی ابن کیکلدی نے انتہی اب امام بخاری وغیرہ اصحاب صحاح ستہ کی اکثر جاین احادیث
جو قرون ثلثہ سے نہین ہین داخل ہے پنچی تتمہ حدیث مذکورہ خیر الناس قرنی کے جو قرون ثلثہ کے بعد
والون کے حق مین صادر ہی کہ ثم يجيء قوم يسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته انتهى ترجمہ
پہر آئیگی ایک قوم کہ سبقت لیجائے گی گواہی انکی قسم پر اور قسم انکی گواہی پر انتہی بلکہ مبتدعین جہوٹے راویون کے
حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يكون
فى آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤكم فاياكم واياهم

هم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے بیچ آخر
زمانیکے دجال جھوٹے لاوینگے ایسی حدیثین جنکو نہین سنا تمنے اور نہ تمہاری باپون نے پس بچو تم اون سے نگر
کرین تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو روایت کیا اوسکو مسلم نے انتہی اور یہ لوگ کذاب بلا ریب بعد
قرون ثلثہ کے لوگون کے ہین چنانچہ لفظ اخر الزمان کا اس مطلب کا شاہد عدل ہے اب اہل قرون ثلثہ
ثقاوت اور بعد والونکے جرح اور بے اعتمادی زبان معجز بیان سے ثابت ہو چکی جسکی توثیق آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اسکی جرح کون کرے اور جسپر جرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی ہو اسکی توثیق
کون کرے باقی صحاح اربعہ مین یہ مذکورات ہوکر اور بھی بہت طرح کے کلام موجود ہے حطہ کے فصل ۵
اور باب ۳ مین لایا ہے کہ کان من مذہب النسائی ان یخرج عن کل من لم یجمع علی ترکہ و
ابو داؤد کان یاخذ ماخذہ و یخرج الضعیف اذا لم یجد فی الباب غیرہ انتہی ترجمہ تہا مذہب
نسائی کا کہ روایت کرتا ہر اوس شخص سے جسکے ترک پر اجماع نہوا ہو اور ابو داؤد اخذ کرتا تہا اسکی ماخذ سے
اور روایت کرتا تہا ضعیف کو جبکہ نہ پاتا تہا غیر ضعیف کو کسی باب مین انتہی اور دوسری جگہہ لایا ہے
کہ قال البقاعی فی شرح الالفیۃ عن ابن کثیر ان فی النسائی رجالا مجہولین اما عینا او حالا و فیہم
المجروح و فیہ احادیث ضعیفۃ و معللۃ و منکرۃ انتہی ترجمہ کہا بقاعی نے بیچ شرح الفیہ کے ابن کثیر
کے قول سے کہ تحقیق بیچ نسائی کے راوی مجہول ہین یا ذاتا یا حالا اور بیچ انکے ہین مجروح اور بیچ اسکے
ہین حدیثین ضعیف اور معلل اور منکر انتہی و فیہ ایضا قال ابن کثیر کتاب ابن ماجہ کتاب
مفید لکن فیہ احادیث ضعیفۃ جدا بل منکرۃ انتہی ترجمہ کتاب ابن ماجہ کتاب مفید ہے
مگر بیچ اسکے ہین حدیثین بہت ضعیف بلکہ منکر بھی ہین انتہی اور اسی کے باب ۴ اور فصل ۲ مین لایا ہے
کہ یقول الشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی و فی ہذہ الکتب الاربعۃ ای سوی الصحیحین
اقسام من الاحادیث من الصحاح والحسان والضعاف وتسمیتہا بالصحاح الستۃ بطریق
التغلیب انتہی ترجمہ کہتا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بیچ ان چار کتابون کے یعنے سوا صحیح
بخاری اور صحیح مسلم کے طرح طرح کے حدیثین ہین صحیح اور حسن اور ضعیف اور نام رکھنا انکا صحاح ستہ

بطور تغلیب کے ہی انتہی جب صحاح ستہ کا حال سن چکے ہو تو اب موطا امام مالک رضی اللہ
عنہ کا بھی ذرا سننا چاہیے موطا کے کل سولہ نسخے ہین سب مین سے عمدہ اور صحیح اور معتمد
علیہ اور مشہور اور مروج نسخہ یحیی بن یحیی مصمودی اندلسی کا ہی اور شاہ عبد العزیز
صاحب بستان المحدثین مین اس کے حق مین فرماتے ہین کہ واو مشہورترین نسخہای موطا است
لیکن در صحیحین بلکہ در صحاح ستہ اصلا روایت او وارد نشدہ بجہت کثرت اوہام او این بزرگان
او را ترک کردہ اند انتہی ترجمہ اور وہ مشہور تر نسخون موطا کا ہی لیکن بیچ صحیحین بلکہ بیچ صحاح ستہ
کے اصلا روایت اس سے وارد نہوئی بسبب کثرت وہمون اسکے کے ان بزرگون نے اس کو ترک
کردیا ہی باقی نسخون کا حال بیان کرنیسے طوالت موجب ملالت کے ہوتی ہی ماہر پر مخفی نہین اور
غیر ماہر کو اس قدر نمونہ خروار سمجھنا چاہیے مسند امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ مین ضعیف چھوڑ
موضوع بھی موجود ہین حطہ کے باب ۴ اور فصل ۸ مین لایا ہی کہ ان احمد بن حنبل شرط
فیہ ان لا یخرج الا حدیثا صحیحا عندہ قال ابو موسی المدنی لکن یقال ان فیہ
احادیث موضوعۃ کما ذکرہ البقاعی انتہی ترجمہ تحقیق احمد بن حنبل نے شرط کی بیچ اسکے
کہ نہ روایت کرینگے مگر جو حدیث صحیح ہو نزدیک انکے کہا ابو موسی مدنی نے لیکن کہا جاتا ہی کہ
بیچ اسکے حدیثین موضوع ہین جیسا کہ ذکر کیا اس کو بقاعی نے انتہی معجم ابو یعلی کے حال مین شاہ
عبد العزیز صاحب بستان المحدثین مین فرماتے ہین اما اہل تحقیق نوشتہ اند کہ در کتاب او اوہام
بسیار یافتہ میشود بدون شہادت کتب دیگر اعتماد بران نباید کرد انتہی ترجمہ اہل تحقیق
نے لکھا ہی کہ اس کے کتاب مین وہم بہت پائے جاتے ہین بدون گواہی دوسری کتابون
کے اعتماد اس پر نچاہیے کرنا انتہی یہہ حال ہی کلام ہونیکا اصحاب صحاح ستہ وغیرہ محدثین
اور کتب اور احادیث مرویہ انکے مین ہان البتہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ حدیث کی
اخذ مین نہایت احتیاط اور تشدد فرماتے تھے کہ ایسا احتیاط حدیث کے اخذ مین اور کسی
سے ثابت نہین حطہ کے باب اول اور فصل ۵ مین لایا ہی کہ وللامام ابو حنیفہ رضی اللہ

عنہ انما قلت روایتہ لما شدد فی شروط الروایۃ والتحمل وضعف الروایۃ الحدیث الیقینی اذا عارضہا الفعل النفسی وقلت من اجلہا روایتہ فقلّ حدیثہ لا انہ ترک روایۃ الحدیث متعمدا فحاشاہ من ذلک ویدل علی انہ من کبار المجتہدین فی علم الحدیث اعتماد مذہبہ بینہم والتعویل علیہ واعتبارہ ردا وقبولا واما غیرہ من المحدثین وہم الجمہور فتوسعوا فی الشروط فکثر حدیثہم انتہی واطال فی ذلک ابن خلدون فراجعہ ترجمہ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سوائے اسکے نہین کہ کم ہوئی روایت انکی اسواسطے کہ تشدد کیا اُنہون نے بیچ شروط روایت اور تحمل کے اور ضعیف کیا روایت حدیث یقینی کو جب مخالف ہوی فعل نفسی کے اور کم ہوی اس سبب سے روایت انکی پس کم ہوی حدیث اونکی نہ یہ کہ ترک کیا اُنہون نے روایت حدیث کو عمداً وہ منزہ ہین اس سے اور دلالت کرتا ہی اوپر اس امر کے کہ وہ بڑی مجتہدون سے بیچ علم حدیث کے اعتماد انکے مذہب کا درمیان اُنکے اور بہروسا اوپر اُسکے اور اعتبار اُسکا ازروئے رد وقبول کے اور اپر غیر انکے محدثین سے اور وہ جمہور ہین پس وسعت کے اونہون نے بیچ شرطون کے پس بہت ہوئین حدیثین اُنکی وانتہی اور مبتدعین فرقون سے امام صاحب کو سخت اجتناب تہا جیسے امام صاحب سے اُنکی تشنیع منقول ہی اور کسی پیشوائے دین سے منقول نہین صواعق محرقہ مین ابن حجر فرماتے ہین قال ابویعلی الحنبلی ان ائمۃ الحنفیہ کفروا من انکر خلافۃ ابی بکر وعمر والمسئلۃ فی الغایۃ وغیرہا من کتبہم کما مر وفی الاصل لمحمد بن الحسن رضی اللہ عنہما والظاہر انہم اخذوا ذلک عن امامہم ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ وہو اعلم بالروافض لانہ کوفی والکوفۃ وحوالیہ منبع الروافض انتہی ترجمہ کہا ابویعلی حنبلی نے کہ تحقیق ائمہ حنفیہ نے تکفیر کے منکر خلافت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے اور یہ مسئلہ بیچ غایت وغیرہ کتابون حنفیہ کے موجود ہی جیسا کہ گذرا اور بیچ کتاب اصل کے

جو تصنیف سے امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کے مذکور ہی اور ظاہر یہی ہے کہ تحقیق انہوں نے اخذ کیا اِس مسئلہ کو اپنے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ خوب واقف تھے رافضیوں سے کیونکہ کوفے کے رہنے والے تھے اور کوفہ اور آس پاس اُس کے چشمہ ہی رافضیوں کا انتہی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمہ میزان کبریٰ مین فرماتے ہین وکان الامام ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ یقول القدریۃ مجوس ھٰذہ الامۃ وشیعۃ الدجال انتھی ترجمہ تھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ قدریہ مجوس اِس اُمّت کے اور گروہ دجال ہین انتہی علی ہذا القیاس سب متبدعین کے تشنیع آپسے بطریق مبالغہ کے کتب تواریخ وغیرہ مین منصوص ہی روافض اور باقی مبتدعین بڑے بڑے داؤ امام صاحب کے ساتھ لگاتے تھے اور طرح طرح کے وضعین صالحین کے بنا بنا کر آتے تھے مگر چونکہ آن رضی اللہ عنہ اُنکے مکروں کے ماہر تھے اور اُنکا اہل اہوا اور اہل بدع سے ہونا اُنکے قرائن کلامیہ اور اُنکی نشست برخاست اور چال چلن سے جانچ لیتے تھے تو اُنکو اپنے حضور سے ہانک دیتے تھے مگر جب کہ اُن داؤ گروں کا مکر امام صاحب علیہ الرحمہ پر نچلا تب وضع صالحین کے بنا بنا کر دور دراز کے ملکون مین جا جا کر ناآشناؤں غریبوں کو دھوکے مین ڈالنے لگے اور وہ ناواقف غریب اُنکے قسموں پر بھول بھول کر اُن سے دین سیکھنے لگے اور احادیث جمع کرنے لگے اور وہ دزد باطن تو ابتدا سے اپنی مذہب کے ترویج کی مجاہد تھے اور حدیثین بنانے تو اُنکا شیوہ تھا چنانچہ حط کے باب۲ اور فصل ۸ مین لایا ہی کہ ثم الروافض والنواصب والکرامیۃ من بین اھل البدع والاھواء المرتکبین ھٰذا الوضع نصرۃ لمذاھبھم الباطلۃ وطعنا فی مذاھب مخالفیھم سابقون فی امر وضع الحدیث علی باقی الفرق الضالۃ الزائغۃ کلھا ولم تبلغھم الخوارج والمعتزلۃ فی ھٰذا الباب انتھی ترجمہ پھر روافض اور نواصب اور کرامیہ فرقون اہل بدعت وہوا سے جو مرتکب ہین وضع احادیث کیواسطے نصرت اپنی مذہب باطل اور طعن کرنے بیچ مذہب مخالفین کے سابق ہین بیچ امر وضع

حدیث کے باقی فرقون گمراہ کج پر اور نہین پہنچے انکو خوارج اور معتزلہ اسباب مین انتہی
حتیٰ کہ اطراف کے اہل سنت وجماعت کے بھی بہت سے باتین اُنہون نے اپنی مذہب پر مروج
کرڈالین چنانچہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ تحفہ اثنا عشریہ کے ۱۳۰ اور ۵۰ کید اور صفحہ ۵۹ مین
بعض اُنکے دین کے باتین لاتے ہین کہ چنانچہ بعض فرقہ رافضیونکا بھی رفع یدین رکوع کو جاتے
وقت اور سجدہ ثانی سے قیام کے وقت کرتا ہی اور سینہ پر ہاتھ اور آمین بالجہر اور قراۃ
خلف الامام اور نماز مین سلام لینا دیا کرتا ہی بلکہ اگر وضو کر کر نماز کی نیت باندھ لیوین
تو پھر اگر نماز مین جائز ایپشاب جتنا چاہے کر لیوین تب بھی اُنکا وضو نہین ٹوٹتا اگرچہ
صاحب عذر بھی نہون بلکہ بعضے فرقہ اُنکا یہ بھی کہتا ہی کہ اگر ایک پیالہ پانی مین دو پیالہ قدر
پیشاب ملا ہو تب بھی پانی پلید نہین ہوتا اِس لیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ان الماء لاینجسہ شيء پانی قلتین کا تو اب واسع ہوگیا ہی آب اخوۃ اسلامی اور
یکدلی کے جہت سے یہہ کہا جاتا ہی کہ انصاف کے نظر کر کر مبتدعین کے روایات مرویہ صحاح
ستہ وغیرہ کتب مین چھوڑ کر دیکھو کہ حنفی مذہب کے بغیر اور کیا کچھ رہتا ہی اُس پر عمل کرو اور
امام اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ جل شانہ نے اور بھی ایک بڑی عمدہ نعمت سب ائمہ مذاہب اور علماء
محدثین سے زیادہ عطا کی ہی کہ آپکے سند عالی ہی بہ نسبت باقی مجتہدین اور محدثین کے
اِس لیے کہ امام صاحب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بین مین سوائے صحابہ کرام
اور تابعین عظام کے اور کوئی راوی نہین الاما شذ عن تبع التابعین اور وہ سبکے سب ہی
ثقہ اور عادل ہین اور مستند اور مقبول مخالف اور موافق کے اور سند امام صاحب کی اُنسے
متصل چلی آئی ہی قال فی المیزان الکبری وقد من اللہ تعالی علی بمطالعة مسانید الامام
ابوحنیفة الثلاثة من نسخة صحیحة علیها خطوط الحفاظ آخرهم الحافظ الدمیاطي فرأیته لایروی حدیثا الاعن خیار التابعین العدول الثقات الذین
هم من خیر القرون بشهادة رسول الله صلی الله علیه وسلم کالاسود وعلقمة

وعطاو عکرمة ومجاهد ومکحول والحسن البصری واضرابهم رضی الله عنهم اجمعین فکل الرواة الذین بینه وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم عدول ثقات اعلام اخیار لیس فیهم کذاب ولا متهم بالکذب انتهی ترجمه اور تحقیق احسان کیا اللہ تعالے نے اوپر میرے کہ مطالعہ کیا مین نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے تینوں مسند کا نسخہ صحیحہ سے جس پر تہی خط حافظون کے آخر اونکے تہا حافظ دمیاطی پس دیکہا مین نے اُنکو کہ نہین روایت کرتے ہین مگر خیار تابعین عدول ثقات سے جو خیر القرون سے ہین شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانند اسود اور علقمہ اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور مکحول اور حسن بصری اور امثال اُنکے رضی اللہ عنہم اجمعین پس سب راوی جو درمیان اُنکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین عادل ثقہ مشہور نیک ہین نہین ہے ایچ اُنکے کوئی جہوٹا اور نہ تہمت دیا گیا ساتہہ جہوٹھ کے انتہی اور شاہ عبد العزیز صاحب بہی بستان المحدثین مین تحدث بنعمة اللہ کے جہت سے حقین مسانید امام صاحب کے فرماتے ہین کہ

چنانچہ اجازت این ہر سہ مسانید براقم الحروف نیز از شیوخ خود رسیدہ انتہی ترجمہ چنانچہ اجازت اِن تینوں سند کی راقم الحروف کو بہی اپنے مشایخ سے پہنچی ہی انتہی اور سند عالی کے سامنے سند سافل مخالف ہو تو مردود ہوتی ہی حط کے باب ۲ اور فصل چوتہی مین کہتا ہی وکذ الاسانید تتفاوت باتصالها وانقطاعها بان یکون الراوی لم یلق الراوی الذی نقل عنه وبسلامتها عن العلل الموهنة لها وتنتهی بالتفاوت الی الطرفین فحکم بقبول الاعلی ورد الاسفل ویختلف فی المتوسط بحسب المنقول عن ائمة الشان انتهی ترجمہ اور اسی طرح سندین متفاوت ہوتے ہین ساتھ اتصال کے اور انقطاع کے اس طرح سے کہ راوی نے نہ ملاقات کی ہو اُس راوی سے جس سے نقل کیا روایت اور ساتھ سالم رہنے کی علتوں موہنہ سے اور منتہی ہوتی ہی سند ساتھ تفاوت کے دونون طرف پس حکم کیا گیا ساتھ قبول کرنے اعلی کے اور رد کرنے اسفل کے اور اختلاف ہوتا ہی

بیچ متوسط کے موافق نقل کے ائمہ شان سے انتہی اور علاوہ یہہ ہے کہ جمہور محدثین کے نزدیک
جیسا کہ قول اور فعل اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ایسا ہی قول اور فعل اور
تقریر صحابہ اور تابعین کے بھی حدیث ہے چنانچہ خط کے باب اور فصل میں لایا ہے کہ الحدیث
فی اصطلاح جمہور المحدثین یطلق علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفعلہ
وتقریرہ ومعنی التقریر انہ فعل احد او قال شیٔ فی حضرتہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولم ینکرہ ولم ینہہ عن ذلک بل سکت وقرر وکذلک یطلق علی قول الصحابی
وفعلہ وتقریرہ وعلی قول التابعی وفعلہ وتقریرہ انتہی ترجمہ حدیث بیچ اصطلاح
جمہور محدثین کے اطلاق کیجاتی ہے اوپر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فعل آپکی اور تقریر آپکی
معنی تقریر کے یہہ ہیں کہ تحقیق کیا کسینے کچھ کام یا کہی کوئی بات بیچ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور نہ انکار کیا اُس سے اور نہ منع کیا اُس کو اُس سے بلکہ چپ رہے اور ثابت رکھا اور
اسیطرح اطلاق کیجاتی ہے اوپر قول صحابہ اور اُنکے فعل و تقریر پر اور اوپر قول تابعی اور اُسکے
فعل و تقریر پر انتہی وقال الشیخ الدہلوی فی مقدمۃ المشکوۃ اعلم ان الحدیث فی اصطلاح
جمہور المحدثین یطلق علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفعلہ وتقریرہ
ومعنی التقریر انہ فعل احد او قال شیٔ فی حضرتہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینکرہ
ولم ینہہ عن ذلک بل سکت وقرر ذلک وکذلک یطلق علی قول الصحابی وفعلہ
وتقریرہ وعلی قول التابعی وفعلہ وتقریرہ انتہی ہکذا فی جواہر الاصول و
غیرہا ترجمہ جان تو تحقیق حدیث بیچ اصطلاح جمہور محدثین کے بولی جاتی ہے اوپر قول
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُنکے فعل و تقریر پر اور معنی تقریر کی یہہ ہیں کہ کیا کسینے کوئی فعل یا
کہی کوئی بات بیچ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ انکار کیا آپ نے اُس سے اور نہ
منع کیا اُسکو اُس سے بلکہ چپ رہے اور مقرر رکھا اُسکو اور اسی طرح بولی جاتی ہے اوپر
قول صحابی کے اور اُسی کو فعل و تقریر پر اور قول تابعی اور اُس کے فعل و تقریر پر انتہی

اسی طرح ہی بیچ جواہر الاصول وغیرہ کے اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تابعی ہین تصریح کی ہی اوس پر ایک جماعت محدثین مورخین نے چنانچہ اُن مین سے ہین
دارقطنی اور ابن سعد اور خطیب اور ذہبی اور ابن حجر اور ولی العراقی اور امام جلال الدین
سیوطی اور امام علی القاری اور اکرم السندی اور ابو معشر اور عبد اللہ بن مبارک
اور حمر بیہقی اور امام یافعی اور امام جزری اور تورپشتی اور ابن جوزی اور سراج
صاحب کشف الکشاف اور کردری اور ابن صلاح وغیرہ اقامۃ الحجہ مولفہ مولوی عبد الحی
صاحب کے جو جامع الصغیر کے ساتھ چہاپی ہوئی ہے اور لگی ہی اُس کے صفحہ ۱۴ اور ۱۵
پر دیکھ لینا کہ یہہ امر خوب تحقیق بلیق کے ساتھ ثابت کیا ہوا ہی اور ان اوراق مین بھی
ایک نئی ضابطہ سے ثابت کیا جاتا ہی اب ذرا انصاف سے سننا چاہئے کہ تعریف تابعی مین
اختلاف ہی بعض محدثین تابعی اُس کو کہتے ہین جس کو ملاقات ہی فقد صحابی کے نصیب
ہوئی ہو اور بعض دوسری صحبت عرفیہ کو اعتبار کرتے ہین اول قول راجح ہی اور قول ثانی
مرجوح منسوخ ساقط درجہ اعتبار سے اب اُس کے مرجوح ہونیکی وجہ سننی چاہئے کہ حط
کے باب ۲ اور فصل ۸ مین لایا ہی کہ و اما صاحب لفظ صحابی وھو المسمی بالتا
بعی فقال الخطیب لایکفی فیہ اجتماعہ بالصحابی من غیر اطالۃ للاجتماع
نظرا للعرف فی الصحبۃ وقال الحاکم یکفی الاجتماع وان لم یطل ولم یسمع
منہ وصححہ ابن الصلاح والنووی وغیرھما وعلیہ العمل ترجمہ ای پر صاحب
صحابی اور اُسی کا نام ہی تابعی پس کہا خطیب نے نہین کفایت کرتا ہی بیچ اُس کے مجرد
اکٹھا ہونا ساتھ صحابی کے بغیر درازی مدت اجتماع کے بنظر عرف صحبت کے اور کہا حاکم نے
کفایت کرتا ہی مجرد اکٹھا ہونا ساتھ صحابی کے اگرچہ نہ دراز ہو مدت اور نہ سنی اُس سے
حدیث اور تصحیح کی اِس قول کی ابن صلاح اور نووی وغیرہ نے اور اوپر اُسی کے
ہی عمل وقال فی جواہر الاصول والتابعی کل مسلم صحب صحابیا وقیل من لقیہ

وهو الاظهر كعلى بن حسين زين العابدين وابنه محمد الباقر العلوم رضى الله عنه ترجمہ اور تابعی وہ مسلمان ہی کہ مصاحب ہوا ہو صحابی کا اور کہا بعض نے جس نے ملاقات کی اُس سے اور یہہ قول ظاہر تر ہی مانند علی ابن حسین زین العابدین اور بیٹے اُنکے محمد باقر العلوم رضی اللہ عنہما کی انتہی لفظ علیہ العمل کا اور ہو الاظہر اور صححہ ابن الصلاح والنووی وغیرہما کا الفاظ ترجیح سے ہین بلکہ قول اُسکا کہ وصححہ ابن صلاح والنووی وغیرہما نص صریح ہی اوپر راجح ہونے قول من لقی صحابیا کے اب جو کوئی صحبت عرفیہ کو شرط کرتا ہی تعریف تابعی مین اُسکا قول مرجوح ہی اور جو کوئی صرف ملاقات اور اجتماع صحابی کے ساتھ ہونے پر تعریف تابعی مین اکتفا کرتا ہی اُسکا قول راجح سو فتوی ساتھ قول مرجوح کے خرق اجماع کا ہی قال فی الدر والحكم والفتيا بالقول المرجوح جهل وخرق للاجماع ترجمہ اور حکم اور فتوی ساتھ قول مرجوح کے نادانی اور خرق اجماع ہی انتہی قال الشامی فقد مر ان القول الضعيف فی حكم المنسوخ وان الحكم به جهل وخرق للاجماع انتهى ترجمہ تحقیق گذرا کہ تحقیق قول ضعیف بیچ حکم منسوخ کے ہی اور تحقیق حکم ساتھ اُس کے نادانی اور خرق اجماع ہی انتہی جب یہہ معلوم کر چکے ہو تو اب ایک اور بھی سننی چاہئے کہ امام صاحب کے ملاقات صحابہ کے ساتھ ہونے کے بعد اختلاف ہی علما کا کہ امام صاحب روایت صحابہ سے رکھتے ہین یا نہین بعضے کہتے ہین کہ امام صاحب بہت احادیث صحابہ سے مرویہ رکھتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ملاقات اُنکی صحابہ سے بیشک ہوئی ہی مگر روایت حدیث کی نہین ثابت تو اِس اختلاف مین بھی دیکھا چاہئے کہ کونسا قول راجح اور کونسا مرجوح ہی حط کے باب اور فصل ۵ مین لایا ہی کہ وقال الكردری جماعة من المحدثين انكروا ملاقاته مع الصحابة واصحابه اثبتوه بالاسانيد الصحاح الحسان وهم اعرف باحواله منهم والمثبت العدل اولى من النافى و قد جمعوا مستنداته فبلغت خمسين حديثا يرويها الامام عن الصحابة الكرام

والی هذا اشار الامام بقوله ماجاء نا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس
والعین وماجاءنا عن التابعین فہم رجال ونحن رجال لانہ ممن زاحم التابعین فی الفتوی
وهذا سبب صالح لتقدیم مذہبہ علی سائر المذاہب انتہی ترجمہ کہا کردرسی ایک
جماعت نے محدثین سے انکار کیا ملاقات ابیحنیفہ رح کا صحابہ سے اور اصحاب ابحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
ثابت کیا اُس ملاقات کو ساتھ سند ون صحیح حسن کے اور وہ خوب واقف ہین احوال سے آپکے بہ نسبت
اُن محدثین کے اور مثبت عدل مقدم ہی نافی پر اور تحقیق جمع کیا اُنہون نے مستندات ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
کو سو پچاس حدیثین ہین جسکو روایت کیا امام صاحب نے صحابہ کرام سے اور طرف اُسکے اشارہ کیا
امام صاحب نے ساتھ قول اپنے کے جو آیا ہمکو طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وہ ہمارے
سر آنکھون پر ہی اور جو آیا طرف سے تابعین کے پس وہ آدمی ہین اور ہم آدمی ہین اسواسطیکہ امام صاحب
اون لوگون مین سے ہین جنھون نے مزاحمت کیے تابعین کے فتوی مین اور یہ سبب صلاحیت رکہتا ہی
واسطے تقدیم مذہب آپکے اوپر باقی مذہبونکی انتہی اب اس اختلاف مین سے راجح قول اُسکا ہی جسمین
لفظ اولی کا آیا ہی جیسا کہ گذرا ہی کہ والمثبت العدل اولی من النافی انتہی اور یہ قاعدہ محدثین
کا خود مشہور ہی کہ ان راوی الاتصال مقدم علی راوی الانقطاع والارسال لان معہ زیادہ
علم کذا ذکر العینی ترجمہ تحقیق راوی اتصال کا مقدم ہی اوپر راوی انقطاع اور ارسال کے
اسواسطیکہ ساتھ اُس کے زیادہ علم ہی ایسا ہی ذکر کیا ہی عینی نے انتہی غرض یہ ہی کہ ہر وجہ سے
امام صاحب تابعین مین سے ہین اور انصاف بہت عمدہ خصلت ہونی ہی اب ایسے ایسے کمالات
کے سبب سے عمدہ عمدہ اماماں دین واجلہ استاذان علم حدیث شاگردی سے امام صاحب کے
متباہی اور مفتخر تہی چنانچہ مقدمہ فتح الباری شرح صحیح البخاری مین حافظ ابن حجر سے لایا ہی

کہ ابن حجر گفتہ کہ بسیارکسان از اہل علم وکمال تلمیذ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ شدہ اند وبسیاری از

اہل وصال استفادہ علم از و کردہ اند کہ ہر یک از ایشان در عصر خود از ائمہ مجتہدین واز علمای

راسخین بودند مانند عبد اللہ بن مبارک ولیث بن سعد وامام مالک بن انس وداود طائی

وابراہیم بسیر ادہم و فضیل بسیر عیاض و ابی یوسف و محمد بن حسن شیبانی و زفر و جز آنہا انتہی ترجمہ ابن حجر نے کہا کہ بہت آدمی اہل علم و کمال سے شاگرد ہوئے ہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اور بہتوں نے اہل وصال سے فائض علم کا آپ سے اُٹھایا ہی کہ ہر ایک اُن سے اپنے زمانہ مین ائمہ مجتہدین اور علمای راسخین سے تہا مانند عبد اللہ بن المبارک و لیث بن سعد اور امام مالک بن انس اور داؤد طائی اور ابراہیم بن ادہم اور فضیل بن عیاض اور ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی اور زفر وغیرہ کی انتہی یعنی وکیع ابن جراح وغیرہ یعنی ثوری و حماد بن زید و ہشیم و عباد بن العوام و جعفر بن عون یہہ لوگ تو امام صاحب کے شاگرد بلا واسطہ ہوے ہین اور امام محمد کے واسطے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام اعظم صاحب کے شاگرد ہین چنانچہ روایت کرنا امام شافعی کا امام محمد سے بلا شبہ ثابت ہی تصریح کی ہی اُس پر خطیب اور نووی اور سمعانی نے اور اسی طرح کو نافع الکبیر کے صفحہ ۳ پر مولوی عبد الحی نے بخوبی تحقیق کر کر ثابت کیا ہی اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ شاگرد ہین امام یوسف کے بلا واسطہ اور امام صاحب کے بھی واسطہ سے ہوئے اور یہ بات مشہور ہے کتب طبقات مین ترقیم عبارات کے حاجت نہین ماہر پر ظاہر ہی اور غیر ماہر کو یہا کافی ہی اور امام بخاری اور امام مسلم رضی اللہ عنہما شاگرد امام احمد بن حنبل کے بلا واسطہ ہین جیسا کہ حطہ مین ترجمہ امام احمد بن حنبل مین لایا ہے، واخذ عنہ الحدیث جماعت من الاماثل منہم محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن الحجاج النیشاپوری انتہی ترجمہ اور لیا امام احمد حنبل سے حدیث کو ایک جماعت نے افاضل سے اُنمین سے ہین محمد بن اسمعیل بخاری اور مسلم بن الحجاج نیشاپوری انتہی جب یہ دونون شاگرد امام احمد حنبل کے ہوئے تو امام احمد شاگرد امام ابو یوسف اور امام شافعی کا ہی اور ابو یوسف اور امام شافعی شاگرد امام صاحب کے ابو یوسف بلا واسطہ اور شافعی بواسطہ امام محمد کے تو واسطے سے شیخین بھی شاگرد امام صاحب کے ہوے اور امام ابو داود شاگرد امام احمد کا ہے جیسا کہ حطہ مین ترجمہ ابو داؤد مین لایا ہے، واخذ الحدیث عن مشایخ البخاری ومسلم کاحمد بن حنبل ترجمہ اور لیا ابو داؤد نے حدیث کو مشایخ بخاری اور مسلم سے مانند احمد بن حنبل کے

ابوداؤد

انتہی

انتہی جب ابو داؤد شاگرد بلاواسطہ امام احمد حنبل کا ہوا تو بواسطہ مذکور سے امام صاحب کا بھی ہوا اور
امام نسائی شاگرد امام ابو داؤد کا ہی جیسا کہ حطہ مین ترجمہ ابو داؤد مین لایا ہی ولخذ عن ابی
داؤد ابنہ عبد اللہ وابو عبد الرحمن النسائی انتھی ترجمہ اور لیا ابو داؤد سے بیٹے اوس کے عبد اللہ
اور ابو عبد الرحمن نسائی نے انتہی اور امام ترمذی شاگرد امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد کا ہی
چنانچہ حطہ مین ترجمہ ترمذی مین لایا ہی کہ اخذ الترمذی عن البخاری وبہ تخرج وعن مسلم
ولبی داؤد انتھی ترجمہ لیا ترمذی نے بخاری سے اور ساتھ اُسی کے تخرج کی اور مسلم اور ابو داؤد سے
انتہی آب سب اصحاب مذاہب ثلثہ کی اور اصحاب صحاح ستہ کی وغیرہ فقہاء اور محدثین امام صاحب کے
شاگردی بلاواسطہ یا بالواسطہ سے نکلنے نہین پائے اگر کوئی کسی سند معتبر سے نکال دکھاوے تو اوسکا
احسان ہوگا پھر اب ذرا سا سوچ کرنا چاہیے کہ پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امام صاحب کے
حق مین صادق آئی کہ لو کان الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی ینالہ
رواہ مسلم ترجمہ اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے البتہ لیجاتا اُس کو ایک آدمی اولاد فارس سے یہان تک
کہ حاصل کرتا اُس کو روایت کیا اُس کو مسلم نے انتہی قال جلال الدین السیوطی فی
تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفۃ وقد بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالامام
ابی حنیفۃ فی ھذا الحدیث انتھی ترجمہ اور تحقیق بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ امام ابحنیفہ کے بیچ اس حدیث کے انتہی اور بھی صادق آئی پیش خبری آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین امام صاحب کے ترفع زینۃ الدنیا سنۃ خمسین ومائۃ قال الامام
الکردری ان ھذا الحدیث محمول علی ابحنیفۃ ترجمہ اوٹھالی جائیگی زینت دنیا کی سن
ایکسو پچاس ۱۵۰ مین کہا امام کردری نے تحقیق یہ حدیث محمول ہی اوپر امام ابحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
انتہی اور اسی امر یعنی امام صاحب کا اُستاذ کل ہونے پر نص کرتے ہین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کہ الناس عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ترجمہ سب آدمی عیال ہین امام ابحنیفہ رح کے بیچ فقہ کے
یہہ قول مزنی نے اور ربیع نے اور حرملہ نے جو شاگرد امام شافعی کے ہین امام سے نقل کرتے

چنانچہ کہا ہے ذہبی نے صحیفہ مین اور جلال الدین سیوطی نے تبییض الصحیفہ مین اور شیخ شعرانی نے میزان
کبری مین اور امام اعظم صاحب کا دین مین پورا ہونے کے سبب سے امام مالک صاحب بھی فرماتے ہین امام صاحب
کے حق مین لوناظرنی ابوحنیفہ رحمہ اللہ فی ان نصف ہذہ الاسطوانۃ ذہب اوفضۃ
لقام بحجتہ ترجمہ اگر مناظرہ کرین مجھ سے ابوحنیفہ رح کہ یہہ ستون آدھا سونیکا ہے یا چاندیکا تو کھڑے
ہونگے اپنی حجت کے ساتھ انتہی ذکرہ القطب الشعرانی فی میزانہ الکبری وقال فی القلائد
قال مالک بن انس ان اباحنیفہ رحمہ اللہ لو قال ان ہذہ الاسطوانۃ من ذہب لحسبتہ
انتہی ا ترجمہ کہا مالک بن انس نے تحقیق ابحنیفہ اگر کہین کہ تحقیق یہ ستون سونیکا ہے تو کافی
ہوتے اُس کو انتہی اور امام صاحب کا خالص عبداللہ ہونے کے لیئے امام احمد حنبل رضی اللہ تعالے عنہ
آپکی مدح مین فرماتے ہین انہ کان من الورع والزہد وایثار الآخرۃ بمحل لایدرکہ احد
ترجمہ تہی امام ابوحنیفہ پرپرہیزگاری اور زہد اور ایثار آخرت مین ایسے مرتبہ پر کہ نہ پاویگا کوئی اُنکو
کذا فی رد المحتار اور فرماتے ہین سفیان ثوری امام صاحب کے مدح مین کنا بین یدی ابحنیفہ
رحمہ کالعصافیر بین یدی البازی وان اباحنیفہ سید العلماء ذکرہ فی القلائد
ترجمہ تھے ہم آگے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے جیسے کہ چڑیان آگے بازکے اور تحقیق ابوحنیفہ رح سردار ہین
عالمونکے ذکر کیا اُس کو بیچ قلائد کے انتہی اور آپکے افقہ اور احسن الرای ہونے پر عبداللہ بن المبارک
رضی اللہ عنہ توصیف مین بھی لب کشائی فرماتے ہین ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای
فرای مالک وسفیان الثوری وابی حنیفہ وابو حنیفہ احسنہم رایا وادقہم فطانۃ
وہو افقہ الثلاثۃ ذکرہ الحافظ المزنی فی کتاب الصحیفہ ترجمہ تحقیق حدیث معلوم ہوئی اور اگر
حاجت ہو رای کی تو رای مالک اور سفیان ثوری اور ابوحنیفہ کی ہے اور رای ابوحنیفہ کی ان
سب مین بہتر ہے اور فطانت آپکی باریک تر ہے اُنسے اور آپ افقہ ہین ان تینون سے ذکر کیا اسکو
حافظ مزنی نے بیچ کتاب صحیفہ کے انتہی اور عقود الجواہر المنیفہ کے صفحہ ۱۱ مطبع مصری کے نسخہ
مین ہے کہ فما اثنی علی الامام جماعۃ من الائمۃ ہم عدول ہذہ الامۃ فقد روی

عباس بن محمد الدوری قال سمعت یحیی بن معین یقول اصحابنا یفرطون فی ابی حنیفه
واصحابه فقیل له اکان ابوحنیفه یکذب قال کان انبل من ذلک وذکر محمد بن الحسین
الموصلی الحافظ فی آخر کتابه فی الضعفاء قال یحیی بن معین مارایت احدا اقدمه علی وکیع
وکان یفتی علی رای ابی حنیفه وکان یحفظ حدیثه کله وکان قد سمع من ابی حنیفه
حدیثا کثیرا قال وقیل لیحیی بن معین یا ابا زکریا ابو حنیفه کان یصدق فی الحدیث
قال نعم صدوق قال وقیل لیحیی بن معین ایما احب الیک ابو حنیفه او الشافعی
او ابو یوسف القاضی فقال اما الشافعی فلا احب حدیثه واما ابو حنیفة فقد حدث
عنه قوم صالحون وابو یوسف لم یکن من اهل الکذب کان صدوقا ولکن لست
اری حدیثه یجزم وقال الحسن بن علی الحلوانی قال لی شبابة بن سوار کان شعبة حسن
الرای فی ابی حنیفة وقال علی بن المدنی ابو حنیفة روی عنه الثوری وابن المبارک
وحماد بن زید وهشیم ووکیع بن الجراح وعباد بن العوام وجعفر بن عون وهو ثقة لا
باس به وقال ابن عبد البر فی کتاب العلم حدثنی عبد الله بن محمد بن یوسف حدثنا
ابن رحمون قال سمعت محمد بن بکر بن داسته یقول سمعت ابا داؤد سلیمان بن
الاشعث السجستانی یقول رحم الله مالکا کان اماما رحم الله الشافعی کان اماما رحم
الله ابا حنیفة کان اماما انتهی بتبرک الکثیر من البین والاخیر ترجمه تحقیق ثنا وصفت
بیان کی ہی امام ابو حنیفه رحمه الله کے ایک جماعت نے ائمه سے جو عدول اس امت کے ہیں لیبه
تحقیق روایت کی عباس بن محمد دوری نے کہا سنا میں نے یحیی بن معین کو کہ کہتا تھا اصحاب
ہمارے افراط کرتے ہیں بیچ ابی حنیفه اور انکے اصحاب کے پس کہا گیا اُس کو کیا تھی ابو حنیفه جھوٹ
بولتے کہا تھے وہ انبل اس سے اور ذکر کیا محمد بن حسین موصلی حافظ نے اپنی کتاب کے آخر میں
بیچ ضعیفوں کے کہا یحیی بن معین نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ مقدم کروں اس کو وکیع پر اور رہا
فتوی دیتا اوپر رای ابی حنیفه کے اور یاد رکھتا تھا سب حدیثیں انکی اور سنیں اس نے ابو حنیفه

سے حدیثین بہت کہا کہا گیا یحیی بن معین سے ای ابو زکریا ابو حنیفہ سچے تھے حدیث مین کہا ہان
بہت سچے تھے کہا کہا گیا یحیی بن معین سے کون دوست تر ہی تیرے پاس ابو حنیفہ یا شافعی یا ابو
یوسف قاضی تو کہا ای پر شافعی پس نہین دوست رکہتا ہون حدیث اُنکی اور رای پر ابو حنیفہ
پس تحقیق حدیث کی اُن سے ایک جماعت صالحین نے اور ابو یوسف نہ تھے جہوٹون سے تھے سچے
لاکن میرے ظن مین حدیث اُنکی کافی نہین اور کہا حسن بن علی حلوانی نے کہ کہا مجہ سے شبابہ بن سوار نے
کہ تھا شعبہ حسن الرای بیچ ابی حنیفہ کے اور کہا علی بن مدنی نے ابو حنیفہ سے روایت کی ثوری
اور ابن المبارک اور حماد بن زید اور ہشیم اور وکیع بن جراح اور عباد بن عوام اور جعفر بن عون
نے اور وہ ثقہ ہین ساتہ اُنکے کچہہ مضایقہ نہین اور کہا ابن عبد البر نے بیچ کتاب العلم کے حدیث
کی مجہکو عبد اللہ بن محمد بن یوسف نے حدیث کی ہمکو ابن رحمون نے کہا سنا مین نے محمد بن بکر
بن داسہ سے کہ کہتے تھے سنا مین نے ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی سے کہ کہتے
تھے رحم کرے اللہ مالک پر کہ تھے امام رحم کرے اللہ شافعی پر کہ تھے امام رحم کرے اللہ
ابو حنیفہ پر کہ تھے امام انتہی ساتھ چھوڑنے بہت کے بیچ اور اخیر سے انتہی آور سب لاین دیکھنے
کے ہی اب ذرا خیال کرو کہ جس شخص کی مدح رسول خدا نے اور اماماں دین متین نے اتنی کثرت
اور تواتر کے ساتھ کی ہو اور اتنی خلقت اہل اسلام کے پیشوا اوس کے شاگرد ہوئے ہون
اور اُس کے حق مین اون سے الفاظ مبالغہ کے مثل اورع اور افقہ اور اعلم اور اوثق اور اصدق
اور اثقہ اور احسنہم رایاً وغیرہ صادر ہوئے ہون تو پہر اوس کے توثیق کی حاجت کیا باقی
رہتی ہی قال فی جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول تعرف العدالة بتنصیص العد
لین او بالاستفاضة انتہی ترجمہ پہچانی جاتی ہی عدالت ساتھ نص دو عدل یا ساتھ
استفاضے کے انتہی اور حطہ وغیرہ کتب اصول احادیث مین بھی ایسا ہی ہی عینی شرح
ہدایہ مین لایا ہی کہ وسئل یحیی بن معین عن ابی حنیفة رحمه الله فقال ثقة ما سمعت
احدا ضعفه هذا شعبة ابن الحجاج یکتب ان یحدث ویامره شعبة وسعید

قال

وقال فیه کان ابو حنیفة ثقة من اهل الصدق ولم یتهم بالکذب وکان ما
مونا علی دین الله صدوقا فی الحدیث واثنی علیه جماعة من ائمة الکبار مثل عبد الله
بن المبارک وسفیان بن عیینه والاعمش وسفیان الثوری وعبد الرزاق وحماد
بن زید ووکیع بن الجراح والائمة الثلاثة مالک والشافعی واحمد وآخرون
اکثرون انتهی ترجمہ پوچھی گئی یحیی ابن معین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پس کہا ثقہ تھے
نہین سنا مین نے کسی سے کہ ضعیف کیا اونکو یہ شعبۃ ابن الحجاج ہے کہ لکھتا ہے حدیث کو ام
کرتے ہین اُس کو شعبہ اور سعید اور کہا ہے اُس کے تھے ابو حنیفہ ثقہ اہل صدق سے اور نہ متہم
ہوئے ساتھ کذب کے اور تھے امانت دار اور پر دین اللہ کے سچے ہے حدیث کے تعریف کی اُنکی
ایک جماعت نے آئمہ کبار سے مانند عبد اللہ بن المبارک اور سفیان ابن عیینہ اور اعمش
اور سفیان ثوری اور عبد الرزاق اور حماد بن زید اور وکیع بن جراح اور تینون امام مالک اور
شافعی اور احمد اور دوسرون بہت نے انتہی آپ جو کوئی طعن کرنیوالا ہے امام صاحب کے
حق مین اُسکا چراغ بیفروغ ہے ایسی خلق اللہ کے مدح کے سامنے اُسکی بدگوئی ایسی ہے
جیسے سورج کو چمچڑ بُرا کہتے ہے بلکہ اُس نے طعن کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ
جنکی مدح آپنے فرمائی اور انکو پیشوا دین کا مقرر کیا اپنی زبان مبارک سے اور امین اور اعتبار ی
اپنا ٹھہرایا اور اُنکے حق مین تسلی مسلمانون کے لیئے فرماتے کہ اوصیکم باصحابی ثم الذین
یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یفشی الکذب هذا بعض الحدیث ورواه الترمذی
عن ابن عمر قال هذا حدیث حسن صحیح ترجمہ وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتھ اصحاب
میرے کے پھر وہ جو بعد اُنکے پھر وہ جو بعد انکے پہر ظاہر ہوگا جھوٹھ یہ بعض حدیث ہے اور روایت
کیا اُسکو ترمذی نے ابن عمر سے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے انتہی اور اس مضمونکی ایک
حدیث متفق علیہ بھی گذر چکی ہے اور نافع الکبیر کے صفحہ ۱۷ مین مولوی عبد الحی صاحب نے
ذکر کیا ہے وروی عن محمد بن سعد الکاتب قال سمعت عبد الله بن داؤد الخریبی یقول

یجب علی اهل الاسلام ان یدعوا الابی حنیفة فی صلواتهم و ذکر حفظه علیهم السنن والآثار انتهی ترجمہ اور روایت کیا گیا محمد ابن سعد کاتب کہ کہا سنا مین نے عبد اللہ بن داؤد خریبی سے کہ کہتا تہا واجب ہے اوپر اہل اسلام کے یہ کہ دعا کرین واسطے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ نمازوں اپنی کے اور ذکر کیا حفظ اُنکا اوپر اُنکے سنن اور آثار کو انتہی بلکہ مخالف مذہب والونکو عقود الجواہر مطبوع مصر کی صفحہ ۱۲ مین کہا ہے کہ واذا مدح امامك احدا وجب علیك تعظیمه لانك قد اوجبت علی نفسك تقلید امامك فی کل ما یقول من غیر مطالبة الدلیل وھذا من ذلك فیحرم علیك الانتقاد علی ذلك الامام و یجب علیك التسلیم مع ان جمیع المقلدین للمذاہب دون الامام ابی حنیفة فی العلم بیقین فانه امام عظیم اختاره الله لهدایة عباده انتهی ترجمہ اور جسوقت مدح کی امام تیری نے کسی کی واجب ہوئی اوپر تیرے تعظیم اوس کی اسواسطے کہ تحقیق تو نے واجب کی اوپر نفس اپنے کے تقلید امام تیری کے بیچ ہر قول کے بغیر مطالبہ دلیل کے اور یہ مدح اُس قول سے ہے پس حرام ہے اوپر تیرے پہرکھنا اوپر اُس امام کے اور واجب ہے اوپر تیرے قبول با وجودیکہ تمام مقلد مذاہب کے کم ہین امام ابو حنیفہ سے علم مین بالیقین پس تحقیق وہ امام اعظم ہین اختیار کیا اُنکو اللہ نے واسطے ہدایت اپنے بندونکے انتہی اور اسی طرح ہے میزان کبریٰ مین اب یہ ہی انکو کافی ہے جو اُس کو دیکھکر پہر باز نہ آوین شعر اذا لم ینالوا شانه و وقاره فالقوم اعداء له وخصوم ؛ ترجمہ جبکہ نہ پایا شان و وقار اُس کے کو ؛ پس قوم اعدا ہین واسطے اسکے اور دشمن انتہی اور مثل سائر مین ہے البحر لا یتکدر وقوع الذباب ولا یتنجسه ولوغ الکلاب ترجمہ دریا نہین مکدر کرتا ہے اُس کو گرنا مکھی کا اور نہین ناپاک کرتا ہے اُس کو چاٹنا کتے کا انتہی جو کوئی سورج کے طرف تھوکتا ہے اُس کے منہ پر پڑتا ہے طعن تو سہل ہے ہر نا اہل بھی کر سکتا ہے مگر اجتہاد اور استنباط مسائل دین بڑا

مشکل ہی یہی سبب ہے کہ محدثین تابع مذہب کے مذاہب مین سے رہے ہین کہ عمل آیۃ اور حدیث بغیر
استنباط احکام کی صورت ہی نہین باندھنا اور استنباط مسائل کا وظیفہ فقیہ کا ہی نہ محدث کا بلکہ محدث
کا وظیفہ تو صرف روایت حدیث کی اور نقل اُسکے جیسی سنی چنانچہ حطہ کے باب اول اور فصل اول مین لایا ہے
کہ ان معرفۃ التواتر والآحاد والناسخ والمنسوخ وان تعلقت بعلم الحدیث لکن المحدث
لا یفتقر الیہ لان ذلک من وظیفۃ الفقیہ لانہ یستنبط الاحکام من الاحادیث
فیحتاج الی معرفۃ التواتر والآحاد والناسخ والمنسوخ فاما المحدث فوظیفتہ ان
ینقل ویروی ما سمعہ من الاحادیث کما سمعہ انتہیٰ ترجمہ تحقیق پہچاننا تواتر
اور آحاد اور ناسخ اور منسوخ کا اگرچہ متعلق ہی ساتھ علم حدیث کے مگر محدث نہین محتاج طرف
اُسکے کیونکہ یہ کام فقیہ کا ہی اسواسطے کہ وہ نکالتا ہی احکام حدیثون سے پس محتاج ہوگا طرف
معرفت تواتر اور آحاد اور ناسخ اور منسوخ کی ابی پر محدث پس کام اُسکا نقل کرنا اور روایت
کرنا اُس حدیث کو کہ سنا جیسا کہ اسنا انتہیٰ جب مجتہدین مذاہب اربعہ کے پاس اجتہاد اور
استنباط نہایت دوربینی اور تعمق نظر کے ساتھ تھا تب کبار محدثین مثل امام بخاری اور
اور مسلم وغیرہ کی تابع مذہب کے مذاہب اربع مین سے رہے ہین اگر لامذہب بننا بہتر ہوتا تو یہ لوگ
جنکی حدیثین عمدہ وقت کے جمع کی ہوئی ہین وہی لامذہب بن بیٹھتے کہ لاکھون احادیث صحیحہ
زبان پر یاد رکھتے اور اجتہاد فی الجملہ بھی اور قرب زمانیکا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے
تھے بہ نسبت پچھلون کے اور جب اُنکو شیخین کی صحیحین مین احادیث ضعیفہ کا ہونا معتبر کتابون
سے بتایا جاتا ہی تو کہتے ہین کہ اگرچہ یہ بات اُن مین ہی مگر اُنکی صحت پر اجماع واقع ہوا ہی
اب جو کچھ ہی مگر ہم اجماع کے منکر نہین بنتے تو اس بات اُنکی سے مین متحیر ہوتا ہون کہ جب اُنکو
کہا جاتا ہی کہ مذہب معین پر مذاہب اربعہ مین سے چلو کہ یہ واجب ہے اور اُس پر اجماع صدر
اول کے لوگونکا واقع ہوا ہی چنانچہ انصاف فی سبب الاختلاف مین شاہ ولی اللہ صاحب نے
تصریح کی ہی اُس پر کما ینبغی تو کہتے ہین کہ یہ اجماع غیر معتبر ہی اس لئے کہ یہ اجماع کچھ

صحابہ کا تو نہین کہ ہم مان لیوین سبحان اللہ صدر اول کے لوگونکی مذاہب مدونہ جن پر جمیع
اہل اسلام اولیا اور علما اور عوام بلکہ اصحاب صحاح ستہ وغیرہ محدثین جن پر چلے آئے ہین اور
اُن پر اجماع کل اہل سنت وجماعت کا ہو چکا ہی اور وہی سواد اعظم ہین وہ تو اجماع غیر معتمد
لوگونکا بن گیا اور جو اجماع کہ صحیحین کی صحت پر بعد قرن ثالث اور رابع کے واقع ہوا ہی وہ
اجماع معتبر ہو گیا اگر فرض کیا ہمنے کہ اُنکی صحت پر اجماع معتبر بھی ہو مگر کچھہ صحت پر اجماع
ہونیسے عمل پر اجماع تو نہین واقع ہو جاتا عمل مین تو سب اُمّت معتدہ کیا اصحاب صحاح ستہ
کی اور کیا غیرہ سب کے سب ہی تابع مذہب کے مذاہب اربعہ مین سے رہے ہین الا ماشذ جب بعضے
اُردو خوان مشکاۃ المصابیح کا ترجمہ یا مشارق الانوار کا پڑھہ لیتے ہین تو اپنی جان کو محدثین
مین شمار کر کر رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ خلافیہ مسائل پر عمل کرنا شروع کرتے ہین اور
ناخواندون بیچارونکو اپنی اپنی جگہ پر امام اور مجتہدان شرع متین کو برا کہنا اور کہلانا
شروع کر دیتے ہین بلکہ کتب فقہیہ اور مسائل استنباطیہ کو بھی برا کہتے ہین اور جب اہل علم
اور فضل کے بسبب وقار شرعی کے کہ اذا مروا باللغو مروا کراما اُنکی متعرض نہین ہوتے اور
اِس باعث سے بھی متوجہ انکی طرف نہین ہوتی کہ جب اِن کم علمون کو واقعی حال اصحاب صحاح
ستہ کا اور اُنکے احادیث مجموعہ کا بتایا تو اُسمین ہتک حرمت دین کی ہوتی ہی بلکہ دین کے
پیشواؤن کی بھی ایک جانب والون کی تو وہ لوگ جہالت سے ہتک کر رہے ہین اور دوسری
جانب کے اہل علم اور فضل سے گردانے پر باعث ہوئے ہین تو اِس اعراض سے وہ ناقص العلم
کد کرتے ہین اور دُم پھیلا پھیلا کر مریدون عامیون مین بیٹھہ بیٹھہ کر علما کو اور اہل فضل کو
برا کہتے ہین اور اونکو روز بروز ضلالت مین بڑہا بڑہا کر اپنا پکا مرید بناتے ہین اور اپنیان
آمدنیان اور ماہیانی اون پر منحصر کرتے ہین اور اُن عامیونکو مکر کے جہت سے یہ کہتے ہین کہ
ہم لوگونکے یہ مبتدع اور مشرک دشمن ہین ہمکو ہر وجہ سے ایذا دیتے ہین اگر تم لوگ بھی مال و
جان سے ہمارے ساتھہ مدد نہ کروگے تو ہم ننگے فاقہ سے مرجائینگے اور وہ جہال عامی

بیچارے اپنی جان کے ڈر کے مارے کہ اگر یہ نیم خوان ہمارے موہنہ کے آگے آڑے ہو لی تو ہمکو
اہل سنت اور جماعت کے لوگ خراب کرینگے تو اُس ڈر کے مارے اُنکی جو خدمت کرتے ہین
اور آپسمین کہتے ہین کہ ہمارا مذہب محدثین کا ہی اور وہ عقل کے مارے یہ نہین خیال کرتے
کہ محدثین کا مذہب معین تو کوئی ہی نہین بلکہ جو شخص محدث ہو جاتا ہی اور اجتہاد کا درجہ بھی
اللہ اُسکو عنایت کر دیتا ہی تو وہ خود اپنی چال چلین بعضے مسائل مین خلاف مذہب اپنے
امام کے چلتا ہی اور وہ نہ لوگونکو اپنی رائے پر چلاتا ہی اور نہ اپنی رائے کو لکھ کر مدون کر
دیتا ہی کہ ہر عامی اُس پر چلے بلکہ وہ ایک اُسکا اپنا خاص طریق ہوتا ہی اور اُسی کو شایان ہین
اور اِس زمانہ مین تو محدث ملتا ہی نہین محدث ہونے کا دعوی کیسے کوئی کریگا صدیق حسن قنوجی
کہتے ہین کہ وہما فی زماننا ھذا فلا یولد فیه حافظ للحدیث ایضا بل المحدث الکامل
بل الشیخ الفاضل بل عدم فیه الطالب الصادق والمبتدی الراغب انتهی
ترجمہ اب پر ہمارے اِس زمانہ مین پس نہین پیدا ہوتا ہے اُس کے کوئی حافظ حدیث بھی بلکہ
محدث کامل بلکہ شیخ فاضل بلکہ معدوم ہے طالب صادق اور مبتدی راغب انتهی وایضا قال
فالحدیث فی هذا الزمان لقرأة الصبیان دون اصحاب الایقان وهم
فی غفلتهم یعمهون انتهی ترجمہ پس حدیث اس زمانے مین واسطے پڑھنے بچون کے
ہی نہ صاحبون یقین کے حال یہ کہ وہ اپنی غفلت مین حیران ہین انتہی اگر زیادہ لامذہبونکی
خرابی دیکھنی منظور ہو تو حطہ کے ۲ باب ۳ اور ۴ فصل اور ۲۱ صفحہ دیکھ لو قصہ کوتہ یہی ہے کہ کلام
صاحب اشتہار جو فرما رہے ہین کہ اوسکی صحت مین کسی کو کلام ہو کسی وجہ سے صحیح نہین اور
کسی مذہب پر فرق اسلامیہ مین سے مطابق نہین یہ تو صرف اشتہار نام مشہور کیا ہی نہ
مسئلہ کے تحقیق کے غرض ہی اور نہ علمیت کی بو ہی کہ لایعنی بیہودہ فقرونسے بھرا ہوا ہی یہ
اُسکی مثل ہی کہ کسی سادہ لوح نے مشہور نام کے لیئے منبر مسجد جامع پر عید کے دن
چھاڑ کر بارا تھا جو حنفیہ کے مقابلہ مین جاری کیا ہی تخصیص بلا فایدہ ہی اِس لیئے کہ ایسی

حدیث کہ جس کے صحت مین کسی فرد کو کسی طرح کی کلام نہو کسی فرق اسلامیہ کی دلیل نہین اور نہ کسیکا مذہب بھی ہی کہ ایسی ہی حدیث اُنکی یہان محتج بہ ہو شاید کہ کل اہل اسلام کو مقابلہ مین اس لیئے نہین کیا کہ شاید بالفرض محال کل مین سے کوئی فرد کہین نہ کہین سے کوئی حدیث ایسی نکال لاوے تو روپیہ موعودہ انعام کے ندینی آجاوین مشتہر صاحب کو مین کہتا ہون کہ ہرگز انعام سے مت ڈرو اور دلکو بھیڑیے کے نیچے مت دو کوئی شخص اہل اسلام سے ایسی حدیث ہرگز ہرگز نہین لاسکتا اب ایک اور اشتہار اپنے سنت کے موافق کل اہل اسلام کو مقابل کر کر اُسی مضمون کا صرف حضرات حنفیہ کی جگہ حضرات اسلامیہ لکھکر جاری کردو اگر روپیہ موعودہ دینی آئی تو آپکے آگے مین دینے کا ضامن ہون ایک ایک حدیث کا سو سو روپیہ لکھدو اہل اسلام غریب ایسی حدیث کہان سے لائینگے جس مین کسیکو گفتگو ہی نہو اگر اور کسی کی ہوگی تو مشتہر صاحب خود تو بھی خواہ مخواہ کسی مین داخل ہین آپ ہی کچھ نکچھ کہدینا بس شرط وعدہ کی باطل ہوجائیگی اور اس اشتہار جاری کرنیمین آپ کی بالائی بھی حد سے زیادہ ہوگی اور آپکے معتقدین بھی آپکے سخت یقین مند ہوجائینگے اور اس حیلے سے چندہ بھی بہت سا جمع ہوجائیگا اس لیے کہ وہ مرید غریب جال مین پھنسے مکھی کی طرح عاجز ہوے ہوے جائینگے کہ مشتہر صاحب ایسے علامہ ہین کہ آپکے سوال کا کوئی اہل اسلام مین سے جواب نہین دے سکا اگر اس شرطیہ سے کوئی حدیث بچ گئی تو آگے راستہ مین نص صریح قطعی الدلالہ کا شہیر جو بیٹھا ہی وہ کیسے جانے دیگا ایک کا دار و دو

حضرت من مسلمانون مین تو کوئی دین کی بات بے کلام اور بے تحقیقانہ نہین ہان البتہ نصاری کے یہان جو انجیلان حواریین کی طرف منسوب ہین بے تحقیقانہ مطبوع ہو رہے ہین اونکا اور انکے ناقلین کا حال بھی وجہ محقق سے نہین ضبط کیا ہوا کسنے اُن سے سیکھین اور کسنے لکھین اور نہ ناقلین کے اخلاق نیک و بد منضبط ہوئے ہین جو کتاب کٹی کٹی ہوئی چھوٹی جلد بنی ہوئی جس عبارت سے ہو کسی کے سر پر یا بغل مین لی ہوئی ہو اور اسمین عیسی علیہ السلام اور اُنکی صلیب پر کھنچنے کے قصے لکھے ہوئے ہون تو بس اُس کو انجیل ہی مان لینگے حالانکہ ہر چھاپہ کا نسخہ

دوسرے نسخہ کی چھاپ سے مخالف ہوتا ہی اور کوئی کسی کو مواخذہ بھی نہین کر سکتا
اس لیئے کہ اُسکا حافظ اور ضابط کوئی نہین اور بغیر اُسکے مواخذہ بن ہی نہین سکتا اور یہان دین
اسلام مین تو حضرت کے وقت سے اب تلک حفظ اور ضبط اور اتقان اور تحقیق مالیق چلی
آتی ہی ہر بار اور ہر وقت قرآن مجید اور کتب شریفہ کے لکھنے اور چھاپنے اور خریدنے
اور بیچنے کے اور پڑھنے پڑھانے کے وقت تصحیح کلمات اور معانی اور حروف اور عبارات
کی کماحقہ چلی جاتی ہی یہان تلک کہ آیت اور حدیث مین کلام کرنے کے لیئے اور فہم مطالب کیلیئے
سیکھنا علوم آلیہ کا واجب کیئے گئے ہین پھر اہل اسلام کے فرقون کو آیت اور حدیث مین کس طرح
کلام نہوےگی اور یہ سب باتین مشتہر کے کلام مذکورہ کے فقرہ مین ہو کر زیادہ یہ بھی ہے کہ بسبب
عدم دلالت کی مراد معین پر وجوب اہل مناظرہ کے سے بھی بر خلاف ہی کما مر من قولھم
ویجب علی المناظر الخ اور یہ جو فرماتے ہین کہ (جو شخص محرمات ابدیہ جیسے مان یا بہن الخ) تخصیص
محرمات ابدیہ کی کس جہت سے ہی یہ حکم حد لگانیکا تو امام صاحب اُس شخص کے حق مین
بھی فرماتے ہین جو شخص منکوحہ غیر کو زوج کے نکاح مین ہوتے ہوئے اپنا نکاح باندھ
کر اُس سے صحبت کرے اور حالانکہ وہ عورت زوج ثانی کو محرمات ابدیہ مین سے نہین اگر
زوج اول سے کسی وجہ کے ساتھ چھوٹ جاوے تو زوج ثانی کو اُس سے نکاح اور صحبت
دونو حلال ہین اور یہی حکم ہی جو معتدہ غیر کو عقد کر کر اگر صحبت کرے یا صحبت کرے لونڈی سے نکاح
کر کے بغیر اذن مالک اپنے کے یا پانچ عورتین ایک نکاح مین لا کر یا جمع کر کے دو بہن ایک نکاح مین وغیرہ صورتون
مین پھر قید ابدیہ کی کسکو مانع اور کسکو جامع ہوے اور جو آپکا مقولہ ہی کہ (اور وہ
اُس مسئلہ مین جس کے لئے پیش کی جاوے نص صریح قطعی الدلالۃ ہو) ظاہر با ہر مخدوش
ہی اس لئے کہ نص کے لفظ کو جب ورود کی مادہ کے ساتھ استعمال کرتے ہین تو ایسا
کہتے ہین مثلاً ورد فیہ النص یا ورد النص فی ذلک اور جب نص کے لفظ کو مادہ دلالت کے
ساتھ استعمال کرتے ہین تو کہتے ہین مثلاً دل علیہ النص یا دل علی ذلک النص ورود

اور دلالت کی سوا بھی نص کو علے کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور شہر صاحب تو اُس نص کو اُس مسئلہ مین قطعی الدلالۃ بنا رہے ہین صحیح عبارت یہ ہوتے کہ لفظ مین کے جگہ لفظ پر کا ہونا یعنی وہ آیۃ اور حدیث صحیح اُس مسئلہ پر دلالت کرنہین نص صریح ہو اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ (عام مسلمانونکا ایمان اور پیغمبرون اور جبرئیل کا مساوی ہونا) یہ عبارۃ بھی خطا ہے ایک تو لفظ عام کی جگہ لفظ عوام کا چاہیے کہ لفظ عام کا جنسیت پر دال ہے اور لفظ عوام کا افراد پر دلالت کرتا ہے اور اُس محل پر جنسیت اور شمول نہین مطلوب کہ تقابل مذہب ہوتا ہے دوسرا یہ کہ عام مسلمانون کے ایمانکے ساتھ پیغمبرون اور اور جبرئیل کو مساوی بنا رہے ہین وھم لا یشعرون صحیح ایسا تھا کہ عوام مسلمانو اور پیغمبرون اور جبرئیل کے ایمانکا مساوی ہونا اور تیسری وہ خطای استعمال اور حمل کے جو مقولہ ظہر کے وقت مین گذری ہی اسمین بھی موجود ہے اور چوتھا یہ کہ اس مقولہ کو جو حرف سوال حنفیہ پر بنا رہے ہین یہ بھی خطا ہی اس لئے کہ حنفیہ اور شافعیہ کا زیادتی اور عدم زیادتی ایمان مین خالص نزاع لفظی ہے نفس تصدیق اور اقرار عوام المسلمین اور جبرئیل اور پیغمبر کو شافعیہ بھی مساوی کہتے ہین اور مع الاعمال دونون کے نزدیک گھٹتے بڑھتے ہین قال فخر الرازی وغیرہ الخلاف مبنی علی اخذ الطاعات فی مفهومہ وعدم الاخذ فعلی الاول یزید وینقص عند الکل وعلی الثانی لا یزید ولا ینقص عند الکل والحنفیۃ وغیرہ لا یمنعون الزیادۃ والنقصان باعتبار جہات ھی غیر نفس التصدیق بل یتفاوت ویتفاوۃ المؤمنون وقال الامام ابن الہمام فی المسایرۃ لاخلاف بینہما فی المعنی بل ھو آئل الی اللفظ وروی عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ انہ قال ایمانی کایمان جبریل ولا اقول مثل ایمان جبریل لان المثلیۃ تقتضی المساوات فی کل الصفات والتشبیہ لا یقتضیہ ولیس لاحد ان یسوی بین ایمان عوام الناس وایمان الملائکۃ والانبیاء بل یتفاوت کذا فی تحفۃ

الاخوان ترجمہ کہا فخر الدین رازی وغیرہ نے جلال منتفی ہے اثر لینے اور نہ لینے طاعات کے مفہوم
ایمان مین بر تقدیر اول زیادہ اور کم ہوتا ہے نزدیک سب کے اور بر تقدیر ثانی زیادہ اور
کم نہین ہوتا نزدیک سب کے اور حنفی اور غیر حنفی نہین منع کرتے ہین زیادہ اور نقصان
کو باعتبار اول جہتون کے کہ غیر نفس تصدیق ہین بلکہ اُس کے تفاوت کے باعتبار مومن کے
متفاوت ہین اور کہا ابن ہمام نے بیچ کتاب مسائرہ کے نہین خلاف ہی درمیان دونون کے
باعتبار معنی کے بلکہ وہ خلاف راجع ہی طرف لفظ کے اور روایت کیا گیا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
سے کہ تحقیق کہا اونہون نے ایمان میرا مشابہ ایمان جبرئیل کے ہی اور نہین کہتا ہون مین
کہ مثل ایمان جبرئیل کے ہی اسواسطے کہ مثلیت چاہتی ہی برابری کو سب صفتون مین
اور تشبیہ نہین چاہتی ہی اُس کو اور نہین جایز ہی واسطے کسی کے کہ برابری کرے درمیان
ایمان عوام الناس اور ایمان ملائکہ اور انبیا کے بلکہ متفاوت ہی ایسا ہی ہی بیچ کتاب
تحفۃ الاخوان کے انتہی شاید مشتہر کو واقفی واقعی اس مسئلہ کی نہ تھی بے تحقیقانہ ہی چلا
دیا ہی واللہ ولی الہدایۃ غرض یہ ہی کہ کوئی جملہ اس اشتہار کا ایسا نہین ہے کہ اُسمین
رکاکت لفظ کے اور بے ارتباطی معنے کے نہو حتی کہ اکثر جملون کا مضمون کل فرق اسلامیہ کے
معتقد کے برخلاف ہی کما عرفت بلکہ بعض جملہ صرف سوراخ روباہی کے طرح کثیر الباب
ہی جیسا کہ جملہ یا حدیث (جسکے صحت مین کسیکو کلام نہو الخ) ایسی مجمل اور گول مول عبارت
بولنے مین مشتہر صاحب کے غرض صرف نامردگی اشتہار جاری کرینگی ہے کہ کئی ایک دن
تو اُس کی غرض اور مطلب پوچھنے پوچھانے گذر جاینگے کبھی کہدونگا کہ کلام سے مراد یہ ہے
کہ اُسمین کلام بادلیل اور جرح مبین بالتفصیل نہو اور کبھی یہ بانگونگا کہ اُس مین جرح
عارف بالاسباب کے نہون اور جسکو مقابلون نے غیر عارف بالاسباب بنایا مین
عارف بالاسباب بناونگا اور بالعکس اور کبھی یہ کہونگا کہ اُسمین احتمال خلاف ناشی
از دلیل نہو اگر مقابل کہینگے کہ اسمین احتمال خلاف ناشی از دلیل نہین تو بھی مین مثل

ناقہ عشوہ کی طرح ادھر اودھر ہاتھ پاؤن مار کر کچھ نکچھ خلاف پیدا کرونگا چاہے خانگی
مصنوعی خلاف ہیچ اور اگر بے استفسار کسی نے جواب لکھدیا تو دوسری بات پکڑونگا کہ جس
مضمون کا فلانے صاحب نے جواب لکھا تہا ہماری غرض اُس کے برخلاف تھی اور ہمارا فلانہ مذہب
تہا اور ہم فلانے کی صحت مانتے ہی نہین اگر جواب حدیث سے ملا تو فقہ مین گہس جائینگے اور
اگر فقہ سے ملا تو حدیث مین گر پڑین گے مین پوچھتا ہون کہ لاہور مین کون سے بادشاہ یا نواب
کے آپ ولیعہد بن کر تخت شاہی پر بیٹھ کر انعام اور جاگیرین حدیثون سے جواب دینے
والون پر صدقہ بانٹنے لگے ہین ذرا ہوش کرکے کبھی چھوٹی بڑی سے بھی ذرا صلاح پوچھتے مت
تقاضای جوانی اور صغر سنی کی جہت سے سب خزانے بادشاہی صلون مین دے بیٹھین
اور وقت حاجت کے سختی دیکھین سبحان اللہ چھوٹی منھہ اور بڑے بول ایکا ایکی
اشتہار مشتہر صاحب باران باران پالی پر اپنے دیندار بھائیون پیچ پیچ کر اپنا گذارا
کرتے ہین اور انکو خط دام اندازی اس مضمون کی لکھتے ہین کہ اب سب دیندار بھائی ملکر
ایک عمدہ مصلحت پر اتفاق کرین کہ چندہ جمع کرکے مشتہر صاحب کے حوالہ ماہ بماہ ہوتا رہا
کرے کہ مسائل دینیہ کے تحقیق جاری رہے اور خرچ کاغذ اور سیاہی اور چھاپنے
کا بنتا جائے جب مشتہر صاحب اپنے خرچہ خانگی کے لیئے عوام نیم خوان پر دام اندازی
کر رہے ہین اور اُن سے منہہ اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر چندہ مانگ رہے ہین تو اور کسیکو
آپ سے پائی انعام کی ملیگی دُمڑی کی ہڑیا ٹکا سر منڈائی کب دے سکتے ہیں مداری جب
لوگون کو تماشے دیکھاتا ہے تو ہزار جان سے چالاکی ہاتھ پاؤن اور زبان کی کرتا ہے
اور ہر طرح کے حیلون اور مکرون سے لوگون کو یقین مند کرتا ہی مگر آخر الامر جب دمڑی
دمڑی کے مارے مرکہ اور سب کے آگے منہہ اور ہاتھ کھولتا ہے تو اُس کے سب کمالات
اور عجوبہ نمائی اندر سے جوش مار کر باہر نکل کر خاک مین مل جاتی ہے تماشہ بین رستہ
لیتے ہین اور وہ قسمت کا ہارا اور روزی کا مارا آلات فریب بازی کے جو ہمیغز کے

طرح صفائی سے سنبھالتا ہی اور جو کہین سے آدہ نلس ملجاتا ہی تو اُس کے خوشی پر ساری عمر سودا بیہودہ اور کسب حرام مین عمر گذارتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اب مین مشہر صاحب کو اخوۃ اسلامی کے بگڑوں کے جہت سے ایک عمدہ میزان حق بتاتا ہون کہ جس سے اُن کو دین اسلام پر عمل کرنیکا صاف طریق حق اور رشاہ راہ معلوم ہو جائیگا اور سرگردانوں کی طرح ہر طرف بے اعتمادی اور اعتمادی والون سے بے تحقیقا بدملتو چہتے پھرینگے اور وہ یہ کہ آپ صاحب خالی ہونگے یا تابع مذہب کے ہونگے یا لا مذہب اگر تابع مذہب کے ہین تو بھی پانچ حالت سے خالی ہونگے یا تو مجتہد مستقل ہونگے جسکو مطلق بہی کہتے ہین یا مجتہد منتسب الی المذہب ہونگے یا مجتہد فی المذہب ہونگے یا متبحر فی المذہب یا مقلد صرف جسکو عامی کہتے ہین اور ان پانچونکا اپنا اپنا درجہ ہی اور ہر ایک کیلیے ایک ایک حد مقرر ہی کہ اُس سے متجاوز ہوکر دوسری کے حد مین نہین گھس سکتا اور نہ اُس کو بغیر لیاقت اُس منصب کے گھسنا جایز ہی مولانا شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید مین فرماتے ہین کہ اعلم ان الناس فی الاخذ بھذا المذاھب الاربعۃ علی اربعۃ منازل ولکل قوم حد لا یجوز ان یتعداہ احدھا مرتبۃ المجتھد المطلق المنتسب الی صاحب مذھب من تلک المذاھب وثانیھا مرتبۃ المخرج وھو المجتھد فی المذھب وثالثھا مرتبۃ المتبحر فی المذھب وھو الذی حفظ المذھب واتقنہ وھو یفتی بما اتقن وحفظ من مذھب اصحاب صاحب المذھب ورابعھا المقلد الصرف یستفتی علما المذھب ویعمل علی فتواھم انتھی ترجمہ جان تو تحقیق آدمی بیچ پکڑنے اُن چار مذہبونکے چار مرتبہ پر ہین اور واسطے ہر قوم کے ایک حد ہی نہین جایز ہی گذرنا اُس سے پہلا مرتبہ مجتہد مطلق کا ہی جو نسبت رکھنے والا طرف کسی صاحب مذہب کے اِن مذہبون سے اور دوسرا مرتبہ مخرج کا اور وہ مجتہد فی المذہب ہے اور تیسرا مرتبہ متبحر فی المذہب کا اور وہ وہی جس نے یاد کیا مذہب کو اور مضبوط کیا اُس کو اور فتوی دیتا ہی ساتھ اُس کے جس کو مضبوط اور حفظ کیا مذہب سے اصحاب صاحب مذہب کے اور چوتھا مرتبہ مقلد صرف کا

جو فتوی لیتا ہی علماء مذہب سے اور عمل کرتا ہی اُنکے فتوی پر انتہی ان پانچون مین سے اول قسم خود
صاحب مذہب ہوتا ہی اور دوسرا اور تیسرا یعنی مجتہد منتسب اور مجتہد فی المذہب بھی اپنے اجتہاد
پر عمل کرتے ہین اقوال امام اپنے مین سے وہ دوسرے سے فتوی پوچھتے ہی نہین چوتھا جو متجر ہی اوس پر
بھی واجب ہے کہ اپنے امام کی قول صحیح یا کتاب متداول کے مسئلہ پر عمل کرے اور غیر کو بھی فتوی دیوے
فی عقد الجید من شرطه ان یکون صحیح الفهم عارفا بالعربیة واسالیب الکلام ومراتب التر
جیح متفطنا لمعانی کلامه لا یخفی علیه غالبا تقیید ما یکون مطلقا فی الظاهر و
المراد منه المقید واطلاق ما یکون مقیدا فی الظاهر والمراد منه المطلق ویجب
علیه ان لا یفتی الا باحد الوجهین اما ان یکون علی طریق صحیح یعتمد علیه الی
امامه او یکون المسئلة فی کتاب مشهور تداولته الایادی انتهی ترجمہ شرطہ
اُس متجر کے یہہ ہی کہ ہووے صحیح الفہم پہچاننے والا لغت عربی اور اسلوب کلام اور مراتب ترجیح
کو خوب سمجھنے والا اُنکی معانی کلام کو نہ پوشیدہ رہے اُس پر غالبا قید کرنا اُس کلام کا کہ ہووے
مطلق بالظاہر اور مراد اُس سے مقید ہی اور مطلق کرنا اُس کلام کا کہ ہووے مقید بیچ ظاہر کے
اور مراد اُس سے مطلق ہی اور واجب ہے اوس پر کہ نہ فتوی دیوے مگر ساتھ ایک دو وجہون سے
یا یہ کہ ہووے اوپر طریق صحیح کے کہ اعتماد کرتا ہو اُس پر اپنے امام کے طرف یا ہووے مسئلہ بیچ
کتاب مشہور متداول کے انتہی پانچوان عامی ہی وہ نہ مذہب اور نہ مذہب کے مسئلہ کو جانتا ہی بلکہ
وہ مفتی کے فتوی پر چلتا ہی مگر ہر مفتی اور ہر عالم سے نہ بلکہ اُس عالم سے پوچھے کہ جس پر اُسکا اعتماد
پورا ہو اور اُس پر اعتقاد کامل رکھتا ہو عقد الجید مین فرماتے ہین کہ ان العامی یجب علیه
تقلید العالم الذی یعتمد علی فتواه انتهی ترجمہ تحقیق عامی واجب ہے اُس پر تقلید ایسے
عالم کی جس کے فتوی پر اُسکا بھروسا ہو انتہی جب یہ پانچ جنمین ایک مجتہد مستقل مطلق صاحب مذہب
کا اور باقی تابع مذہب کے معلوم ہوئے تو اب تعریف اور شروط مجتہد کے بھی نقل کی جاوین کہ بعضے
ناواقفون کو معلوم ہو جاوے کہ مجتہد فلانے فلانے اوصاف والا ہوتا ہی اگر وہ اوصاف نہون تو

تو عاقل خالص ہوتا ہی اور اُس امر کا اس جگہ بیان اِس سبب سے ضروری ہوا کہ مین نے بہت
حمقا کو دیکھا ہی کہ وہ اُردو یا فارسی یا کچھ عربی زبان کا مطلب سمجھ لیتے ہین تو اپنے آپ کو عامی
پنے سے نکالتے ہین اور جو بعضے کتب مین اتنا ہی قدر لکھا دیکھتے ہین کہ عامی پر واجب ہے کہ مذہب
امام پر چلے اور غیر عامی پر واجب نہین کہ مذہب معین کی تقلید مین رہے تو وہ سمجھ لیتے ہین کہ ہم لوگ
جو حرف شناس ہین ہم بھی عامیون سے نکل گئے ہمپر بھی واجب نہین کہ امام معین کی تقلید کرین
اور ان بے علمون نے اُمّی اور عامی مین فرق نہین کیا اور اتنا قدر بھی نہین سوچا کہ جو حرف نا
شناس ہو اور لکھا ہوا نہ پڑھ سکے اُس کو اُمّی کہتے ہین تو یہ لوگ نیم خوان غریب دو ہوکے مین
پڑھ کر اُمّی کے مقابلہ مین ہوکر اپنے آپ کو مجتہد سمجھ بیٹھے ہین اور اِس بات سے غافل ہو رہے
ہین کہ عامی فقہا اور اہل علم کے نزدیک مقابل ہی مجتہد کا کسی قسم کا مجتہد ہو جا قسم مین سے
نہ کہ عامی مقابل ہی حرف شناس کا اور اس خیال باطل سے مغز کو خوش کرکے آیت اور حدیث
کے معنے اپنی رائی سے نکال نکال کر اُس پر غلبہ سودا سے دیوانی بن بن کر عمل کرتے ہین اور
باقی اُمتیون کو برا کہتے ہین اور بڑی اکڑ اکڑ کے بیٹھتے ہین اور شاگردون کو بھی حرف شناس
بنا بنا کر مجتہد بناتے جاتے ہین غرض یہ ہے کہ اس زمانہ مین کوئی لامذہب حرف شناس مجتہد
بننے سے خالی نہین اہل قرون ثلثہ کے جو مشہود بالخیر ہین اُنمین اتنے مجتہد کسی نے نہ دیکھے ہونگے
جتنے اب اِس قرن مین مارے مارے پھرتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا مولوی خرم علی
شفاء العلیل ترجمہ قول جمیل کے صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مطبع نظامی مین فرماتے ہین کہ مترجم کہتا ہی موافقت
حدیث صریح معروف کو مرجحات عمل سے قرار دیا ہی سو اُس عالم محقق ماہر فن الحدیث کی حق مین ہے
جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور
غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کے امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف رحمہ اللہ
اور سائر علما محققین کے تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین
جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہی شعر

تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف :. مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی انتہی اور مولانا نواب قطب الدین خانصاحب اِس عبارت کے حاشیہ مین اُسی صفحہ مین کہتے ہین کہ سچ ہے یہ بات اسی لیے کفایہ مین لکھا ہے کہ العامی اذا سمع حدیثا لیس له ان یاخذ بظاهره لجواز ان یکون مصروفا عن ظاهره او منسوخا بخلاف الفتوی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاهر الحدیث لجواز کونه مصروفا عن ظاهره او منسوخا بل علیه الرجوع الی الفقهاء اور یہ بات ظاہر ہے کہ اِس وقت کے علماء عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلہ کما لا یخفی علی العقلاء انتہی کلام المحشی نواب قطب الدین خانصاحب پانچ قسم کے لوگ معلوم ہوے تواب مجتہد کی تعریف اور شروط بھی بیان کردین کہ طلبا اور علماء وقت کے بھی اپنے آپ کو مجتہد نہ سمجھین قال فی عقد الجید المجتهد من جمع خمسة انواع من العلوم علم کتاب الله عزوجل وعلم سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم واقاویل علماء السلف من اجماعهم واختلافهم وعلم اللغة وعلم القیاس وهو طریق استنباط الحکم عن الکتاب والسنة اذا لم یجده صریحا فی الکتاب او السنة او الاجماع ویجب ان یعلم من علم الکتاب والناسخ والمنسوخ والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحکم والمتشابه والتحریم والاباحة والندب والوجوب ویعرف من السنة هذه الاشیاء ویعرف منه الصحیح والضعیف والمسند والمرسل ویعرف ترتیب السنة علی الکتاب وترتیب الکتاب علی السنة لو وجد حدیثا لا یوافق ظاهر الکتاب یهتدی الی محمله فان السنة بیان الکتاب فلا یخالفه وانما یجب علم ما ورد منها فی احکام الشرع دون ما عداها من القصص والاخبار والمواعظ وکذلك یجب ان یعرف من علم اللغة ما اتی فی الکتاب والسنة فی امور الاحکام دون الاحاطة بجمیع اللغات العرب وینبغی ان یتحر فیها بحیث یقف علی مرام کلام العرب فیما یدل علی المراد من اختلاف المحال والاحوال لان الخطاب ورد بلسان العرب فمن لم یعرفه لا یقف علی مراد

الشارع ويعرف اقاويل الصحابة والتابعين فى الاحكام ومعظم فتاوى فقهاء
الامة حتى لايقع حكمه مخالفاً لاقوالهم فيكون فيه خرق الاجماع واذا عرف من كل هذه
الانواع معظمه فهو حينئذ مجتهد واذا لم يعرف نوعا من هذه الانواع فسبيله التقليد
وان كان متبحرا فى مذهب واحد من آحاد ائمة ولايجوز له تقلد القضاء ولا الترصد
للفتيا واذا جمع هذه العلوم وكان مجانبا للاهواء والبدع متدينا بالورع محترزا
عن الكبائر غير مصر على الصغائر جاز له ان يتقلد القضاء ويتصرف فى الشرع بالاجتهاد
والفتوى ويجب على من لم يجمع هذه الشرائط التقليد فيما يعن له من الحوادث انتهى
كلام البغوى وقد صرح الرافعى والنووى وغيرهما ممن لايحصى كثرته ان المجتهد
المطلق الذي مر تعريفه على قسمين مستقل ومنتسب ويظهر من كلامهم ان المستقل
يمتاز من غيره بثلاث خصال احديها التصرف فى الاصول التى سبق الكلام عليها
لبناء مجتهداته وثانيها تتبع الايات والاحاديث والآثار لمعرفة الاحكام التى سبق
بالجواب فيها احد واختيار بعض الادلة المتعارفة على بعض وبيان الراجح من
محتملاته والتنبيه لمأخذ الاحكام من تلك الادلة والثالثة الكلام فى المسائل التى
لم يسبق بالجواب فيها احد آخذ من تلك الادلة والمنتسب من سلم اصول شيخه
واستعان بكلامه كثيرا فى تتبع الادلة والتنبيه للمأخذ وهو مع ذلك مستيقن
بالاحكام من قبل ادلتها قادر على استنباط المسائل منها قل ذلك منه او كثر
انما يشترط الامور المذكورة فى المجتهد المطلق واما الذي هو دونه فى المرتبة
فهو فى المذهب وهو مقلد لامامه فيما يظهر فيه نصه لكنه يعرف قواعد
امامه ومايبنى عليه مذهبه فاذا وقعت حادثة لم يعرف لامامه فيها
نصا اجتهد فيها على مذهبه اوخرجها من اقواله وعلى منواله ودونه فى المرتبة
مجتهد الفتيا وهو المتبحر فى مذهب امامه متمكن من ترجيح قول على آخر ووجه

من وجوہ لاصحاب علی آخر انتہی بالاختصار ترجمہ مجتہد وہ ہی جسمین اکھٹے ہون
پانچ قسم کے علم علم کلام اللہ عزوجل کا علم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علم اقوال علماء
سلف کا باعتبار اُنکے اتفاق اور اختلاف کے اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ راستہ ہے
نکالنے حکم کا قرآن اور حدیث سے جب نہ پاوے اسکو صراحۃ بیچ قرآن اور حدیث اور اجماع کے
اور واجب ہے کہ معلوم کرے علم کتاب سے ناسخ اور منسوخ کو اور مجمل اور مفصل کو اور خاص اور عام کو
اور محکم اور متشابہ کو اور حرمت اور اباحت کو اور ندب اور وجوب کو اور پہچانے حدیث سے
ان چیزون کو اور پہچانے اوس حدیث سے صحیح اور ضعیف اور مسند اور مرسل کو اور پہچانے
ترتیب حدیث کو قرآن پر اور ترتیب قرآن کو حدیث پر اگر پاوے کوئی حدیث کہ نہ موافق
ہو ظاہر قرآن کی راہ پاوے طرف اُس کے محمل کے پس تحقیق حدیث بیان ہی قرآن کا
تو نہ مخالف ہوگی اُس کے اور سوا اُس کے نہین کہ واجب ہے علم اسکا جو وارد ہوا اُس سے
بیچ احکام شرع کے نہ اُس کے ماسوا کا قصون اور نصیحتون سے اور اسی طرح واجب ہے کہ
پہچانے علم لغت سے اُس کو جو آیا ہے قرآن اور حدیث مین بیچ بیان احکام کے نہ احاطہ تمام
لغات عربکا اور چاہیے کہ ایسا متبحر ہو اُسمین کہ واقف ہو اوپر مقصود کلام عرب کے بیچ دلالت
مراد کے باعتبار اختلاف مقام اور حال کے اسواسطے کہ تحقیق خطاب وارد ہوا ہے
بیچ زبان عرب کے پس جو نہ جانے زبان عرب کو نہ واقف ہوگا مراد شارع پر اور پہچانے اقوال
صحابہ اور تابعین کے بیچ بیان احکام کے اور اکثر فتوون فقہا امت کو تاکہ نہ واقع ہوئی
حکم اُسکا مخالف اُنکے قول کے پس ہوگا بیچ اُسکے خرق اجماع اور جو وقت پہچانا ہر ایک کو ان
تمام اقسام سے اکثر کو پس وہ اب مجتہد ہے، اور جبکہ نہ پہچانے ایک قسم کو ان اقسام سے
پس طریق اُسکا تقلید ہے اگرچہ ہو متبحر بیچ ایک مذہب کے مذہبون آئمہ سے اور نہین جائز
ہی واسطے اُسکے قاضی ہونا اور نہ پیش ہونا واسطے فتوی کے اور جبکہ جمع کرے اُن علمون
کو اور سمجھنے والا ہو بدعت سے دیندار پرہیزگار محترز کبائر سے نہ اصرار کرنیوالا صغایر پر

جایز ہی واسطے اُس کے قاضی ہونا اور تصرف کرنا بیچ شرع کے ساتھ اجتہاد اور فتوی کے
اور واجب ہے اوس شخص پر جس نے نہ جمع کیا اُن شرطون کو تقلید بیچ اُس کے جو پیش آوے
اُس کو حوادث سے پورا ہوا کلام بغوی کا اور تحقیق تصریح کی امام رافعی اور نووی نے اور ہوا
اُنکے اور ون نے جو بیشمار ہین کہ تحقیق مجتہد مطلق جسکی تعریف گذری دو قسم ہے مستقل اور
منتسب اور ظاہر ہوتا ہی اُس کے کلام سے کہ تحقیق مستقل ممتاز ہی غیر اپنے سے ساتھ تین
خصلتون کے ایک اُس مین سے تصرف ہے بیچ اصول کے جنمین کلام پہلے گذرا واسطے بنا
کرنے اپنے مسائل اجتہادیہ کے اور دوسرا تتبع ہی آیات اور احادیث اور آثار کا واسطے پہچانے
احکام کے جواب نابوق کو اور اختیار کرنے بعض دلیلون مشہور کو اوپر بعض کے اور بیان
کرنے راجح کو اپنے محتملات سے اور آگاہ کرنے مآخذ احکام کو اُن دلیلون سے اور تیسرا کلام ہے
بیچ اُن مسئلون کے جنکا جواب پہلے کسی نے نہین دیا لینے والا اُن دلیلون سے اور منتسب
وہ شخص ہے جس نے تسلیم کیا قواعد اپنے شیخ کو اور مدد لی کلام سے اُس کی بہت بیچ تتبع ادلہ
اور تنبیہ مآخذ کی اور وہ باوجود اُس کے یقین کرنیوالا ہے ساتھ احکام کے دلیلون کے طرفسے
قادر ہے اوپر نکالنے مسئلون کے اُن دلیلون سے کم ہون یا زیادہ اور سوا اُسکے نہین کہ
شرط ہین یہ امور مذکورہ بیچ مجتہد مطلق کے اور اسی پر وہ جو کم اُس سے ہی مرتبے مین پس
وہ مجتہد فی المذہب ہے اور مقلد ہے اپنے امام کا جس مین کہ ظاہر ہو نص اوس امام کے لیکن
پہچانتا ہے قواعد اپنے امام کے اور اُس کو جسپر مبنی ہے مذہب اُسکا پس جبکہ واقع ہو
کوئی حادثہ کہ نہین معلوم اُس کو اپنے امام سے اُس مین کوئی نص اجتہاد کرے بیچ اُس کے
اوپر مذہب اپنے امام کے اور نکالے اُس کو اُس کے اقوال سے اُس کے طریق پر اُس سے کم مرتبے
مین مجتہد فتوی ہے اور وہ متبحر ہے اپنے امام کے مذہب مین قدرت رکھنے والا ہے ترجیح
ایک قول کی دوسرے قول پر اور کسی وجہ کے وجوہ اصحاب سے اوپر وجہ دوسری کے پورا ہوا
ساتھ اختصار کے انتہی اول کے دو قسم کے مجتہدون مین جو مستقل اور منتسب ہین

اور مذکورہ کا ہونا شرط ہے اور دوسری قسم مین شرط نہین مگر مجتہد فی المذہب کے حق مین
عقد الجید مین فرماتے ہین کہ اعلم ان الواجب علی المجتہد فی المذہب ان یحصل من
السنن والآثار ما یحترز به مخالفة للحدیث الصحیح واتفاق السلف ومن دلائل
الفقه ما یقدر به علی معرفة مآخذ اصحابه فی اقوالهم انتهی ترجمہ جان تو
کہ تحقیق واجب مجتہد فی المذہب پر یہ ہے کہ حاصل کرے سنن اور آثار سے اتنا کہ بچے ساتھ اوس کے
مخالفت حدیث صحیح اور اتفاق سلف سے اور حاصل کرے دلائل فقہ سے اتنا کہ قدرت پاوے
ساتھ اُس کے اوپر پہچاننے مآخذ اقوال اپنے اصحاب کے انتہی اور مجتہد متبحر کا حال عقد الجید کے
پہلے عبارت مین گذرا ہی اب ان چارون کو مجتہد بولا جاتا ہے اور جو اُنکے سوا ہے وہ عامی ہے
اب مشتہر صاحب کا اشتہار جو مشتمل ہے سوال مسائل عشرہ کے دلائل پر نص صریح بلکہ اشتہار ہے
انکے عامی محض ہونے پر اس لیئے کہ اگر مجتہد یا متبحر ہونیکا دعوی کرین تو وہ شرطین ہونی مشکل
ہین چنانچہ بعض اُنمین سے سُن چکے ہو اور وہ ظاہر دیکھے جاتے ہین صرف دعوی سے تسلیم نہین کیے
جاتے ہین اور جب آپ عامی ہوے تو آپ کو عامیون کے منصب پر رہنا ضروری تہا اول تو یہ لازم
تہا کہ جواب مسائل عشرہ کا اُس اہل علم سے پوچھنا تہا جس پر آپکو اعتماد کلی اور یقین پختہ ہوتا
یہ جو آپنے اندھا اشتہار جاری کیا ہے ہندوستان اور پنجاب وخراسان وغیرہ سب اہل
زمین کے حنفیون کے طرف بغیر پہچاننے نام اور نشان اور اخلاق اور اوصاف ہر واحد کے
کیسے کسی مجیب کے فتوی پر یقین لائینگے اور یہ عبارت عقد الجید کہ ہم اول لکھ چکے ہین کہ العامی
یجب علیه تقلید العالم الذی یعتمد علی فتواه انتهی اور دوسرا یہ ہے کہ عامی کو تو
حدیث اور آیت مین دخل دینا ہی نہین اس لئے کہ آیت اور حدیث مین بحث اور اُس سے
استنباط احکام کا کرنا یہ شیوہ مجتہد کا ہے پہلے شاہ ولی اللہ کے کلام ہمنے لکھے ہی کہ اُس مین
اُنہون نے فرمایا ہے کہ لکل قوم حد لا یجوز ان یتعداه لفظ لا یجوز کا عامی کو روکتا ہی
اُس سے کہ حد دوسری مین گھسے اگرچہ اپنے دعوی باطل سے کوئی اپنے آپ کو مجتہد تصور کر لیوے

مگر حدود مقررہ شرعیہ اوس کو نہین بننے دیتے بغیر وجود شروط کے اور چوتھا یہ کہ جب صاحب
اشتہار عامی ہوی تو عامی کو نص صریح ہونا آیت یا حدیث کا مسئلہ مین عمل کیلیئے کہان سے شرط ہے
بلکہ عقد الجید میں نواب فرماتے ہین کہ ان الجاهل بالكتاب والسنة لا يستطيع بنفسه
التتبع والاستنباط وكان وظيفته ان يسئل فقيها ما حكم رسول الله صلى الله عليه
وسلم في مسئلة كذا وكذا فاذا اخبر تبعه سواء كان من صريح النص او مستنبطا
منه او مقيسا على المنصوص به فكل ذلك راجع الي الرواية عنه صلى الله عليه
وسلم ولو دلالة وهذا قد اتفقت الامة على صحته قرنا بعد قرن بل الامم كلها اتفقت
على مثله في شرائعهم انتهى ترجمہ تحقیق جاہل ساتھ قرآن اور حدیث کے نہین قدرت رکھتا ہے
تتبع اور استنباط کی اور وظیفہ اوسکا یہ ہی کہ سوال کرے کسی فقیہ سے کیا حکم ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیچ ایسے ایسے مسئلہ کے پس جبکہ خبر دیوے تابع داری کرے اوس کی برابر ہے کہ ہووے
جواب مسئلے کا صریح نص سے یا اس سے مستنبط یا قیاس کیا گیا اوپر منصوص کے پس تمام یہ راجع ہے
طرف روایت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ ہو دلالتاً اور تمام تحقیق متفق ہووے امت اسکے صحت
پر قرناً بعد قرنٍ بلکہ تمام امتین متفق ہین اسکے مثل پر بیچ شریعتون اپنی کے انتہی اور عامی پر یہ ہی
لازم ہی کہ مسئلہ جب پوچھے تو مذاہب اربعہ کے علماء سے کسی عالم سے پوچھے اور اونکی تابع ہوئے
تاکہ ظاہر یہ فرقہ مین نداخل ہوجاوے یا باقی مبتدعین مین شامل نہ بن بیٹھے اسلیئے کہ مذاہب اربعہ مجمع علیہ
اہل حق کے ہین اور حضرت کے امت کا سواد اعظم یہی ہین جو کوئی اونسے نکلا وہ سواد اعظم سے نکلا فی عقد الجید
اعلم ان في الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها
مفسدة كبيرة ونحن نبين ذلك بوجوه احدها ان الامة اجتمعت ان يعتمدوا
على السلف في معرفة الشريعة لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط والنقل
لا يستقيم الا بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد في الاستنباط ان
يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج عن اقوالهم فيخرق الاجماع واذا تعين الاعتماد

على اقاويل السلف فلا بد ان يكون اقوالهم التي يعتمد عليها مروية بالاسناد الصحيح
او مدونة في كتب مشهورة تكون مخدومة بان يبين الراجح من محتملاتها و يخصص
عمومها في بعض المواضع ويقيد مطلقها في بعض المواضع ويجمع المختلف منها و يبين
علل احكامها والا لم يصح الاعتماد عليها وليس مذهب في هذه الازمنة المتاخرة
بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة وثانيها قول رسول الله صلى الله
عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم ولما ان درست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة
كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم
وثالثها ان الزمان لما طال وبعد العهد وضيعت الامانات لم يجز ان يعتمد
على اقوال علماء السوء من القضاة الجورة والمفتين التابعين لاهواءهم ولا
على قول من لا ندري هل جمع شروط الاجتهاد اولا فما ذهب اليه ابن حزم
حيث قال التقليد حرام فهو انما يتم فيمن له ضرب من الاجتهاد انتهى بالاختصار

ترجمہ جان تو کہ تحقیق بیچ عمل کے ساتھ ان چار مذہبون کے بڑی مصلحت ہی اور بیچ روگردانی
کے ان تمام سے بڑا فساد ہی اور ہم بیان کرتے ہین اوسکو ساتھ کئی وجہون کے ایک اونمین سے
یہ ہی کہ اجماع کیا امت نے کہ اعتماد کرین سلف پر معرفت شریعت مین اسواسطے کہ تحقیق شریعت
نہین پہچانی جاتی ہے مگر ساتھ نقل اور استنباط کے اور نقل نہین مستقیم ہوتی ہی مگر اسطرح
کہ لیوے ہر طبقہ اپنے پہلے سے ساتھ اتصال کے اور ضرور ہی بیچ استنباط کے پہچاننا مذہبون
متقدمین کا تا نہ نکلے اقوال سے اونکے پس خرق کرے اجماع کو اور جب معین ہو بہروسا کرنا
اقوال سلف پر پس ضرور ہے کہ ہووین اقوال اونکے جن پر بہروسا کرتا ہے روایت کیا گیا ساتھ
اسناد صحیح کے یا جمع کی گئی بیچ کتابون مشہور مروج کے ساتھ اسطرح کی کہ بیان کرے
راجح کو اوس کے محتملات سے اور خاص کرے عموم کو بعض جگہ مین اور قید کرے اوس کے
مطلق کو بعض جگہ مین اور جمع کرے اوسکی مختلف کو اور بیان کرے اوس کے علل احکام کو اور نہین

تو نہین صحیح ہے بہروسہ اُن کتابون پر اور نہین ہے کوئی مذہب اِس زمانے مین اِس صفت کے ساتھ
مگر یہ چار مذہب اور دوسری وجہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اتباع کرو سواد اعظم کا اور جبکہ
مٹ گئے سب مذہب حقہ مگر یہ چار مذہب ہوگا اتباع انکا اتباع سواد اعظم کا اور نکلنا اُس سے نکلنا ہی سواد اعظم
سے اور تیسری وجہ اُنہین سے یہ ہے کہ جب زمانہ دراز ہوا اور وقت دور ہوا اور امانتین ضایع ہونے
لگین نہین جایز ہے بہروسہ کرنا اوپر اقوال علماء سوء کے قاضیون ظالم اور مفتیون سے جو تابع ہین
اپنے خواہشون کے اور نہ اوپر قول اُس شخص کے کہ نہین جانتے ہم کہ جمع کیے ہین اُس نے شرطین
اجتہاد کی یا نہین پس مذہب ابن حزم کا کہ تقلید حرام ہے سوا اُسکے نہین کہ تمام ہوتا ہے بیچ
اُس شخص کے جس کو ایک طرح کا اجتہاد ہو پورا ہوا ساتھ اختصار کے انتہی اور محدث دہلوی
شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر سعادت مین فرماتے ہین کہ و بالجملہ مذہب حق و طریق وصول
بمنزل مقصود و ابواب درآمد خانہ دین این چار است ہر کہ راہی ازین راہ ہا و دری ازین
درہا اختیار نمودہ براہ دیگر رفت و دری دیگر گرفت عبث و بیہودہ باشد و کارخانہ عمل را
از ضبط و ربط بیرون افگند و از راہ مصلحت بیرون افتاد انتہی ترجمہ حاصل کلام مذہب
حق اور راستہ منزل مقصود کا اور دروازے داخل ہونے گھر دین کے یہ چار مذہب ہین جس
شخص نے ایک راہ ان راہون سے اور ایک دروازہ ان دروازون سے اختیار کیا اور دوسری
راہ گیا اور دوسرا دروازہ پکڑا عبث اور بیہودہ ہوا اور کارخانہ عمل کو ضبط اور ربط سے باہر ڈالا
اور راہ مصلحت سے باہر پڑا انتہی اور اوسی شرح مین دوسری جگہ مین فرماتے ہین کہ این چار تن
از اماماں دین و مقتدیان ملت اند کہ ضبط و ربط احادیث و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق
میان آنہا نمودہ اند و تفسیر و تاویل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ و غایت بذل مجہود درین باب
فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتہاد و از نصوص کتاب سنت نمودہ اند غیر مجتہد را جز اتباع
ایشان بودن چارہ و وسیلہ نہ و مشایخ طریقت و بزرگان ایشان ہم برین مذاہب بودہ اند
یا رب مگر آنہا کہ بپایہ اجتہاد رسیدہ باشند موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتہادی

نموده با سند والله اعلم انتہی ترجمہ یہہ چارتن امام دین کے اور پیشواء ملت کے ہین کہ ضبط و
ربط حدیثون اور اقوال صحابہ او سلف کو دیا ہی اور تطبیق اور توفیق اُسمین کی ہی اور تفسیر اور
تاویل اور بیان ناسخ اور منسوخ کا کرکے نہایت کوشش اس باب مین خرچ فرماکے استنباط
احکام ساتھ قیاس اور اجتہاد کے نصوص کتاب و سنت سے کیا ہی غیر مجتہد کو سوا تابعداری
اُنہون کی چارہ و راستہ نہین اور مشائخ طریقت اور بزرگ اُنکے بھی اوپر اُنہین مذہبونکے تھے ای
رب مگر وہ لوگ جو پایہ اجتہاد کو پہنچے ہون اور موافق یا مخالف اونکے اپنے واسطے اجتہاد کیا ہو والله
اعلم انتہی اور صاحب اشتہار پر بعد اُس کے یہ بھی واجب ہے کہ ایک مذہب معین پر مذاہب اربعہ مین
سے ہوکر عمل مسائل دینیہ پر کرین کہ مذہب معین پر رہنا بعد دو سوتین کے مجمع علیہ اہل سنت وجماعت کا
ہو گیا ہی اور ایک مذہب معین پر رہنا بی اجتہادی شخص کو واجب ہے چنانچہ شاہ ولی الله صاحب انصاف
فی بیان سبب الاختلاف مین فرماتے ہین کہ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ
غیر مجمعین علی التقلید لمذہب معین بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب
للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا
ہو الواجب فی ذلک الزمان وبالجملۃ فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ الله تعالی العلماء
وجمعہم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون فان قلت کیف یکون شیٔ واحد
غیر واجب فی زمان وواجبا فی زمان آخر مع ان الشرع واحد فلیس قولک لم یکن
الاقتداء بالمجتہد المستقل بعینہ واجبا ثم صار واجبا الا قول متناقضا متنہا
فنا قلت الواجب الاصلی ہو ان یکون فی الامۃ من یعرف الاحکام الفرعیۃ من
ادلتہا التفصیلیۃ اجمع علی ذلک اہل الحق ومقدمۃ الواجب واجبۃ فاذا
کان للواجب طرق کثیرۃ متعددۃ وجب تحصیل طریق من تلک الطرق من غیر
تعین واذا تعین لہ طریق واحد وجب ذلک الطریق بخصوصہ کما اذا کان
الرجل فی مخمصۃ شدیدۃ یخاف منہا الہلاک وکان لدفع مخمصۃ طرق من شراء

الطعام والتقاط الفواكه من الصحراء واصطياد ما يقوت به وجب تحصيل شيء من هذه الطرق لا على التعيين واذا وقع فی مكان ليس هناك صيد ولا فواكه وجب عليه بذل المال فی شراء الطعام وكذلك كان للسلف طرق كثيرة مختلفة فی تحصيل هذا الواجب وكان الواجب تحصيل طريق من تلك الطرق لا على التعيين ثم انسدت تلك الطرق الا طريق واحد فوجب ذلك الطريق بخصوصه وكان السلف لا يكتبون الحديث ثم صار يومنا هذا كتابة الحديث واجبة لان رواية الحديث لا سبيل لها اليوم الا معرفة هذه الكتب وكان السلف لا يشتغلون بالنحو واللغة وكان لسانهم عربيا لا يحتاجون الی هذه الفنون ثم صار يومنا هذا معرفة اللغة العربية واجبة لبعد العهد عن العرب الاول وشواهد ما نحن فيه كثير جدا وعلى هذا فينبغی ان يقاس التقليد لامام بعينه انتهی باسقاط الكثير من البين والاخير ترجمہ جانو تحقیق آدمی تھے بیچ صدی اول اور دوسری کے اجماع کرنیوالے اوپر تقلید مذہب معین کے بعینہ اور بعد صدی دوسری کے ظاہر ہوا اُن مین پکڑنا مذہب مجتہدین معینین کا اور تہوڑے تھے کہ نہ اعتماد کرتے تھے اوپر مذہب مجتہد معین کے اور بھی تہا واجب اُس زمانے مین حاصل کلام تقلید کرنا مذہب مجتہدین کا ایک بہری کہ الہام کیا اُسکو اللہ نے عالمون کو اور اکٹھہ کیا اُن کو اُس پر اِس طرح سے کہ جانین یا نہ جانین پس اگر کہو تو کیون کر ہوگا یہ کہ ایک چیز نہ واجب ہو ایک زمانے مین اور واجب ہو دوسرے زمانہ مین باوجودیکہ تحقیق شرع ایک ہے پس نہین قول تیرا نہ تھے اقتدا ساتھ مجتہد مستقل کے بعینہ واجب پھر ہو گئی واجب مگر قول متناقض متہافت کیون بہتر واجب اصل یہ ہے کہ ہووے اُمت میں وہ شخص کہ پہچانے احکام فرعیہ کو اُس کے دلایل تفصیلیہ سے اجماع کیا اُس پر اہل حق نے اور مقدمہ واجب کا واجب ہے پس جبکہ ہون واسطے واجب کے راستے بہت متعدد واجب ہے حاصل کرنا ایک راستہ کا اُن راستون سے بغیر تعیین کے اور جب متعین ہو جاوے واسطے اُس کے ایک راستہ

واجب ہوگا وہ راستہ خصوصاً جیسا کہ ایک آدمی ہووے سخت بہوکہہ مین خوف کرتا ہی اوسکے مرجانے کا اور ہون واسطے دفع بہوکہہ کے کئی راستی مانند خریدنے کہانے اور چن لینے میوون کے جنگل سے اور شکار کرنے اوس چیز کے کہ قوت بناوے اوس کو واجب ہے. حاصل کرنا ایسے چیز کا ان راستون سے بلا تعیین اور جبکہ ہووے بیچ ایسے مکان کے کہ نہین ہی وہان شکار اور میوی واجب ہے اوس پر خرچ کرنا مال کا بیچ خریدنے کہانے کے اور اسی طرح تھے واسطے سلف کے راستی بہت مختلف واسطے حاصل کرنے اوس واجب کے اور تہا وجوب حاصل کرنا ایک رستی کا ان رستون بلا تعیین پھر بند ہوگئے وہ رستے مگر ایک رستہ تو واجب ہوا حاصل کرنا اوس رستہ کا بالخصوص اور سلف نہین لکھتے تھے حدیث کو پھر ہوگیا لکھنا حدیث کا اوس زمانے مین واجب اسواسطے کہ روایت حدیث کا راستہ نہین اس زمانے مین مگر پہچاننا ان کتابونکا اور سلف نہین مشغول ہوتے تھے ساتھ نحو اور لغت کے اور تہی زبان انکی عربی نہین محتاج ہوتے تھے طرف ان فنون کے پھر ہوگیا اوس زمانے مین پہچاننا لغت عربی کا واجب بسبب بعد زمانے کے عرب اول سے اور گواہ اوس کے کہ جس کے بحث مین ہم ہین از حد بہت ہین اور اسی پر لایق ہے کہ قیاس کی جاوے تقلید امام معین کے پورا ہوا کلام ساتھ کمراونی بہت بیچ اور آخر سے انتہی

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت مین فرماتے ہین کہ قرار داد علما و مصلحت دید ایشان در آخر الزمان تعیین و تحقیق مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم درین صورت بود از اول مخیر است ہر کدام را کہ اختیار کند صورت دارد و لیکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگر رفتن بی توہم سوء ظن و تفرق و تشتت در اعمال و احوال نخواہد بود قرار داد متاخرین علما اینست وہو المختار وفیہ الخیر انتہی ترجمہ ٹھہراو علما کا اور مصلحت انکی آخر زمانے مین تعیین اور تحقیق مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط دین و دنیا کے کام کا بھی اسی صورت مین ہی پہلے سے مختار ہے جس مذہب کو چاہئے اختیار کرے مگر بعد اختیار کرنے ایک مذہب کے طرف دوسرے مذہب کے جانا بغیر توہم سوء ظن اور پراگندگی اور پریشانی اعمال اور

احوال کے ہوگا قرارداد علما متاخرین کا یہ ہی اور وہی مختار ہی اور اسی مین جزہی انتہی
اور دوسری جگہ اُسی شرح مین فرماتے ہین کہ چون وحدت وجودی در مذہب قرار یافت اکنون
تابع مجتہد برامیرسد کہ چون حدیث صحیح مخالف مذہب خود در نظرش آید مذہب را بگذارد وعمل بحدیث
کند یا نرسد درینجا اختلافی در روش پیشینیان وپسینیان رفتہ گویند کہ مقتداء حقیقی پیغمبر خدا است
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگران ہمہ تابع وے وچون بیقین معلوم شود کہ فرمودہ است در پی دیگر رفتن
معقول نبود واین طریق متقدمان است اما درین روزگار پس اینکار صورت نہ بندد چہ مجتہدان
دین احادیث وآثار را تتبع نمودہ وناسخ را از منسوخ وصحیح را از سقیم جدا ساختہ وتحقیق وتاویل
فرمودہ وتطبیق وتوفیق میان آنہا دادہ مذہبی قرار دادہ اند عوام مسلمانرا بلکہ علماء ایشانرا
درین روزگار این قوت و طاقت کجاست کہ اینکار از دست ایشان برآید ایشانرا
جز متابعت مجتہدان کردن ودر پی ایشان رفتن سبیلی نبود وچارہ نی انتہی ترجمہ جب
وحدت وجودی بیچ مذہب کے قرار پائے اب تابع کسی مجتہد کے تئین پہنچتا ہے کہ جب حدیث
صحیح مخالف اپنے مذہب کے اوسکو نظر آوے اپنے مذہب کو چھوڑ دیوے اور عمل حدیث پر کرے
یا نہین پہنچتا ہی اسمین اختلاف ہے بیچ طریقے اگلون اور پچھلونکے کہتے ہین کہ مقتدای حقیقی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین دوسرے سب تابعدار اونکے ہین اور جب بیقین معلوم ہوجاوے کہ آپنے
فرمایا ہی پہر دوسرے کے پیچھے جانا معقول نہین اور یہ راستہ اگلونکا ہی مگر اس زمانے مین یہ
کام نہین ہوسکتا کیونکہ دین کے مجتہدون نے احادیث اور آثار کا تتبع کرکے اور ناسخ کو
منسوخ سے صحیح کو سقیم سے جدا کرکے اور تحقیق اور تاویل فرماکر اور تطبیق اور توفیق اُنمین
دیکر ایک مذہب قرار دیا ہے عام مسلمانون کو بلکہ انکے عالمون کو اس زمانے مین یہ قوت اور
طاقت کہان ہے کہ یہ کام اُنکے ہاتھ سے برآوے اُونکے تئین سوا متابعت کرنے مجتہدون کے
اور اُونکے پیچھے جانیکے کوئی راستہ اور چارہ نہین انتہی اور اُسی کتاب مین فرماتے ہین کہ و
اگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد تاہم از مذہب واحد مختار روا نیست کہ دلیلش

احسن واقوی وفائده اش عام واتم واحتیاط کردن دران اکثر واوفر بود اختیار کند وبرا
رخصت ومساهلت وحیله اندوزی نرود واین طریق متاخرین است وشک نیست که این طریق
محکم تر ومضبوط تر است انتہی ترجمه اور اگر قصد پرہیزگاری اور راہ احتیاط کے چلنے کا رکھے
تو بھی ایک مذہب مختار سے جو روایت که دلیل اسکی بہتر اور قوی تر اور فائده اوس کا عام اور
تمام تر اور احتیاط اوسمین زیاده ہووے اختیار کرے اور طرف رخصت اور سہولت اور حیله
سازی کی نه جاوے اور یه طریق متاخرین کا ہے اور شک نہین ہے که یه طریق محکم اور مضبوط
زیاده ہے انتہی اور شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمة الله علیه میزان کبری مین فرماتے ہین که
فعلم ان من كان من اهل الاجتهاد لا يومر ان يتقيد بمذهب غيره فمذهبه
ما اداه اجتهاده واما من كان من العوام ولم يصل الى شهود عين الشريعة
الاولى فيجب عليه التقيد بمذهب واحد كما مر تقريره خوفا من الوقوع في
الضلال وعليه عمل الناس اليوم انتهى ترجمه پس معلوم ہوا که جو شخص صاحب
اجتہاد ہو نه امر کیا جاوے ساتھ مقید ہونے مذہب غیر کے پس مذہب اسکا اجتہاد اوسکا ہے
اور جو شخص که ہووے عوام سے اور نه پہنچا ہو درجه شہود عین شریعت اولی تک پس واجب ہے
اوس پر مقید ہونا ساتھ ایک مذہب کے جیسا گذرا بیان اسکا خوف سے اوسکے گرہی گمراہی مین
اور اسی پر ہے عمل آدمیونکا آجکے دن انتہی اور دوسری جگه اوسی کتاب مین فرماتے ہین
که فان قلت هل يجب على المحجوب عن الاطلاع على العين الاول للشريعة التقيد
بمذهب معين فالجواب يجب عليه ذلك لئلا يضل في نفسه ويضل غيره
انتهى ترجمه پس اگر کہے تو آیا واجب ہے اوپر محجوب کے جس کو اطلاع نہین اوپر پہلے ظہر
شریعت کے مقید ہونا ساتھ مذہب معین کے تو جواب یه ہے که واجب ہے اوسپر وه یعنی مقید ہونا
تا خود گمراه نہو اور دوسرے کو گمراه نه کرے انتہی اور مجتہد معین کا مقلد بنکر اوس کے مذہب
پر چلنا یہی عمل بالسنت ہے جیسا که انصاف فی سبب الاختلاف مین ہے که وبالجملة

فلما مهدوا الفقه على هذا القواعد فلم يكن مسئلة من المسائل التي تكلم فيها من قبلهم والتي وقعت في زمانهم الا وجد وافيها حديثا مرفوعا متصلا او مرسلا او مرفوعا صحيحا او حسنا صالحا للاعتبار او وجدوا اثرا من آثار الشيخين او سائر الخلفاء وقضاة الامصار وفقهاء البلدان او استنباطا من عموم ايماء او اقتضاء فيسر الله لهم العمل بالسنة على هذا الوجه انتهى ترجمہ اور حاصل کلام جبکہ آراستہ کیا انہون نے فقہ کو اوپر ان قواعد کے تو نہین ہی کوئی مسئلہ اُن مسئلون سے کہ کلام کیا گیا بیچ اُون کے اُونکی طرف سے اور اُن مسئلون سے جو واقع ہوئے اُنکے زمانے مین مگر پایا انہون نے اس مسئلہ مین کسی حدیث مرفوع متصل یا مرسل کو یا مرفوع صحیح یا حسن کو جو صلاحیت رکھے اعتبار کی پایا یا انہون نے کسی اثر کو آثار شیخین سے یا باقی خلفاء سے اور قاضیون اور فقیہون شہرون سے یا استنباط کیا کسی عموم سے ایماء یا اقتضاء پس آسان کیا اللہ تعالی نے واسطے اُنکے عمل ساتھ سنت کے اس طرح پر انتہی اور مولانا مولوی محمد اسحاق نواسے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز کے جو مولوی محمد نذیر حسین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی صدیق حسن قنوجی کے استاذ ہین ایک رسالہ کے سوال کے جواب مین مایہ مسائل مین فرماتے ہین کہ اتباع مسائل مذاہب اربعہ بدعت سیئہ نیست نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ اتباع آنہا سنت است انتہی ترجمہ تابعداری کرنا مسئلون چار مذہب کے نہ بدعت سیئہ ہی نہ حسنہ بلکہ تابعداری اونکی سنت ہی انتہی اور اُس کے بعد کے سوال کے جواب مین فرماتے ہین کہ ہرگز مقلد ایشان را بدعتی نخواہند گفت زیرا کہ تقلید ایشان تقلید حدیث شریف است باعتبار الظاہر والباطن پس متبع حدیث را بدعتی گفتن ضلال و موجب نکال است انتہی ترجمہ ہرگز ان کے مقلدون کو بدعتی نہ کہین گے اسواسطے کہ تقلید اون کی تقلید حدیث شریف کے ہی باعتبار ظاہر اور باطن کے پس متبع حدیث کو بدعتی کہنا گمراہی اور موجب عذاب ہے انتہی اور اُس کے بعد کے سوال کے جواب مین فرماتے ہین کہ بر تقدیر بدعتی گفتن مقلد ایشان را ایمان گوینده زائل شد پس آنچه بر آن مرتب بود آن ہم مثل ہباءً منثورا گردید انتہی ترجمہ اُن کے مقلدونکو

مدعی کہنے کی تقدیر پر ایمان کہنے والیکا زائل ہوا پس جو کچھہ اُس ایمان پر مرتب تہا وہ بہی
ہباءً منثوراً ہوا انتہی اور اگر مشتہر صاحب اس سوراخمین گھسنا چاہین کہ مین محدث ہون اور میرا
عمل ظاہر حدیث پر ہے تو اس سوراخمین گھسنا بھی بغیر محدث اصطلاحی ہونیکے نہین بن سکتا اسلیئے
کہ اگر آپ محدث بنتے ہین تو دو حالت سے خالی ہونگے یا محدث کامل یا ناقص اگر محدث کامل بننے
کا دعوی ہو تو محدث کامل کے وصف اور شروط تو یہ ہین جو امام محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے فرمائے ہین
جب اُنکے پاس حدیث کا طالب اور اس پر عمل کرنیکا حرص آیا تو اُنہون نے اُس کو فرمایا یا بنی
لا تدخل في امر الا بعد معرفة حدوده والوقوف علي مقاديره ترجمہ اے بیٹے میرے
مت داخل ہو کسی امر مین مگر بعد پہچاننے اُس کے حدون کے اور واقف ہونے اُس کے اندازون کے
انتہی پس کہا طالب نے عرفني يرحمك الله حدود ما قصدتك به ومقادير ما سألتك
عنه فقال له اعلم ان الرجل لا يصير محدثا كاملا في حديثه الا بعد ان يكتب
اربعا مع اربع كاربع مثل اربع في اربع عند اربع باربع علي اربع لاربع عن اربع لاربع
وكل هذه الرباعيات لا تتم الا باربع مع اربع فاذا تمت له كلها هان عليه اربع
وابتلي باربع فاذا صبر علي ذلك اكرمه الله تعالى في الدنيا باربع واثابه في الآخرة باربع
ترجمہ پہچنوا دو مجھکو رحمت کرے اللہ تمپر حدون اُس چیز کو کہ قصد کیا مین نے تمہارا بسبب
اوس کے اور مقدارون اوس چیز کو کہ پوچہا مین نے تمکو اوس سے پس کہا اوسکو جانو تحقیق آدمی
نہین ہوتا ہے محدث کامل اپنی حدیث مین مگر بعد اوس کے کہ لکھی چار کو ساتھ چار کے مشابہ چار کے
مثل چار کے بیچ چار کے نزدیک چار کے ساتھ چار کے اوپر چار کے واسطے چار کے چار سے واسطے چار کے
اور تمام یہ رباعیات نہین پوری ہوتی ہین مگر بسبب چار کے ساتھ چار کے پس جب پوری ہوجاوین
واسطے اوس کے یہ تمام آسان ہونگے اوپر اُس کے چار اور مبتلا ہوگا بیچ چار کے پس جب صبر کرے
اوس پر اکرام کریگا اُس کو اللہ تعالیٰ بیچ دنیا کے ساتھ چار کے اور ثواب دیگا اُس کو بیچ آخرت کے
ساتھ چار کے پہر کہا سائل نے بیان کر سنا دو مجھکو احوال ان رباعیات کا فقال الاربعة

التي يحتاج الى كتبها هي اخبار الرسول صلى الله عليه وسلم وشرائعه والصحابة رضي الله عنهم ومقاديرهم والتابعين واحوالهم وسائر العلماء وتواريخهم واسماء رجالهم وكناهم وامكنتهم وازمنتهم كالتحميد مع الخطب والدعاء مع التوسل والبسملة مع السورة والتكبير مع الصلوٰة مثل المسندات والمرسلات والموقوفات في صغره وفي ادراكه وفي شبابه وفي كهولته عند فراغه وعند شغله وعند فقره وعند غناه بالجبال والبحار والبلدان والبراري على الاحجار والاخزاف والجلود والاكتاف الى الوقت الذي يمكنه نقلها الى اهل الاوراق عمن هو فوقه وعمن هو مثله وعمن هو دونه وعن كتاب ابيه ان تيقن انه بخط ابيه دون غيره لوجه الله تعالى طلبا لمرضاته والعمل بما وافق كتاب الله عزوجل منها ونشرها بين طالبيها ومحبيها والتاليف في احياء ذكره بعده ثم لاتتم له هٰذه الاشياء الا باربع هي من كسب العبد اعني معرفة الكتابة واللغة والصرف والنحو مع اربع هي من اعطاء الله تعالى اعني القدرة والصحة والحرص والحفظ فاذا تمت له هٰذه الاشياء كلها هان عليه اربع الاهل والمال والولد والوطن وابتلى باربع بشماتة الاعداء وملامة الاصدقاء وطعن الجهلاء وحسد العلماء فاذا صبر على هذه المحن اكرمه الله عزوجل في الدنيا باربع بعز القناعة وبهيبة النفس وبلذة العلم وبحيوة الابد واثابه في الاخرة باربعة بالشفاعة لمن اراد من اخوانه وبظل العرش يوم لاظل الا ظله ويسقى من اراد من حوض نبيه صلى الله عليه وسلم وبمجاورة النبيين في اعلى عليين فقد اعلمتك يا بني مجملاً ما سمعت من مشايخي مفصلاً في هذا الباب فاقبل الأن الى ماقصدت اليه اودعه " ترجمہ " پس کہا وہ چار جسکی کہ احتیاج ہے لکھنے کی خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور شریعتیں اونکی اور صحابہ رضی اللہ

عنہم کے اور اعتقاد پر اُنکے اور تابعین کے اور احوال اُنکے اور باقی عالمون کے اور تواریخ اُنکی اور اسماء
رجال اُنکے اور کنیتین اُنکی اور مکان اُنکے اور زمانے اُنکے جیسے کہ تحمید ساتھ خطبون کے اور دعا ساتھ
توسل کے اور بسم اللہ ساتھ صورت کے اور تکبیر ساتھ نماز کے مانند مسندات اور مرسلات اور موقوفات
کے اُس کے لڑکپن مین اور وقت بلوغ اور جوانی اور بڑھاپے مین وقت فراغت اور شغل مین اور محتاجی
اور تونگری مین پہاڑون اور دریاؤن مین اور شہرون اور جنگلون مین پتھرون پر اور ٹھیکرون پر
اور چمڑون پر کندھیکی ہڈیون پر اُسوقت تک کہ ممکن ہووے اسکو نقل کرنا اُسکا اور فوقیت اوس شخص سے
کہ وہ فوق ہے اوس سے اور اوس سے کہ مثل اوس کے ہی اور اوس سے کہ کم ہے اوس سے اور کتاب سے اپنی
باپ کے اگر یقین ہو کہ وہ لکھی ہوئی اُسکے باپ کی ہے نہ غیر کی واسطے اللہ کے اور طلب اوس کے خوشنودی
کے اور عمل ساتھ اوسکے کہ موافق ہو ساتھ کتاب اللہ عز وجل کے اوسمین سے اور پھیلانا اُسکا درمیان
اُوس کے طالبون اور دوستون کے اور تالیف بیچ زندہ رکھنے اُس کے ذکر کے بعد اُوس کے پھر نہ پوری
ہونگی واسطے اوس کے یہ چیزین مگر ساتھ چار کے وہ کسب سے بندے کے ہین اعنی پہچاننا کتابت اور
لغت اور صرف اور نحو کا ساتھ چار کے وہ بخشش سے اللہ کے ہین اعنی قدرت اور صحت اور حرص
اور حفظ پس جبکہ پورے ہو جاوینگے واسطے اوس کے یہ سب چیزین آسان ہو جاوینگے اوس پر چار
چیزین اہل اور مال اور بچہ اور وطن اور گرفتار ہوگا بیچ چار کے ہنسی دشمنون کی اور ملامت
دوستون کے اور طعنے جاہلون کے اور حسد عالمونکا پس جبکہ صبر کیا اوپر ان محنتون کے بزرگی دیگا
اوس کو اللہ تعالے بیچ دنیا کے ساتھ چار چیزون کے ساتھ عزت قناعت اور ہیبت نفس اور لذت
علم اور حیات ابد کی اور ثواب دیگا اوسکو آخرت مین چار چیزین شفاعت اوس کی جسکا ارادہ کرے اپنے
بھائیون سے اور سایہ عرش کا جس دن کہ نہین ہے سایہ مگر سایہ اوس عرش کا اور پلاوے جسکو چاہے حوض سے اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ہمسائگی نبیونکی اعلی علیین مین پس تحقیق بتلا دیا مین نے تجھکو ای بیٹے میرے
مجملاً وہ جو سنا مین نے میرے اُستاذون سے مفصلاً اس باب مین پس اقبال کر اطرف
اُس کے جسکا قصد کیا تونے یا چھوڑ اُس کو انتہی پس شکل دیکھا سائل نے اپنے جان کا

محدثون مین داخل ہونے کو بس جیکا ہو رہا سر نیچے ڈالکر یہ کہا بخاری علیہ الرحمۃ نے وان لم تطق
حمل ہذہ المشاق کلہا فعلیک بالفقہ یمکنک تعلمہ وانت فی بیتک قار ساکن لاتحتاج الی بعد
الاسفار ووطی البلاد ورکوب البحار وہو مع ہذا ثمرۃ الحدیث ولیس ثواب الفقیہ دون
ثواب المحدث فی الآخرۃ ولا عزتہ اقل من عزۃ المحدث ترجمہ اور اگر نہ طاقت رکھے توان
تمام مشقتون کی اٹہانے کے تو لازم پکڑ فقہ کو ممکن ہے تجھکو سیکھنا اوسکا حال یہ کہ تو اپنے گھر مین ہی ساتھ
قرار اور سکون کے نہین محتاج ہی طرف دوری سفرون اور پیٹنے شہرون اور سواری دریاؤنکی اور وہ باوجود
اوس کے پھل حدیث کا ہی اور نہین ہے ثواب فقیہ کا کم ثواب سے محدث کے آخرت مین اور نہ عزت اوسکی کم ہی
عزت سے محدث کے انتہی اور سائل نے بعد اس مطلب یابی کے کہا کہ فلما سمعت ذلک نقص عزمی
فی طلب الحدیث واقبلت علی دراسۃ الفقہ وتعلمہ انتہی مختصرا ترجمہ
پس جب سنا مینے اوس کو کم ہوا قصد میرا بیچ طلب حدیث کے اور اقبال کیا مینے اوپر پڑھنے اور سیکھنے
فقہ کے انتہی مختصرا یہ حکایت قسطلانی شرح صحیح بخاری مین اپنی سند سے لکھی ہی اگر مفصلا دیکھنی
ہو تو شرح مذکور کے صفحہ ۱۰ اپر مطبع نولکشور کے نسخہ مین دیکھ لینا اور حطہ فی ذکر الصحاح الستہ کے
۳ باب ۴ فصل مین صفحہ ٦۵ نظامی مطبع کے نسخہ مین بھی موجود ہے مشہر صاحب اگر شروط امام
بخاری کی علیہ الرحمۃ پوری کر کر محدث کامل بن گئے ہین تو بیشک ہم آپکو محدث سمجھینگے اور یہ بھی جانینگے
کہ آپ دن قیامت کے جس کی شفاعت چاہینگے کر سکینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پانی پلائینگے
بلکہ حیات ابدی بھی آپکو حاصل سمجھینگے کہ موت حقیقی آپ کو عارض نہین ہو سکیگی اور بغیر پورا کرنے
شروط محدث کے تو محدث بننا مشکل ہی عجب بے انصافی ہی کہ ہمارے زمانے کے مدعی محدث بنے کے
جو زبان سے امام محمد ابن اسمٰعیل بخاری کو پیشوا کہتے ہین اور انکی اس حکایت منور سے ہدایت لیکر ہدایت
یاب نہین ہوتے بلکہ برخلاف انکے معاملے کے جو کوئی طالب العلم کہین سے دستیاب کر لیتے ہین تو اوس کے
سامنے علم فقہ اور فقہا کے مذمت بیان کرتے ہین اور جلدی سے اوس کو کچھ ترجمہ قرآن شریف اور مشکوۃ
شریف اور مشارق الانوار کا نیم خام سکھا کر محدث مفسر کامل بنا کر رفع یدین اور قراءۃ خلف الامام

اور آمین بالجہر وغیرہ مسائل خلافیہ شروع کرا دیتے ہین اور اہل علم اور فضل سے مجادلہ مکابرہ
کرنے پر مستعد کر دیتے ہین اور وہ نوخیز بیچارے بھی یہی یقین کر لیتے ہین کہ امام بخاری اور باقی
محدثین کا یہ شیوہ تہا کہ جو ہمکو استاد سکھاتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ان لوگونکے حق مین
اصول احادیث والونے خوب لکھا ہے اگر اصول احادیث کے کتابین دیکھین تو اون کو بیشک
آدمیت حاصل ہو جاوے اور جان لیوین کہ حدیث کیا چیز ہے اور فقہ کیا ہے اور اس شیوہ جاہلانہ
سے باز آجاوین حطہ کے باب ۳ کے فصل ۴ مین لایا ہے کہ قال المولی ابو الخیر ان قصاری
نظر ابناء هذا الزمان فی علم الحدیث فی مشارق الانوار فان ترفعت الی مصابیح البغوی
ظنت انها تصل الی درجة المحدثین وما ذلك الا لجهلهم بالحدیث بل لو حفظهما
عن ظهر قلب وضم الیهما من المتون مثلهما لم یکن محدثا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط
وانما الذی یعده اهل الزمان بالغا الی النهایة وینادونه محدث المحدثین
بخاری العصر من اشتغل بجامع الاصول لابن الاثیر مع حفظ علوم الحدیث لابن
الصلاح او التقریب للنووی الا انه لیس فی شئ من رتبة المحدثین وانما المحدث
من عرف الاسانید والمسانید والعلل واسماء الرجال والعالی والنازل وحفظ
مع ذلك جملة مستکثرة من المتون وسمع الکتب الستة ومسند الامام احمد بن
حنبل وسنن البیهقی ومعجم الطبرانی وضم الی هذا القدر الف جزء من الاجزاء الحدیثیة
وهذا اقل فاذا سمع ما ذکرناه وکتب الطبقات وزاد علی الشیوخ وتکلم فی العلل
والوفیات والاسانید کان فی اول درجات المحدثین ثم یزید الله سبحانه ما یشاء
هذا ما ذکره تاج الدین السبکی رحمه الله انتهی ترجمہ کہا مولی ابو الخیر نے کہ بتحقیق
منتہی نظر اس زمانے کے عالمونکی علم حدیث مین مشارق الانوار ہے پس اگر پہنچی مصابیح بغوی تک
گمان کیا انہون نے کہ پہنچ گئے درجہ محدثین تک اور نہین ہے یہ مگر بسبب انکے جہالت کے علم
حدیث سے بلکہ اگر یاد کر لیوین ان دو کتابون کو دلیر اور ملاوین ساتھ ان دونون کے

متنون سے مثل ان دونون کے نہ ہونگے محدث یہان تک کہ گھسے اونٹ چھید مین سوئی کے
اور سوائے اُس کے نہین جس کو شمار کرتے ہین اہل زمانہ پہنچنے والا نہایت تک اور پکارتے
ہین اُس کو محدث المحدثین اور بخاری وقت وہ ہے جو مشغول ہو ساتھ جامع الاصول ابن
اثیر کے ساتھ یاد کرنے علوم حدیث ابن صلاح یا تقریب نووی کے مگر تحقیق وہ کسی رتبے مین
نہین ہے، رتبہ محدثین سے سوا اوس کے نہین کہ محدث وہ شخص ہے کہ پہچانے اسانید اور مسانید
اور علل اور اسماء رجال اور عالی اور نازل کو اور یاد کرے باوجود اُس کے بہت سا کچھ
متنون سے اور سنن چھ کتابون کو اور مسند امام احمد ابن حنبل اور سنن بیہقی اور معجم طبرانی
کو اور ملاوے ساتھ اس قدر کثیر. ہزار جز اجزا حدیث سے یہ کم تر ہے لیس جبکہ سنا اوس نے
وہ جو ذکر کیا ہم نے اور لکھا طبقات اور زاید ہوا اوپر شیوخ کے اور کلام کیا بیچ علل اور وفیات
اور اسانید کے ہوگا بیچ اول درجہ محدثین کے پھر زیادہ کرے اللہ سبحانہ جتنا چاہے
پھر وہ ہے، جو ذکر کیا تاج الدین سبکی رح نے انتہی کامل محدث کے اوصاف اور شروط امام بخاری
رحمہ اللہ کے کلام مین گذرے ہین اور ناقص محدث اول درجہ والے کے شروط اور اوصاف اس
کلام خط مین مذکور ہین اور پہلے اس کتاب مین اور جگہ عبارۃ خطہ کی گذری جو نص صریح ہے
ہونے محدث کے زمانہ ہذا مین اور وہ عبارۃ یہ ہے واما فی زماننا ھذا فلا یولد فیہ
الحافظ ایضا بل المحدث الکامل بل الشیخ الفاضل بل عدم فیہ الطالب الصادق
والمبتدی الراغب ایضا انتہی اب آب بغیر فقہ کے تو اور چشمے سب خوشک ہوگئے تو
اب مہربانی فرماکر ذرہ انصاف کے آنکھون کو کھول کر محدث بننے سے اپنی آپ کو معذور
رکھین اور خلافی مسئلون مین انگشت زنیان خودنمائی کے لیے نکرین اور عوام الناس کو
راہ حق سے نہ بہکاوین کہ بغیر چندہ کے اور بھی کوئی صورت گذار کی اللہ تعالے انکو بنا دیگا
حصول رزق کے لئے کوئی اور کسب مشروع مثل زراعت یا سوداگری یا نوکری کی اختیار
کرلیوین اور اس مکر سے جان بچاوین اور دین کے آڑ مین دنیا کماوین ایسے شیوہ والون کی

شاعت حط فی ذکر الصحاح الستہ کے باب ملحقہ اور فصل مذکور میں بعد عبارۃ مذکورہ کے جو امام
سبکی کے گذرے ہیں لکھا ہے وقد ذکر التاج الدین السبکی ھذا فی وقتہ ولو رأی زماننا
ھذا الذی ذھب فیہ ماؤہ ونضب رواہ کثر جاھلوہ وقل عالموہ لقال ما قال فقد
نبتت فی ھذا الزمان فرقۃ ذات سمعۃ ورياء تدعي لانفسها علم الحديث والقرآن
والعمل بهما على العلات فی کل شان مع انها ليست في شيء من اهل العلم والعمل والعرفان لجهلها عن العلوم الآلية
التی لابد منها لطالب الحدیث فی تکمیل ھذا الشان وبعدھا من الفنون العالیۃ
التی لا مندوحۃ لسالک طریقۃ السنۃ عنها کالصرف والنحو واللغۃ والمعانی
والبیان فضلا عن کمالات اخری ولذلک تریهم یقتصرون منهما علی النقل ومبانیها
ولا یصرفون العنایۃ الی فهم السنۃ وتدبر معانیها ویظنون ان ذلک یکفیهم وهیهات
بل المقصود من الحدیث فهمہ وتدبر معانیہ دون الاقتصار علی مبانیہ فالاول
فی الحدیث السماع ثم الحفظ ثم الفهم ثم العمل ثم النشر وهؤلاء قد اکتفوا بالسماع والنشر
من دون تثبت وفهم فالحدیث فی ھذا الزمان لقرأۃ الصبیان دون اصحاب الایقان
وهم فی غفلتهم یعمهون فجل تحدیث هؤلاء الجهلۃ عن اختیار بعض المسائل المختلف
فیما بین المجتهدین والمحدثین فی باب الطاعات دون المعاملات الدائرۃ بینهم کل
یوم علی العلات وتمام اتباعهم حکایۃ خلاف اهل الاجتهاد مع اهل الحدیث الواقع
فی العبادات دون الارتفاقات وهم اکتفوا عن العمل بها بالدعاوی اللسانیۃ
وعن اتباع السنۃ بالتسویلات الشیطانیۃ ثم اعتقد وها عین الدین ورضوان
لیکونوا مع الخوالف بین المسلمین وهذہ شیمۃ کلهم امیرهم وفقیرهم وصحیحهم
وسقیمهم فقد اختبرت ایاهم مرارا فما وجدت احدا یرغب فی طریق الصالحین
او یسیر سیرۃ المؤمنین بل صادفت جملتهم منهمکین فی الدنیا الدنیۃ مستغرقین
فی زخارفها الردیۃ جامعین للجاہ والمال طامعین فیہ من دون المبالات

زبدۃ الحرام

بالحرام والحلال خلاة الاذهان عن حلاوة الاسلام قسا ة القلب بالنسبة الى المسلمين كالمردة الطغام وكيف يفلح قوم يخالف قولهم فعلهم وفعلهم قولهم يقولون عن خير البرية وهم شر البرية اذا اسئلوا عن شیٔ قالوا فيه قولا سديدا واذا قدروا على شیٔ لم يبالوا به بل نالوا منه نيلا شديدا فبالله العجب من ابن يسمون انفسهم الموحدين المخلصين وغيرهم بالمشركين المبتدعين وهم اشد الناس تعصبا وغلوا في الدين فما هذا دين ان هذا الافتنة في الارض وفساد كبير كيف ولو كان لهولاء اخلاص في القول والعمل وحرص على العلم النافع عند مجئ الاجل وخيفة من الحي القيوم وحياء من النبي المعصوم لزهدوا في وساخ الاموال ولا ستنكفوا عن الزي بزي الجهال ولا يا كلوا ابدا اموال المسلمين بالباطل ولا يكتفوا من علم الحديث على رسمه ومن العمل بالكتاب على اسمه لا يصحبوا اهل الدنيا ليلا ونهارا ولا يجعلوه تعالى للمهام مدارا ولا يتقدموا للوعظ والفتيا الا بحقها ولا يجترؤا على نصبهم للارشاد الا على وجهها كما فعل اهل الحديث من قبلهم واصحاب التوحيد في عهد فاولئك الذين يحق لهم العمل بالكتاب والسنة والتمسك بهما والدعاء اليهما وهما من النار جنة لا هولاء النفر المتباهين بدعويهم المتلبسين بالرياء والسمعة في اولهم واخرهم لا ومقلب القلوب وعلام الغيوب ان المومن الذي يخاف مقامه بين يدى الله تعالى لا يجترء ابدا مثل ذلك الاجتراء ولا يرضى سرمدا من نفسه المنصفة سيرة هولاء وقانا الله وجميع المسلمين عن صنيع هولاء الطلبة للدنيا في سرادق الدين وحفظنا وساير المتقين عن المداهنة والنفاق والوقاحة وصحبة الجاهلين انتهى ترجمہ تحقیق ذکر کیا تاج الدین سبکی نے یہ اپنے زمانے میں اور اگر دیکھتے وہ یہ زمانہ ہمارا جس میں جاتا رہا پانی اوسکا اور دور ہوئی تازگی اسکی بہت میں جاہل اوسکے اور کم ہیں عالم اسکے تو البتہ کہتے جو کچھ کہتے پس تحقیق پیدا ہوا اس زمانے میں ایک فرقہ صاحب مکر اور فریب کا دعوی کرتا ہے واسطے ذات اپنے کے علم حدیث اور قرآن کا اور عمل کا

ساتھ اون دونون کے اوپر علامات[۵۱] کے بیچ ہر حال کے باوجودیکہ کچھہ نہین ہی پاس اون کے علم اور عمل اور معرفت سے بسبب اُنکے جاہل ہونے کے علوم آلیہ سے جو ضرور ہین واسطے طالب حدیث کے بیچ کامل کرنے اُس شان کے اور دور رہنے کے اُن فنون عالیہ سے جس سے چارہ نہین ہی واسطے چلنے والی راہ سنت کے مانند صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور بیان کے قطع نظر دوسری کمالون سے اسے واسطے دیکھتا ہی تو انکو اقتصار کرتے ہین اوس سے اوپر نقل اور اُس کے الفاظ پر اور نہین صرف کرتے ہین توجہ کو طرف سمجھنے حدیث اور اُس کے معانی کے فکر کرتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ یہ کفایت کرتا ہی اُن کو اور کہان ہوسکتا ہے یہ بلکہ مقصود حدیث سے سمجھنا اُسکا اور فکر کرنا اوسکی معانی مین نہ کوتاہی کرنا اُس کے الفاظ پر پس پہلے حدیث مین سنتا ہی پھر یاد رکھنا پھر سمجھنا پھر عمل کرنا پھر پھیلانا اور اون لوگون نے اکتفا کی ہی سننے اور پھیلانی پر بغیر دلیل اور سمجھ کے پس حدیث اس زمانے مین بچون کے پڑھنے کے واسطے ہی نہ صاحبو متقین کے حال یہ کہ وہ اپنی غفلت مین حیران ہین پس بڑی محدثی اُن جاہلون کی اختیار کرنا ہی بعض مسائل کا جنمین اختلاف ہی مابین مجتہدین اور محدثین کے بیچ باب طاعات کے نہ بیچ معاملات کے جو جاری ہین درمیان اُن کے ہر روز بشہرت اور تمام اتباع اُنکا ہی حکایت خلاف اہل اجتہاد کا ساتھہ اہل حدیث کے جو واقع ہی عبادات مین نہ ارتفاقات[۵۲] مین اور اُنہون نے اکتفا کی بدلے عمل بالسنت کے زبانی دعوون پر اور بدلے اتباع سنت کے بناوٹون شیطانی پر پھر اعتقاد کیا اُنہون نے کہ یہہ عین دین ہی اور خوش ہوے کہ رہین ساتھہ پچھلون کے درمیان مسلمانون کے اور یہ خصلت اُن سب کی ہی امیر ہو یا فقیر تندرست ہو یا بیمار پس تحقیق آزمایش کی مین نے اُنکی چند بار نہ پایا مین نے کسیکو کہ رغبت رکھتا ہو طریقہ صالحین کے یا خصلت مومنین کے بلکہ پایا مین نے اُن سب کو کوشش کرنیوالا بیچ دنیا کمینے کے ڈوبا ہوا اُس کے زینتون مین جمع کرنیوالا جاہ و مال لالچی اُسکا نہ پروا رکھنے والا حرام اور حلال کا خالی ذہن حلاوت اسلام سے سخت دل بہ نسبت مسلمانون کے مانند سرکش کمینون کے اور کس طرح فلاح پاوینگے

[۵۱] علامات جمع علامت کی اور مراد اوس سے نشانیان ہین ۱۲

[۵۲] مراد ارتفاقات سے وہ تدبیرین جو نفع دیوین ۱۲

وہ لوگ جنکا قول مخالف ہی اون کے فعل کا اور فعل انکا اونکے قول کا حدیث نقل کرتے ہین بہترین
خلق سے اور حال یہ کہ وہ بدترین خلق ہین جب پوچھے جاتے ہین کسی شی سے تو جواب دیتے ہین بسبب نا
اور جب قدرت پاتے ہین اوپر کسی شی کے نہین پروا کرتے ہین اُسکی بلکہ لیتے ہین اُس مین سے بہت سا
پس بڑا تعجب ہے، کہان سے نام رکھتے ہین اپنا موحد مخلص اور غیر کا مشرک مبتدع حال یہ کہ اونکا
تعصب اور غلو دین مین زیادہ ہے اورون سے پس نہین ہے یہ دین نہین ہے یہ مگر فتنہ بیچ
زمین کے اور فساد بڑا اور کیون کر نہو یہ اگر ہوتا اِن لوگون کو اخلاص قول اور عمل مین
اور حرص اوپر علم نفع دینے والے کے وقت موت آنیکے اور خوف خدا زندہ قیوم سے اور شرم
نبی پاک سے تو ترک کرتے مال کے میلون کو اور انکار رکھتے لباس سے جاہلون کے اور نہ کہاتے
کبھی مال مسلمانونکا بطریق باطل اور نہ اکتفا کرتے علم حدیث سے اوس کے رسم پر اور علم بالکتاب سے
اوس کے اسم پر اور نہ صحبت رکھتے اہل دنیا سے رات دن اور نہ دیکھتے غیر اللہ کو مدار المہام اور نہ
پیش ہوتے واسطے وعظ اور فتوی کے مگر ساتھ حق کے اور نہ دلیری کرتے خود کے مرشد بنانے پر
مگر اُس کے طریق پر جیسا کہ کہا اونکے پہلے محدثون نے اور موحدون نے اپنے زمانے مین پس
اُنہی لوگونکا حق ہے عمل ساتھ قرآن اور حدیث کے اور تمسک ساتھ اُن دونون کے اور بلانا
طرف اُن دونون کے اور وہ دونون آگ سے ڈھال ہین نہ یہ لوگ فخر کرنیوالے مدعی متلبس ساتھ
ریا اور سمعہ کے اُنکے دنیا اور آخرت مین قسم ہے مقلب القلوب اور علام الغیوب کے تحقیق جو مومن کہ
ڈریگا کھڑی ہونے سے روبرو اللہ تعالے کے نہ دلیری کریگا کبھی مانند اُس دلیری کے اور نہ راضی
ہوگا کبھی اوسکا نفس منصف اونکے خصلتون سے بچاوے ہمکو اللہ اور تمام مسلمانون کو فعل سے
اُن کے کہ طلب کرتے ہین دنیا کو دین کے پیروی مین اور نگاہ رکھے ہمکو اور تمام پرہیزگارون کو
مداہنت اور نفاق اور بے شرمی اور جاہلونکے صحبت سے انتہی مین نے تنگی مقام کے لیئے
اکثر عبارت بیچ اور آخر سے چھوڑدی اگر کل عبارت دیکھنی منظور ہو تو ابتداء صفحہ ۶۷ تا
آخر صفحہ ۶۸ تک باب تیسرے کی فصل ۴ مین دیکھ لینا اور کل ہے قابل دیکھنے کے ہی اور جب

مشہور صاحب مجتہد بہی ہوے اور محدث بہی نہ بنے اور فرقہ ظاہریہ کے بہی مذمت اہل حق سے
اس رسالہ میں گذر چکی ہے سن رہے ہو جسکا اعادہ لاطائل تحت ہے پہر اب کیا چیز ہوئے
اتبو اور کوئی راستہ بچشم انصاف نہیں دکھاتا بغیر تقلید اور اتباع مذہب معین کے مذاہب
اربعہ میں سے اور اس اتباع میں بہی ضرور ہے کہ رعایت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کیجاوے کہ خداوند عزوجل فرماتا ہے وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا
وان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ وہ جو لائی واسطے تمہارے رسول
لیو تم اُس کو اور جس سے منع کیا تمکو اوس سے باز رہو اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو تابعداری
کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالے انتہی اب ہمپر واجب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی فرمودہ کو دیکھیں کہ آپ کس کس کے تابعداری اور پیروی کا ہمکو ارشاد فرماتے ہیں اوّل
تو خلفاء راشدین مہدیین کی تابعداری ہمپر آپنے واجب کی ہے بقولہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی اخرجہ ابوداود
والترمذی وغیرہما ترجمہ لازم پکڑو تم سنت میری اور میرے خلفای راشدین کی
روایت کیا اوس کو ابوداود وترمذی وغیرہمانے انتہی دوسری تابعداری صحابہ کرام کی
آپنے بہی ہمپر لازم کی ہے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم روی
بطرق عدیدۃ لہذا حسنہ الصغانی صاحب المشارق ترجمہ اصحاب میرے
مانند ستاروں کے ہیں جسکی اقتدا کروگے تم ہدایت پاؤگے تم روایت کیا گیا ساتھ چند
طرق کے اسواسطے تحسین کی اوس کو صغانی صاحب مشارق نے انتہی اب خلفاء راشدین یا
اور باقی صحابہ رضوان اللہ تعالی اجمعین سے کسی کے کتاب مدون یا مذہب مدون نہیں رہا
کہ ہم لاحقین کی کتابیں اور مذہب ترک کرکے صرف انکے مذاہب مدونہ کی تابع بن جاویں
اور جو بعد صحابہ کے لوگ ہیں اونکے حقمیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حدیث
میں فرماتے ہیں جو عبداللہ بن عمر سے روایت ہے قال خطبنا عمر بالجابیۃ فقال

يا ايها الناس اني قمت فيكم كمقام رسول الله صلی الله عليه وسلم فينا فقال اوصيكم
باصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب الحديث رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن صحيح ترجمہ کہا خطبہ پڑہا حضرت عمر نے بیچ جابیہ کے پس کہا ای لوگو تحقیق مین
کہڑا ہون بیچ تمہارے مانند کہڑے ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ہمارے پس کہا آپنے وصیت
کرتا ہون مین تمکو واسطی میرے اصحاب کے پہر واسطے اون کے جو پیچہے آوین اونکے پہر جو پیچہے آوین
اونکے پہر پہیلی گا جہوٹہ اخیر حدیث تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
انتہی اور اس مضمون کے ایک متفق علیہ حدیث پہلی بہی گذر چکی ہی اور اس حدیث کا بعض بہی
لذا ہی اب اس حدیث سے تابعین اور تبع تابعین صحابہ کرام کے ساتھ مشہود بالخیریت ہوئے
مگر فرق کے ساتھ نہ بالمساوات اس لئے کہ لفظ ثم کا تصریح کرتا ہے اسپر کہ اول تابعداری صحابہ
کی واجب ہے اگر اونکا مذہب مدون کسیکو نملی یا اون سے ملاقی نہوا ہو تب تابعین مین سے کسیکی
ملاقات پاوے یا مذہب مدون پاوے تو اوسپر چلے اور اگر تابعین مین سے بہی کسی سے ملاقات
یا مذہب مدون بسبب اندراس کے میسر ہو تو تب تبع تابعین کے تابعداری کرے خواہ ملاقات سے
دین سیکہے یا اون کے مذہب ون سے جو تواتر کے ساتھ اوس تک پہنچا ہو اوس سے لیوے
اب صحابہ کرام سے کسیکا مذہب مدون نہین رہا گوکہ صحابہ کے مذہب تہے مگر نہ تو مدون ہوئے
اور نہ ہم تک پہنچے اور تابعین مین سے اب بغیر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسی تابعی کا مذہب اہل
زمانہ کے ہاتھ مین نہین اگرچہ بہت تابعین کے مذہب مدون ہوئے اور انکے مذاہب پر لوگ
بہی چلنے لگے مگر کل کے کل ہی مندرس اور مفقود ہو گئے اب انکا مذہب مدون ہو کر بطریقہ تواتر
ہم تک پہنچ گیا ہی اوسکے ہوتے ہوئے تبع تابعین کے مذاہب پر چلنا راجح کو چہوڑ کر مرجوح کو پکڑنا ہی اسلئے
کہ تبع تابعین مین سے بغیر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور کسیکا
مذہب مدون اور کتاب نہین رہی امام مالک صاحب کبار تبع تابعین مین سے ہین اور امام شافعی علیہ الرحمۃ
صغار اتباع التابعین مین سے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ قرون ثلثہ مشہود بالخیریت مین سے نہین ہین

احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ من الذین لم یلقوا التابعین بل اخذ عن کبار تبع الاتباع کذا فی القسطلانی فی ذکر مشایخ البخاری فی طبقۃ الثالثۃ من مشایخہ ومثلہ فی اول تقریب التہذیب لابن حجر ترجمہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اُنمین سے ہین جنہون نے نہین پایا تابعین کو بلکہ لیا بڑی تبع تابعین سے ایسا ہی ہے بیچ قسطلانی کے بیچ ذکر مشایخ بخاری کے اونکے مشایخ کے تیسرے طبقے مین اور مثل اُس کے ہی بیچ اول کتاب تقریب التہذیب ابن حجر کی انتہی اب تابعی کا مذہب جو تواتر سے مخدوم ہوکر ہمتک پہنچا ہی چہوڑکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یا امام شافعی رحمۃ کا مذہب پکڑنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راجح کئے ہوئے مذہب کو مرجوح کرنا ہی اور آپکے مرجوح کیے ہوئے کو راجح بنانا ہی اور ایسا ہی ترجیح بلا مرجح آتی ہی اوسپر جو شخص کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا مذہب چہوڑکر امام احمد حنبل کا مذہب پکڑے اُس نے مفاد کلمہ ثم کا جو واقع ہی آپکے کلام میں نہین سوچا اور آپکا فرمودہ یہ بھی ہی کہ ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم رواہ مسلم ترجمہ تحقیق یہ علم دین ہے پس نظر کرو کہ کس سے لیتے ہو تم دین تمہارا روایت کیا اُسکو مسلم نے انتہی پس جو لوگ بعد قرون ثلثہ کے ہین چاہے کتنے ہی ہنر اور کمالات رکھین مگر مشہود بالخیریت نہین بلکہ وہ لوگ مطعون اور مجروح ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ کہ آپ انکے حق مین فرماتے ہین کہ ثم یجیئ قوم یسبق شہادۃ احدھم یمینہ ویمینہ شہادتہ ثم یفشو الکذب ترجمہ پھر آئیگی ایک قوم سبقت لی جائیگی گواہی اونکی اونکے قسم پر اور قسم اونکی اُنکے گواہی پر پھر پھیل جائیگا جھوٹھ انتہی اب جو لوگ کہ قرون ثلثہ کے بعد ہوئے ہین چنانچہ اُن ہی مین سے ہین اصحاب صحاح ستہ کی وغیرہ یہ سب لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جرح اور طعن مین داخل ہین اگر ہم اُنکو اپنے ہوائے نفس اور عقل ناقص سے قرون ثلثہ والون سے بہتر اور زیادہ معتمد علیہ دین کے باب مین سمجھین تو ہم بدعتی بنے بلکہ مخالف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے چلنے والے ہونگے اگر یہان پر کسیکے دل مین یہ خیال گذرے کہ جو کچھ اصحاب صحاح ستہ وغیرہ محدثین نے لکھا ہی

بیان

اپنے کتابون مین تو وہ بعینہ وہی دین ہے، جو لیا گیا ہے اصحاب قرون ثلثہ سے کچھ اونہون نے
اپنے پاس سے تو نہین بنا لیا کہ اوس کو ہم چھوڑ دین یا اُسکے اخذ اور عمل مین ہم بدعتی اور مخالف حضرت کے
بن گئے تو رافع اس خیال کا ظاہر باہر ہے کہ سند اخذ دین مین اصحاب قرون ثلثہ کے وہ لوگ آئے
ہین جو مشہود بالخیریہ ہین بسبب قرب زمانہ انکے کے زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سند مین
اصحاب صحاح ستہ وغیرہ متاخرین کے وہ لوگ آئے ہین جو مشہود بالخیریت نہین بسبب بُعد
زمانے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بسبب دراز ہونے سلسلہ سند کے جو بے اعتمادی
لوگ تھے سند دین ماخوذ انکے مین داخل ہو گئے اِس لیئے اُن کے چراغ مین روشنی کم ہو گئی
اور بسبب بے احتیاطی کے پچھلون نے توسع شروط کا اخذ احادیث مین کیا ہے کہ رافضی اور قدریون
اور خارجیون اور جبریون وغیرہ اہل بدع سے بھی لے کر اپنی کتابین بھر ماری ہین چنانچہ
پہلی سند مین اس بابکی رجال صحیحین پر گذر چکی ہین حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت مرحومہ سے کوئی جماعت قلیلہ بھی بالاستقلال اُنکے تابع نہین ہوئے بلکہ وہ خود تابع
مذہب کے مذاہب اربعہ مین سے رہے ہین کما مر بیانہ اور قطع نظر ان سب امور سے اگر ہم اونکے اخلاق
اور چال چلن مین خوب سوچ کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ پیش گوئی کا شق القمر کے اور
طرح موجود ہی کہ جو لوگ بعد قرون ثلثہ کے ہوئے ہین اونکے چال چلن مین اتنا احتیاط
اور رعایت امور دین مین نہ تہا جتنا قرون ثلثہ والون کی چال چلن مین صفائی اور اتباع حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ تہا چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ تنگی ظلم ظالمون
کے باعث اور حسد حاسدون اور بے دینون کے سبب سے اپنے مرنیکے لیئے بددعا فرما کر فوت ہوئے
چنانچہ خط مین ترجمہ بخاری مین ہے کہ کہا بخاری نے اللھم انہ ضاقت علی الارض بما رحبت
فاقبضنی الیک ترجمہ ای اللہ میرے تحقیق شان یہ کہ تنگ ہوئی اوپر میرے زمین
باوجود کشادگی کے پس قبض کر مجھکو طرف تیرے انتہی اور تمنی موت کے ضرر کے باعث
سے صریح ممنوع ہی اس حدیث سے جو انہون نے اپنی جامع صحیح بخاری مین انس بن

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی
احدکم الموت من ضر اصابہ الحدیث ترجمہ کہا انسؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہ آرزو کرے کوئی تمھارا موت کے بسبب پہنچنے ضرر کے آخر حدیث تک انتہی اور
دوسری حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی آپنے ہی روایت کی ہے جامع صحیح مین
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنی احدکم الموت الحدیث ترجمہ
کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تمھارا موت کے آخر
حدیث تک یہ جو انہون نے مخالفت حدیث مرفوعکی کی ہے یہ بھی نہین کہ یہ حدیث اونکو
اس بد دعا کے بعد ملی ہے بلکہ آپ بعد جامع صحیح کے جمع کرنیکی بخارا سے ہجرت فرمائے ہوئے ہین
اور قریہ خرتنگ کے متصل آپنے نفل دو رکعت ادا کرکے بعد نماز نفل کے یہ دعا مانگی اور
اُسیوقت عالم جاودانیکو سفر فرما ہوئے رحمۃ اللہ علیہ پھر یہ معاملہ آپکا کیسے صحیح ہوگا
حتی کہ امام مالکؒ اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین کہ جو شخص اپنی جان کو آپہی
مار ڈالے اُسکا جنازہ ہی نکیا جاوے بلکہ یہی قول ہے بعض حنفیہ کا اور کہتے ہین کہ قاتل
نفسہ اعظم وزرا واثما من قاتل غیرہ لانہ اساء الی اقرب الاشیاء الیہ ولانہ
لم یرض بقضاء اللہ تعالی لہ ظاہرا انتہی ترجمہ قاتل نفس کا گناہ بہت بڑا ہے
قاتل غیر سے اسواسطے کہ تحقیق اُس نے بُرائی کی ساتھ اُس کے کہ جو قریب تر ہے اوسکا اور
چیزون سے اور اسواسطے کہ تحقیق وہ راضی نہوا ساتھ حکم اللہ کے واسطے اپنے باعتبار
ظاہر کے انتہی اور قتل نفس اپنے یا غیر کا اسباب ظاہریہ کیساتھ ہو یا بد دعا کے ساتھ سبکی
علت ایک ہی ہے محققین کے نزدیک بلکہ قتل سے اپنے جان کو ہر حیلہ سے بچاوے کہ معاون
اپنے قتل کا نہ بنے چنانچہ حسب روایت کے موافق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ زہر پلانے سے
شہید کیے گئے ہین اوس مین ایسا ہے کہ جب زہر کا پیالہ ظالمون نے امام صاحب کو دیا اور یہ کہا
کہ نوش اسکو پی تب امام صاحب نے کہا مین نہین پیتا اور اپنے نفس کے ہلاکت کا معاون نہین بنتا

تو جبراً اون ظالمون نے امام صاحب کو پکڑ کے لٹا کر موٹھ مین ہر حیلہ سے زبردستی سے ڈالدیا اور آپ اُس سے شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اب ذرا سوچ کرنا چاہیے عدل تحقیقی نہ سہی مگر عدل تقدیری کے رعایت سے تو بھی عدول کرنا نچاہیے اور پہر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے شرط کی ہے کہ مین اپنے جامع مین اس اس شرط پر احادیث لاؤنگا اور یہ شرط کرکے بھی وہ ایسی احادیث لائی ہین جو اونکے شروط مقررہ پر نہین ہین اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اول دیباچہ صحیح مسلم مین بہت بدگوئی اور شناعت مبتدعین کی کئی ہے اور آخر الامر اُسی صحیح مسلم مین مبتدعین سے حدیثین روایت کرنے لگے ہین اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراز و پر اونکو جانچ لو کہ آپنے فرمایا ہے عن عمران ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم ان بعدهم قوما یشهدون ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یفون الحدیث متفق علیہ ترجمہ کہا ابن حصین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر امت میری کا زمانہ میرا ہے پہر جو بعد آئینگے پہر جو بعد اُنکے پہر ہوگی بعد اونکے ایک قوم گواہی دینگے بغیر طلب گواہی کے اور خیانت کرینگے اور نہ امانت دیئے جائینگے اور نذر کرینگے اور نہ وفا کرینگے آخر حدیث تک اتفاق کیا اس حدیث پر شیخین نے انتہی ہان البتہ شیخین اور باقی اصحاب صحاح ستہ کو اور اُنکے صحاح کو اپنے عہد کے علما یا جو اُنکے بعد ہوئے ہین اور اُنکے مدونات پر حدیث کی تصحیح اور تدوین مین فضیلت بلاریب ہے اور اِس فضیلت کا منکر ساقط ہے درجہ اعتبار سے کہ اُن لوگون نے جانفشانی کر کر اور کل ہمت خرچ کر کر یہ کتابین جمع کی ہین جزاہم اللہ عنی وعن سائر المستفیدین حطہ کے صفحہ ۸۳ پر لایا ہے کہ انه لا ریب فی تقدیم الشیخین علی ائمة عصرهما ومن بعدهما فی معرفة الصحیح والعلل انتهی ترجمہ تحقیق کچھ شک نہین بیچ مقدم کرنے بخاری اور مسلم کی اونکی وقت کے عالمون پر اور اُن کے بعد والون پر معرفت صحیح اور علل مین انتہی مگر چونکہ بعض حق ناشناسون نے اونکو اہل قرون ثلثہ پر ترجیح دینے کیا بلکہ اصحاب مذاہب اربعہ کے حق مین طعن اور تشنیع کرنا اپنا شعار

بنا رکہا ہی تو ایسے بو الفضولون کو اون کی ترجیح بلا مرجح بتانی واجب ہے، کہ ضلالت ہین نہ پڑین اور افراط تفریط سے باز آکر راہ اعتدال پر آجاوین سابقین کے فضیلت لاحقین پر ثابت کرنے سے یہ نہین ہوجاتا کہ لاحقین مین فضائل نہین مثلاً جو شخص کہ فضیلت حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قایل ہے اوپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ منکر فضیلت حضرت عمر کا نہین بن جاتا ایسا ہے جو شخص کہ حضرت عمر کو حضرت عثمان پر یا حضرت عثمان کو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہم پر یا خلفاء راشدین کو باقی صحابہ پر یا صحابہ کو باقی اولیاء اللہ امت مرحومہ پر مثلاً جو شخص کہتا کہ حضرت پیر دستگیر صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے رتبہ کو نہین پہنچ سکتے تو اس سے وہ منکر نہین پایا جاتا فضیلت حضرت پیر کا بلکہ اوس نے حق کہا ہی اور حق سمجہا ہی کہ صحابہ کو بسبب جان و مال فدا کے اوپر ذات نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ کے جو کافر دشمن اوس ذات کے تھے اور اسکا گم ہونا چاہتے تھے تو صحابہ نے اپنے جان اور مال بھگی ہمت اونکے آگے رکھدی کہ ہمارے جانین اور اموال ہلاک ہوجاوین اور یہ ذات نبویہ بچی تو اب صحابہ کے جانین حضرت کے ذات پر فدا ہو چکے ہین کافرون کے ہاتھ سے ہلاک ہووین یا نہووین اونہون نے اپنی طرف سے دیدین یہ رتبہ پچہلون کو کب ملتا ہی چاہے اون مین لاکہون کشف و کرامات ہووین اور وہ ذات نبویہ ذات حبیب اللہ کی تھے لہذا اوس پر فدا ہونیوالے بھی حبیب اور محبوب بن گئے اور یہ جو بعضی بعلم مدعی علم حدیث کے محدثین کے مقلد ہو کر اور اونکے تصحیح اور تضعیف تحسین پر بہول کر احادیث مستندہ مجتہدین اصحاب مذاہب اربعہ پر طعنہ کرتے ہین یہ بھی بسبب نا واقفی حال نفس الامری کے اون لوگون سے سرزد ہوتا ہی اس لئے کہ یہ بات واقعی ہے کہ جس شخص کے سند حدیث مین واسطے کم ہین جیسا کہ تابعی مثلاً اوس نے جو حدیث صحابہ سے لی ہے تو وہ حدیث اوس کے نزدیک بلا شبہ صحیح ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سب کے سب عدول اور ثقات اہل حق کے نزدیک ہین اب وہی حدیث اُس کے بعد والون نے مثلاً نسائی اور ابن ماجہ نے بہت واسطون سے روایت کی اور

اوس کا

اوس کے اور صحابی مروی عنہ کے بیچ مین رجال سند مین کوئی رجل مطعون اور مجروح آگیا تو بعینہ وہی حدیث
صحیح اُسکے نزدیک ضعیف بن جائیگی مگر علم والا جانتا ہے کہ یہ حدیث سند عالی والیکے نزدیک صحیح ہے اور سند سافل والیکے
یہان ضعیف اور اعتبار سند عالی کو ہی اُسکے ہوتے ہوئے سند سافل مردود ہے اور ایسا ہی بالعکس یعنے مثلاً ایک حدیث ہی کہ تابعی کے نزدیک
کسی وجہ معتبرہ سے ضعیف ٹہر گئی اور وہی حدیث بعینہ نسائی کے طریق سند مین کہ متاخرین
کی شروط مین توسع ہی اور اسی توسع کے سبب بہت سے لوگ جو پہلون کے نزدیک غیر مقبول
تھے پچھلون نے قبول کر لیے صحیح بن جائیگی تو اسکو مطلقاً صحیح نہین کہا جائیگا بلکہ صحیح باعتبار
سند سافل کے اور ضعیف باعتبار سند عالی کے اور یہ اختلاف حدیث کے صحت اور ضعف مین
اسطرح ہمعصرون مین بھی بہت واقع ہوتا ہے پس ضرور ہے حدیث پر عمل کے حریص کو حدیث کے
قبول و رد کرنیکے لیے اسبابات کو مد نظر رکھنا قال اللہ تعالیٰ فاتوا البیوت من ابوابہا
ترجمہ آؤ تم گھرون مین اُس کے دروازون سے انتہی تاکہ خبط مین نہ پڑی اور کبھی
اختلاف حدیث کے صحت اور عدم صحت مین باعتبار اختلاف طرق سند کے بھی پڑتا ہے
مثلاً ایک محدث کی سند مین سب راوی عادل اور ضابط اور ثقہ حسب خواہش اُس کے
پائی گئی تو وہ حدیث اوس کے نزدیک صحیح بن جائیگی اور دوسرے کی سند مین کوئی
شخص مجروح اور مطعون آگیا تو ضعیف ہو جائیگی مگر یہان اُس کو ضرور ہی کہ سند عالی اور
نازل مین امتیاز کر کر پھر جو کہنا ہو سو کہلی اور کبھی اختلاف حدیث کے صحت اور ضعف مین بسبب
اختلاف شروط مقررہ محدثین کے بھی پڑتا ہے مثلاً بعض نے باعتبار نہایت احتیاط کے یہ
شرط کی کہ مبتدع مطلق کے حدیث اوسکے نزدیک مردود ہے اور دوسرے نے شروط مین توسع کیا
پھر یہ ٹہرالیا کہ جو اپنے دانست مین مبتدع صادق معلوم ہو اوس سے حدیث لے لیے اور جو اپنے
تخمین مین صادق نہ جانا اُسکی حدیث نہ لی اور الزام اعتبار ہے ساتھ اعتبار کرنے معتبر کے
بن جاتا ہے اور نکرنے اُس کے نہین بنتا اسی سبب سے محدث لوگ کہتے ہین کہ حدیث کو جو صحیح
کہا جاتا ہی تو باعتبار سند مفروضہ کے صحیح کہا جاتا ہی نہ کہ نفس الامر مین وہ حدیث صحیح ہی بلکہ

شروط مفروضہ کے جہت سے صحیح بن گئے اور واقع مین واللہ اعلم صحیح ہی یا نہین اور
ایسے ضعیف کو جو ضعیف بولا جاتا ہے تو بھی اسی سبب سے کہ وہ حدیث بسبب سند مفروضہ
اور تخمین محدث کی جہت سے ضعیف ہو گئی ہے کہ نفس الامر مین ضعیف ہے قال فی جواہر
الاصول في علم احاديث الرسول اذا قيل في حديث انه صحيح فمعناه انه صح
اسناده ولا يلزم من ذلك ان يكون مقطوعا به في نفس الامر وكذا اذا قيل
انه غير صحيح فمعناه انه لم يصح اسناده على الوجه المعتبر لا انه كذب في نفس الامر
انتهى ترجمہ جب کہا جاوے کسی حدیث کے باب مین تحقیق وہ صحیح ہی تو معنی اوسکے
یہ ہین کہ صحیح ہی اسناد اوسکی اور اس سے لازم نہین آتا ہے کہ ہووے قطعی واقع
مین اور اسی طرح جب کہ کہا جاوے کہ وہ صحیح نہین ہی تو معنی اوس کے یہ ہین کہ
نہین صحیح ہے اسناد اوسکی بطریق معتبر نہ یہ کہ وہ واقع مین جھوٹھہ ہی انتہی اب شخص
بغیر واقفی ان وجوہ اختلاف حدیث کے سے صرف لفظ صحیح اور ضعیف کا سونٹا ہاتھ مین
لیکر لوگون کی رانون مین گھسیڑتا پھرتا ہے وہ موذی اندھے کی طرح رجم بالغیب کرتا ہے
آپ گمراہ بن رہا ہے اور باقی بے علمون اور ضعیف لوگون کو بھی گمراہ کرتا ہے ایسے ہی بندہ ہونکے
حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ليهدم هذا الدين جدال منافق
والله ولي الهداية ترجمہ البتہ گرادیگی اس دین کو لڑائی منافق کی ۱۲ اور اللہ مالک ہے
ہدایت کا انتہی اور اسی فرق اور امتیاز عالی اور نازل مین کرنیکے لیئے فرمایا ہے حضرت شیخ
عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان کبری کے صفحہ ۷۶ مطبوعہ مصر مین فان قيل
اذا قلتم بان ادلة مذهب الامام ابي حنيفة رضي الله عنه ليس فيها شيء
ضعيف لسلامة الرواة بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم من
الصحابة والتابعين من الجرح فما جوابكم عن قول بعض الحفاظ عن شيء من ادلة
الامام ابي حنيفة رضي الله عنه بانه ضعيف فالجواب يجب علينا حمل ذلك

جزماً على الرواة النازلين عن الامام في المسند بعد موته رضی اللہ عنہ
اورواذلك الحديث من طريق غير طريق الامام اذ كل حديث وجدناه
في مسانيد الامام الثلاثة فهو صحيح لانه لولا صحته عنده ما استدل به ولا
يقدح فيه وجود كذاب اومتهم بالكذب مثلاً في سنده النازل عن
الامام وكفانا حجة الحديث استدلال مجتهد به ثم يجب العمل علينا
به ولو لم يروبه غيره فتأمل هذه الدقيقة التي نبهتك عليها فلعلك
لاتجدها في كلام احد من المحدثين واياك ان تبادر الى تضعيف شئ
من ادلة مذهب الامام ابي حنيفة رضی اللہ عنہ بعد ان تطالع مسانيد
الثلاثة ولم تجد ذلك الحديث فيها انتهى ترجمہ پس اگر کہا جاوے
جب کہا ہمنے کہ دلیلین مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہین ہے اوسمین کوئی چیز ضعیف
اسواسطیکہ جو راوی کہ ہین مابین امام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ صحابہ اور تابعین
ہین سب سلامت ہین جرح سے پس کیا ہے جواب تمہارا اس قول سے بعض حفاظ کے کہ
بعض دلیلین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی ضعیف ہین پس جواب یہ ہے کہ واجب ہے
ہمپر حمل کرنا اوسکا قطعاً اوپر اون راویون کے جو داخل ہوئے ہین سند مین بعد وفات
امام صاحب کے یا روایت کیا اونہون نے اوس حدیث کو ایسی طریق سے جو غیر طریق امام ہے
اسواسطے کہ جو حدیث کہ پائی ہمنے تینون سندون امام مین وہ صحیح ہی اسواسطے کہ اگر
صحیح ہوتی وہ پاس اونکے تو دلیل نہ پکڑتے ساتھ اُس کے اور نہین خلل ڈالتا ہے اوسمین پایا جانا
کسی جھوٹے یا متہم بالکذب کا مثلاً اوس کے سند مین پیچھے امام کے اور کافی ہے واسطے حجت
حدیث کے استدلال کسی مجتہد کا ساتھ اوس کے پہر واجب ہے ہمپر عمل ساتھ اوس کے اگرچہ
نہ روایت کرے اس کو کوئی سواے اوس کے پس تامل کر اس باریکی مین جس پر آگاہ
کیا ہمنے تجھکو شاید کہ نہ پاویگا تو اوسکو کسی محدث کی کلام مین اور بچ اُس سے کہ جلدی

کری تو طرف ضعیف کرنے کسی شئ کے دلیلون مذہب امام سے بعد اوس کے کہ مطالعہ
کرے تو اونکے تینون سندونکا اور نہ پاوے اوس حدیث کو اون مین انتہی اور اعتماد
تصحیح اور تنقید ائمہ مجتہدین پر ہے اونکے تصحیح اور تنقید ہوتے ہوئے بعد والون کے اوسکے
سامنے بے فروغ ہے چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سفر سعادت کی شرح کی صفحہ ۱۸
پر فرماتے ہین کہ گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ابن الہمام کہ این ترتیب کہ محدثین
در صحت احادیث و تقدیم صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند تحکم است و جایز نیست در وی
تقلید زیرا کہ اصحیت ایشان نیست مگر از جہت اشتمال رواۃ بر شرطیکہ اعتبار کردہ اند
آنہا را بخاری و مسلم و شک نیست کہ اجتماع شرایط راوی از حکم کردن بخاری و مسلم
بآن جزم نتوان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آن باشد زیرا کہ تحقیق اخراج کردہ است
مسلم در کتاب خود از بسیاری رواۃ کہ سالم نیستند از جرح و ہمچنین در کتاب بخاری جماعۃ
اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان پس مدار کار در حق رواۃ بر اجتہاد علماء مجتہدین و صوابدید
ایشان باشد و ہمچنین در شروط صحت و ضعف پس جایز است کہ صحیح شود نزد ایشان
حدیثی در غیر کتابین کہ معارضہ کند ما فی الکتابین را یا راجح آید بر آن و حاصل این سخن آنست
کہ اعتماد بر تصحیح و تنقید ائمہ مجتہدین و اکابر سلف است و چون ایشان حدیثی را تلقی
بقبول کردہ اند و عمل بر آن نمودند پس انکار و اعتراض بر ایشان بتقلید علماء محدثین کہ مشہور اند
جایز نباشد و الزام ایشان بحکم این جماعۃ تحکم و مکابرہ است انتہی ترجمہ کہا محقق حنفیہ
شیخ کمال الدین ابن ہمام نے کہ یہ ترتیب جو محدثون نے بیچ صحت حدیث اور مقدم رکھنے
صحیح بخاری اور مسلم کے قرار دی ہی تحکم ہے اور جایز نہین ہے اوسمین تقلید اونکی اسواسطے
کہ اصحیت انکی نہین ہے مگر اس جہت سے کہ وہ مشتمل ہے اوپر راویون کے جنمین وہ شرطین
جنکو اعتبار کیا ہی بخاری اور مسلم نے موجود ہین اور شک نہین ہے کہ بخاری اور مسلم
کے حکم کرنے سے راوی مین اجتماع شرایط کا یقین نہین ہوسکتا کیونکہ ہوسکتا ہی کہ واقع مین

خلاف اوس کے ہو اسواسطے کہ تحقیق اخراج کیا ہے مسلم نے اپنی کتاب مین ایسے بہت
راویون سے جو بچی نہین ہین طعن سے اور ایسا ہی بخاری مین ایک جماعت ہے راویون
کی کہ کلام کیا گیا ہے اُن مین پس مدار کار راویون کے باب مین علما مجتہدین کے اجتہاد
اور صوابدید پر ہے، اور اسی طرح بیچ شرطون صحت اور ضعف کی پس جایز ہے کہ صحیح ہووے
نزدیک اُن عالمون کے کوئی حدیث بیچ غیر ان دو کتابون کے کہ مقابلہ کرے اُس حدیث
کا جو اُن دو کتابون مین ہے یا راجح آوے اوپر اوس کے اور حاصل اس بات کا یہ ہے کہ بھروسہ
اوپر تصحیح اور تنقید ائمہ مجتہدین اور اکابر سلف کے ہے اور جب وہ لوگ کسی حدیث کو
قبول کرین اور اس پر عمل کرین تو انکار اور اعتراض اُنپر ساتھ تقلید علما محدثین مشہورین
کے جایز نہووے اور الزام اُن کو ساتھ حکم اس جماعت محدثین کے تحکم اور مکابرہ ہے، انتہی
اور بھی شیخ عبدالحق رح اُسی شرح کے صفحہ ۳۳ مین فرماتے ہین کہ نزد قدما و ائمہ مجتہدین کہ گذراے
ایشان علمی وافر از حدیث و معرفۃ جرح و تعدیل و تنکیر و تعلیل و تطبیق و تاویل و ناسخ
و منسوخ بود کہ الزام ایشان بتقلید و متابعت علما متاخرین از اہل حدیث نتوان کرد و از
حیطہ ضبط و ربط احکام مجتہدین نتوان عدول کرد انتہی برطبق کلامیکہ از شیخ ابن ہمام
نقل یافت انتہی ترجمہ نزدیک اگلے امامون کے جو بڑے مجتہد تھے علم حدیث کا اور معرفت
جرح اور تعدیل اور تنکیر اور تعلیل اور تطبیق اور تاویل اور ناسخ اور منسوخ کی بہت تھے سو
الزام ان کو ساتھ تقلید اور متابعت علما متاخرین اہل حدیث کے نہین ہو سکتا ہی اور
احاطہ ضبط اور ربط احکام مجتہدین کے تجاوز نہ سکیے کرنا انتہی مطابق اوس کلام
کے شیخ ابن ہمام سے نقل پایا انتہی بلکہ ابوزرعہ جو اُستاذ ہے امام مسلم رضی اللہ عنہ کا
بھی خفا ہوا تھا امام مسلم پر بسبب لینے اوس کے احادیث مبتدعین سے اور امام مسلم نے
جواب دیا کہ یہ احادیث جو مین نے صحیح مسلم مین جمع کی ہین یہ ایک مجموعہ اپنے پاس رکھنے کو یا جو
کوئی مجھ سے لکھہ لیوے بنایا ہے نہ کہ مدار دین کا اون پر موقوف ہے بلکہ عمل مسائل

استنباطیہ مجتہدین متقدمین پر ہے فی شرح النووی وانکار ابی زرعۃ علیہ روایتہ
فیہ عن اسباط ابن نصیر وقطن ابن نصیر واحمد ابن عیسے المصری قال ابو زرعۃ
لمسلم انہ یطرق لاهل البدع علینا فیجدون السبیل بان یقولوا اذا احتج علیهم
بحدیث لیس هذا فی الصحیح قال سعید وقد قدم مسلم بعد ذلک الری فبلغنی
انہ خرج الی ابی عبد اللہ محمد ابن مسلم ابن وارہ فجفاہ وعاتبہ علی ذالک الکتاب
وقال لہ نحوما قال لہ ابو زرعۃ ان هذا یطرق لاهل البدع فاعتذر مسلم
وقال انما اخرجت هذا الحدیث من الصحیح لیکون مجموعا عندی وعند من
یکتبہ عنی انتهی مختصرا ترجمہ بیچ شرح نووی کے ہے کہ انکار کیا ابو زرعہ نے
مسلم پر اوس کے روایت کرنے مین اسباط ابن نصر اور قطن ابن نصیر اور احمد ابن عیسی
مصری سے کہا ابو زرعہ نے مسلم کو تحقیق وہ راستہ دیتا ہے اہل بدعت کو ہمپر پس پاوینگے
راستہ اس طرح پر کہ کہین گے جب حجت پکڑی جاوی گی اونپر ساتھ کسی حدیث کے یہہ
نہین ہے صحیح مین کہا سعید نے کہ تحقیق آئے مسلم بعد اوس کے شہر ری مین پس خبر پہنچی مجھکو
کہ تحقیق وہ نکلے طرف ابو عبد اللہ محمد ابن مسلم ابن دارہ کے پس جفا کیا اون پر اور عیب
بیان کیا اس کتاب مسلم کا اور کہا انکو جیسا کہ کہا تھا ابو زرعہ نے کہ تحقیق وہ راستہ دیتا ہے
اہل بدعت کو پس عذر کیا مسلم نے اور کہا سوا اسکے نہین کہ نکالا مین نے اس حدیث
کو صحیح تا ہووے مجموعہ پاس میرے اور پاس اوسکے جو لکھے مجھسے انتہی مختصرا سبحان اللہ
حق کو ہر زمان اور ہر مکان مین غلبہ ہی ہے کیسے یہ لوگ متاخر علماء حدیث کے متقدمین
علماء مجتہدین مذاہب اربعہ کے شان کو پہنچ سکتے ہین جنکے حق مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عن عبد اللہ بن بسر طوبی لمن رانی وامن بی
وطوبی لمن رای من رانی ولمن رای من رای من رانی وامن بی طوبی لهم
وحسن مآب رواه الطبرانی والحاکم وروی عبد ابن حمید عن ابی سعید

وابن عساکر عن واثلة طوبی لمن رآنی ولمن رأی من رآنی ولمن رأی من رأی من
رأی من رآنی وروی الترمذی والضیاء عن جابر بن عبد الله لا تمس النار مسلما رآنی
او رأی من رآنی وروی الطبرانی عن ابن مسعود خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث
ثم یجیء قوم لا خیر فیهم وروی ابن ماجه عن انس بن مالک عن النبی صلی الله
علیه وسلم امتی علی خمس طبقات فاربعون سنة اهل بر وتقوی ثم الذین یلونهم
الی عشرین ومائة اهل تواصل وتراحم ثم الذین یلونهم الی ستین ومائة اهل تدابر
وتقاطع ثم الهرج والمرج النجا النجا وروی ابن عساکر بلفظ کل طبقة اربعون عاما فاما طبقتی وطبقة اصحابی فاهل
علم وایمان واما الطبقة الثانیة ما بین الاربعین الی الثمانین فاهل بر وتقوی
ثم ذکر نحوه وروی الحسن بن سفیان وابن منده وابو نعیم فی الحلیة عن دارم
التمیمی الطبقة الاولی انا ومن معی اهل علم ویقین الی الاربعین والطبقة الثانیة
اهل بر وتقوی الی الثمانین والطبقة الثالثة اهل تراحم وتواصل الی العشرین
ومائة والطبقة الرابعة اهل تقاطع وتظالم الی الستین ومائة والطبقة
الخامسة اهل هرج ومرج الی المائتین ولابن عساکر مثله ترجمہ روایت کی
عبد اللہ ابن بسر نے کہ خوشی ہے واسطے اوس کے جو دیکھے مجھکو اور ایمان لاوے مجھپر اور خوشی ہے
واسطے اوس شخص کے کہ جس نے دیکھا اوس شخص کو کہ اوس نے دیکھا مجھکو اور واسطے اوس شخص کے
کہ اوس نے دیکھا اوس شخص کو جس نے دیکھا اوس شخص کو جس نے دیکھا مجھکو اور ایمان لایا
مجھ پر خوشی ہے واسطے اونکے اور اچھا ٹھکانا اور روایت کیا اوسکو طبرانی اور حاکم نے اور روایت
کی عبد اللہ بن حمید نے ابی سعید سے اور ابن عساکر نے واثلہ سے خوشی ہے واسطے اوس کے جس نے
دیکھا مجھکو اور واسطے اوس شخص کے جس نے دیکھا اوس شخص کو اوس نے دیکھا مجھکو اور واسطے
اوس شخص کے کہ اس نے دیکھا اس شخص کو جس نے دیکھا اوس شخص کو جس نے دیکھا مجھکو اور روایت کی ترمذی اور ضیا
نے جابر بن عبد اللہ سے نہ چھوئے گی آگ اوس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھکو یا دیکھا اوس کو جس نے

دیکھا مجھکو اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے اچھے آدمی میری زمانے کے ہین پہر دوسرے
کے پہر تیسرے پیچھے پہر آئینگے وہ لوگ جنمین کچھہ خیر نہین اور روایت کی ابن ماجہ نے انس بن مالک سے اور
اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ امت میری پانچ درجے پر چالیس برس تک صاحب نیکی اور تقوی
کے پہر بعد اون کے ایکسو بیس برس تک صاحب تواصل اور تراحم کے پہر بعد اوسکے ایکسو ساٹھہ برس تک
صاحب تدابر اور تقاطع کے پہر واقع ہوگا ہرج یعنی فتنہ اور مرج اور روایت کیا ابن ماجہ نے بہی ہر طبقہ چالیس برس کا ہے
پس طبقہ میرا اور میرے اصحاب کا اہل علم اور ایمان کا ہے اور طبقہ دوسرا چالیس سے لیکر اسّی تک اہل بر اور
تقوی کا ہے پہر ذکر کیا مثل اوسکے اور روایت کی حسن ابن سفیان اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے
بیچ کتاب حلیہ کے دارم تمیمی سے طبقہ پہلا مین اور جو میرے ساتھہ ہین اہل علم اور یقین ہین چالیس تک
اور طبقہ دوسرا اہل بر اور تقوی کا ہے اسی تک اور طبقہ تیسرا اہل ترحم اور تواصل کا ہے ایکسو بیس تک
اور طبقہ چوتھا اہل تقاطع اور اہل تظالم کا ایکسو ساٹھہ تک اور طبقہ پانچوان اہل ہرج اور مرج کا ہے
دوسو تک النجا النجاء انتہی اب مجتہدین مذاہب اربعہ والون کے اور اصحاب صحاح ستہ کی
تاریخ اور سند بیان کیجاوے کہ اوس سے ہر ناواقف کو ہر طبقہ کے واقفی ہوجاوے اور اس
میزان حق سے اعتباری دین اور غیر اعتباری کو جانچ لیوینگے اور ہر ایک پیچھے مثل نادان
بہولے بہٹکے کے نہ رہے اور سابق کو لاحق سے ممتاز کرکے معلوم کرلیوے السابقون
السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم ترجمہ سابق بیچ حاصل کرنے فضائل
اور کمالات کے سابق ہین بیچ جنت کے وہی لوگ نزدیک کئے گئے ہین بیچ جنت نعیم کے انتہی
ولادت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی سنہ ۸۰ اسی مین ہوئی اور وفات انکی سنہ ۱۵۰ ایکسو پچاس
مین اور عمر انکی ستّر برس کی ہوئی تھی اور ولادت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سنہ ۹۰ نوّد اور وفات
انکی سنہ ۱۷۹ھ مین اور عمر حیاتی کے انکے دنیا مین ۸۹ سنہ ہوئی تہی اور ولادت امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کی سنہ ۱۵۰ ایکسو پچاس مین اور وفات اونکی سنہ ۲۰۴ دوسو چار اور عمر حیاتی کے اونکے دنیا مین
۵۴ سنہ اور ولادت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی سنہ ۱۶۴ ایکسو چونسٹھہ مین اور وفات اونکی

سنہ ۲۴۱

سنہ ۲۴۱ دو سو اکتالیس مین اور عمر حیاتی اونکی ستتہتر یعنی سات پر ستر سال ہوئے اور سن اصحاب کتب
الحدیث کے جو مشہور اہل حدیث سے اصحاب صحاح ستہ کے ہین یہ ہے ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری
ولادت اونکی تیرہوین تاریخ مہینہ شوال سنہ ۱۹۴ ایکسو چورانوی مین ہوئی اور وفات اونکی شب عید الفطر
کو سنہ ۲۵۶ دو سو چھپن مین اور عمر اونکی سنہ ۶۲ دو پر ساٹھ برس ہوئے تھے مسلم ابن الحجاج القشیری
النیشاپوری سنہ ۲۶۱ دو سو اکسٹھ مین فوت ہوئے اور ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی سنہ ۲۷۵
دو سو پچھتر مین وفات پائی اور ابو عیسی ترمذی نے وفات پائی سنہ ۲۷۹ دو سو اناسی مین اور ابو عبد الرحمن
النسائی نے وفات پائی سنہ ۳۰۳ تین سو تین مین اور محمد ابن ماجہ الربعی نے وفات پائی سنہ ۲۷۳ دو سو تہتر
مین جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سے امام اعظم صاحب کے ولادت کا اندازہ کیا جاوے
تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات سنہ ۱۱ گیارہ ہجریہ مین ہوئی ہے تو اس حساب سے ولادت
امام کی بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک کم ستر مین واقع ہوئی تو کچھ عمر ابتدائی
کی تو امام صاحب کے طبقہ ثانیہ مین جو اہل بر او تقوی کے ہین گذرے اور کچھ طبقہ ثالثہ مین جو
اہل تراحم او تواصل کے ہین گذار کر اوسی طبقہ کے قرن کے راس پر وفات پائی اور ولادت امام
محمد ابن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت کے ایکسو چورانوی سنہ ۱۹۴ مین واقع ہوئی اور وفات
آپ کی دو سو چھپن سنہ ۲۵۶ مین تو کچھ عمر امام المحدثین بخاری کے طبقہ رابع مین جو اہل تقاطع
او تظالم کے ہین گذرے اور کچھ طبقہ خامس مین جو اہل ہرج او مرج کے ہین اون مین گذرے
اور امام مسلم عمر مین بھی چھوٹے ہین امام بخاری سے اور بواقی اہل حدیث اصحاب صحاح اربعہ بھی
امام بخاری کے طرح تقاطع او تظالم کے طبقہ والے ہین یا ہرج مرج کے طبقہ والے ہرج اور فتنہ
کو کہتے ہین اور مرج فساد کو پس اہل ہرج کی معنی اہل فتنہ او اہل مرج کے معنی اہل فساد اب کس طرح
کوئی دیندار شخص جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر چلتا ہے اور تابع سنت ہونیکا
بن رہا ہے طبقہ ثانیہ او ثالثہ والے امام اعظم کو جو ممدوح جناب سید الاولین والآخرین کا ہے
چھوڑ کر طبقہ رابع اور خامس والون محدثین کا جو جرح اور طعن حضرت کے نیچے آرہے ہین ہے؟

آپ کو مقلد اور تابع بنائیگا اور باقی مجتہدین اگرچہ امام اعظم سے عمر مین چہوٹے ہین مگر اصحاب
صحاح ستہ سے تو وہ بہت بڑے ہین اصحاب صحاح ستہ سے اونکا ہی طبقہ اولی ہے اور محدثین مشہورین
سے تابع ہونمین ترجیح رکھتے ہین یہی سبب تہا کہ محدثین اصحاب صحاح ستہ کے تابع مذہب کے مذاہب
اربعہ مین سے رہے ہین مگر ترجمہ خوانون کو یہ رسائی کہان حاصل ہے بیت تہیدستان قسمت
راچہ سود از رہبر کامل :: کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را :: اب دو امر اور بہی ہر عدیم
کے راغب اور رفقہ کے تابع کو یاد رکھنے ضروری ہین اول یہ کہ اولیاء اللہ کو بہت احکام کشف صحیح سے
بہی معلوم ہوجاتے ہین اور وہ لوگ حق کو ناحق سے بسبب نور باطن کے معلوم کرکے عمل کرتے ہین
اور دوسرون سے بہی کرواتے ہین اور دوسرا یہ کہ مجتہدین اصحاب مذاہب اربعہ کے اولیاء اللہ
بلکہ اوتاد الارض تہے اور وارث النبی علی التحقیق تہے اب ثبوت امر اول کا ہم صراط مستقیم سے جس
مین مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی عبد الحی صاحب دو خلیفہ سید احمد صاحب نے انکے
ملفوظات مسموعہ کو جمع کیا ہے قطع نظر اور کتابون سے کرکر صرف اسی صراط مستقیم سے ہم ثابت
کر دکہاتے ہین کہ مخالف کو بہی تسلی خوب ہوجاوے اور انشاء اللہ جل شانہ کے ہدایت سے راہ راست پر
آجاوے صراط مستقیم مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۳۸ سے تا صفحہ ۳۹ بلکہ صفحہ ۴۰ تک فرماتے ہین کہ بر اہل ذکا
و فطانت و ارباب تحدس و کیاست کہ بلطافت ذہن و صفائی قریحہ بمغز این کلام و خلاصہ
انجام رسیدہ باشد پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق متوجہ مقلد انبیاء می باشد و متوجہ محقق
در شرایع پس اگر صدیق ذکی القلب است رضا و کراہیت حضرت حق جل و علا در افعال و اقوال
و صحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیہ و مذمومیہ در اخلاق و ملکات شخصیہ و صلاح و
فساد و نظام واجب الحفظ در وقایع و معاملات جزئیہ بنور جبلی خود در یافت می نماید
مثلاً بشہادت قلب خود می داند کہ فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی حق است
یا نہ و فلان عقیدہ خاصہ حق است یا باطل و فلان خلق محمود است یا مذموم و فلان
معاملہ خاصہ کہ فیما بین اہل منزل یا اہل مدینہ منعقد شدہ یا فلان رسم مخصوص کہ در فلان

قوم ترویج یافته است موافق نظام اتم است یا مخالف آن پس احکام این امور مذکوره او را
بدو وجه معلوم میشوند یکی بشهادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج آنها در کلیات
شرع عموماً و علمیکه بوجه اول حاصل شده است تحقیقی است و ثانی تقلیدی الی ان قال
پس علوم کلیه شرعیه او را بدو واسطه میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیهم الصلوٰة
والسلام مثلاً بشهادت قلب خود میداند که هر فعلیکه چنین و چنان باشد و مترتب بر فلان
چیز و مثمر فلان ثمره پس آن فعل مرضی حق است یا غیر مرضی و هر عقیده که متعلق بفلان
حقائق باشد یا حاکی از فلان صفات و اسماء الهیه یا دال بر فلان وقایع و از فلان
طریق حاصل پس آن عقیده حق است و در تربیت نوع انسان معاشاً یا معاداً دخلی میدارد
و هر عقیده که متعلق بفلان حقایق است یا بفلان اسماء و صفات یا بفلان وقایع
یا ماخوذ از فلان طریق پس آن عقیده باطل است یہانتک کہ یہ بھی فرمایا ہے او نیز طریق
اخذ ان هم شعبه ایست از شعب وحی که آنرا در عرف شرع نفث فی الروع تعبیر می فرمایند
و بعضی اہل کمال آنرا بوحی باطنی می نامند الی ان قال و بسبب همین اجتبا و اصطفا رضاء
حق در رضای ایشان مندرج شده و اتباع حق در اتباع ایشان منحصر گردیده و سخط حق با سخط
ایشان تلازمی و تلاحقی پیدا کرده انتہی ترجمہ او پر اہل ذکاوت اور فطانت اور ارباب
حدس اور کیاست کے جو ساتھ لطافت ذہن اور صفاء طبیعت مغز اس کلام اور خلاصہ مقام
کو پہنچے ہوں چھپا نہ ہیگا کہ صدیق ایک وجہ سے مقلد انبیاء کا ہوتا ہے اور ایک وجہ سے
محقق بیچ احکام شریعت کے پس اگر صدیق ہوشیار دل ہے رضاء اور نہ رضاء حضرت
حق جل و علا کے بیچ اقوال اور افعال کے اور صحت اور بطلان بیچ عقائد خاصہ کے اور محمودیت
اور مذمومیت بیچ اخلاق اور ملکات شخصیہ کے اور صلاح اور فساد اور نظام واجب الحفظ
بیچ وقایع اور معاملات جزئیہ کے ساتھ نور ذاتی اپنے کے دریافت کرتا ہے مثلاً اپنے دل کی
گواہی سے جانتا ہے کہ فلانہ قول خاص یا فعل خاص پسندیدہ حق ہے یا نہیں اور فلانا

عقیدہ خاص حق یا باطل اور فلانا خلق اچھا ہے یا برا اور فلانا معاملہ خاص جو گہر کے لوگون
مین یا شہر کے منعقد ہوا ہے یا فلانی رسم خاص بیچ فلانی قوم کے رواج پائی ہے موافق
نظام کے ہے یا مخالف اوس کے پس احکام ان امور مذکورہ کے اس کو دو طرح سے معلوم ہوتے
ہین ایک اپنی دل کی گواہی سے خصوصاً اور دوسرے بسبب داخل ہونے اون امور کے کلیات شرعیہ مین
عموماً اور جو علم بطریق اول حاصل ہوا ہے تحقیقی ہے اور دوسرا تقلیدی ہے پس علوم کلیہ شرع کے اوس کو
دو واسطے سے پہنچتی ہین نور ذاتی کے واسطے سے اور انبیا علیہم السلام کی واسطے مثلاً اپنے دل کے گواہی کے
ساتھ جانتا ہے کہ جو فعل ایسا ویسا ہوگا اور مترتب اوپر فلانی چیز کے اور مفید فلانے فائدہ
کا پس وہ فعل پسندیدہ حق ہے یا نہین اور جو عقیدہ کہ متعلق ساتھ فلانے حقایق کے ہے یا بیان
کرنے والا فلانی صفات اسماء الٰہیہ سے یا دلالت کرنیوالا اوپر فلانے وقایع کے اور فلانے
طریق سے حاصل ہے پس وہ عقیدہ حق ہے اور بیچ ترتیب نوع انسان کے باعتبار معاش اور معاد
کے کس طرح کا دخل رکھتا ہے اور جو عقیدہ کہ متعلق ساتھ فلانے حقایق کے یا ساتھ فلانی اسماء
یا صفات کے یا ساتھ فلانے وقایع کے یا ماخوذ فلانی طریق سے وہ عقیدہ باطل ہے اور یہی
طریق اونکے اخذ کا ایک شاخ ہے شاخون وحی سے کہ اوس کے تئین عرف شرع مین ساتھ نفث
فی روعہ کے تعبیر فرماتے ہین اور بعض اہل کمال اوسکا وحی باطنی نام رکھتے ہین اور بسبب اسی برگزیدگی
اور مقبولیت کے رضاء اللہ کے انکی رضا مین مندرج ہوئی اور اتباع حق کا اونکے اتباع مین منحصر ہوا
اور غضب حق کا ساتھ اونکے غضب کے لازم ہوا انتہی مین نے بہت عبارت صفحات مذکورہ
کی چہوڑ چہوڑ کر لکھی ہے کہ سامع خاطر ملول نہو اگر کسیکو زیادہ تسلی کرنی ہو تو اون صفحون کو
بخوبی ملاحظہ کر لیوے اور یہ حال اولیاء صدیقین کا انہون نے افادہ ۲ دوسری مین بیان
کیا ہے اور جو اولیاء اللہ اون سے اعلیٰ درجہ والے ہین انکے احوال افادہ تیسرے مین بیان
فرماتے ہین کہ اعلیٰ وارفع از مقام مقام نیابت عن اللہ است انتہی ترجمہ بلند تر اور رفیع تر
اس مقام سے مقام نیابت عن اللہ تعالیٰ ہے انتہی اور اس سے اوپر دو مقام اعلیٰ ولیون مین اور ہین

مگر اون کو افادہ چوتھا اور افادہ پانچواں مین بیان کیا ہے اور اون افادون پر بھی ذرا نظر کر
لینا کہ تسلی پوری ہو جاوے اور جس افادہ کی مین نے عبارۃ نقل کی ہے اوسمین تو اولیا صدیقین
کے لیئے عصمت اور وحی باطنی بھی ثابت کی ہے اور اسی افادہ ۲ دوسرے مین صفحہ ۴۷ پر سطر
تیسری سے شروع فرماتے ہین کہ بدانکہ اثبات وحی باطنی و حکمت و وجاہت و عصمت مر غیر انبیاء را
مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت است چہ بسیار ازین امور در احادیث رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم در مناقب صحابہ کرام منقول است چنانچہ بر ماہرہ اہل حدیث پوشیدہ نیست
واگر خوف ملال بسبب تطویل کلام نمی شد پارہ ازان احادیث درینمقام ذکر کردہ می شد انتہی
ترجمہ جانے تو کہ ثابت کرنا وحی باطنی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت کا واسطے غیر انبیاء
کے مخالف سنت اور جنس پیدا کرنے بدعت سے ہے کسواسطے کہ بہت ایسے امور بیچ حدیثون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب مین صحابہ کرام کے منقول ہین جیسا کہ حدیث کے
ماہرون پر پوشیدہ نہین ہے اور اگر خوف ملال کا بسبب دراز ہونے کلام کے نہ ہوتا تو تھوڑا
سا ان حدیثون سے اس مقام مین ذکر کیا جاتا انتہی جب اولیاء اللہ کو وحی باطنی اور عصمت
حاصل ہو گئی پہر اونکے کلام مین تصحیح اور تضعیف حدیث اور استنباط مسائل وغیرہ مین کسکو
مجال اور مقال ہے کہ گناہ اور خطا سے معصوم ہین اور صدیقون سے نیچے کے درجے
والے جو اولیاء اللہ ہین جنکا درجہ ولایت مین سب سے نیچے ہے اونکا حال افادہ اول مین بیان
فرماتے ہین کہ پس کسانیکہ در بدو فطرت ذکی القلب مخلوق اند چون عنایت ازلیہ ایشانرا
باین مقام میرساند و بوساطت تاثیرات غیبیہ مشرف میسازد اورا از جانب ادراک
در تدبیر امور غیبیہ استخدام می نمایند و اثار رضامندی حضرت حق و ولایت کفالت و کبیل
مطلق از جانب ادراک برو ہویدا میکنند مثلاً در منام بیند کہ اورا از جانب حق جل و علا
و یا از جانب ملائکہ عظام یا انبیاء کرام یا اولیاء ذوی الاحترام امری بسر انجام چیزی
میشود یا در معاملہ بطریق مکالمہ اورا اثر غیبی بسوی آن امر کردہ میشود یا بطریق کشف تام

حال آن واقعه من اولها الی آخرها روبروی او حاضر میشود یا در وقت فکر و نظر امور بواعث
بر فعل آن مامور به و مرجحات ایقاع بر ترک آن در ذہن او خطور میکنند و امثال این را انکشاف
وقایع گویند یا انکشاف اموریکه بتربیت طالبان تعلق دارد یا مسائل اجتهادیه یا سیاسات
منزلیه یا مدنیه را برین قیاس باید کرد حتی که اس فاده کو اس عبارت پر ختم فرماتے ہین
و بالجمله ائمه این طریق و اکابر این فریق در زمرهٔ ملائکه مدبرات الامر که در تدبیر امور عالم از جانب
ملاء اعلی ملہم شده در اجراء آن میکوشند معدود اند پس احوال این کرام بر احوال ملائکه عظام قیاس
باید کرد ترجمہ پس وہ لوگ ابتداء پیدائش مین ہوشیار دل پیدا ہوئے ہین جب عنایت
ازلی انکو اس مقام پر پہنچاتی ہے اور ساتھ وساطت تاثیرات غیب کے مشرف کرتے ہیں اوسکو
جانب ادراک سے بیچ تدبیر امور غیب کے خدمت گار بناتی ہین اور آثار رضامندی
حضرت حقی اور ولایت کفالت وکیل مطلق کے طرف سے ادراک کے اوس پر ظاہر کرتے
ہین مثلاً بیچ خواب کے دیکھے کہ طرف سے حق جل و علا کے یا ملائکہ عظام یا انبیاء کرام یا اولیاء
ذوی الاحترام کے ایک حکم واسطے سرانجام کسی چیز کے ہوتا ہے یا بیچ کسی معاملہ کے بطریق
مکالمہ اوس کو ایک طرح کی ترغیب طرف اُس کام کے کیجاتی ہے یا بطریق کشف کے تمام
حال اُس واقعہ کا اول سے آخر تک روبرو اوس کے حاضر ہو جاتا ہے یا بیچ وقت فکر اور
نظر کرنے کے امور بواعث کہ فعل مامور بہ اوس کے مرجحات ایقاع اوس کے ذہن مین
گذر کرتے ہین اور امثال ان امور کو انکشاف وقایع کہتے ہین اور انکشاف اُن امور کا کہ
ساتھ تربیت طالبون کے تعلق رکھے یا بیانہ مسائل اجتہادیہ یا سیاسات منزلیہ یا
مدنیہ کے اسی پر قیاس کرنا چاہیئے انتہی حاصل کلام یہ کہ امام اسطریق کے اور بزرگ اس
فریق کے بیچ گروہ فرشتون مدبرات امر کے بیچ تدبیر امور عالم کے طرف سے ملاء اعلی کے الہام
کیے گئے ہین بیچ جاری کرنے اون کامون کے کوشش کرتے ہین شمار کیے گئے ہین پس احوال
اون بزرگون کا احوال ملائکہ عظام پر قیاس چاہیئے کرنا انتہی اور خاتمہ مین کتاب کے

صفحہ ۱۱۱ پر فرماتے ہین کہ پس باید دانست کہ کمالات راہ نبوت دیدۂ بصیرت ارباب کمال
را بکحل کحل قدسی میگردانند وبسبب کمال قدسی نور بصیرت ایشان حدت و تیزی خاص می پذیرد
وروح قدسی ایشان مثل چشم وا میگردد حتی کہ ایشان بہر چیزیکہ التفات میکنند دقائق
در دقائق آن چیز را لمحاحظہ دریابند ترجمہ پس جاننا چاہیئے کہ کمالات راہ نبوت کی آنکھ
ارباب کمال کی کحل سے کحل قدسی کرتے ہین اور بسبب کمال قدسی کے اونکا نور بصیرت
حدت اور تیزی قبول کرتا ہے اور روح پاک اونکی مانند آنکھ کے کھل جاتی ہے یہانتک کہ
وہ لوگ جس چیز کے طرف التفات کرتے ہین اوس چیز کے باریکیون مین باریکیان لحاحظہ معلوم
کرتے ہین انتہی بلکہ اولیاء اللہ کو ماذون مطلق بیچ تصرف عالم شہادت اور مثال کے
صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہین القصہ چون این معنی تبری بعضی از امور دنیا و عقبی در خلال دل
او جا میگیرد و در جذر طبیعت او مستحکم می نشیند و فنا ارادہ بالکل دست می دہد عنایت
غیبیہ او را اصطفا کردہ بمثابہ چیلۂ خاص کہ بادشاہان ذوالاقتدار بعض مطیعین خود را
از سایر رعایا تمیز دادہ بچیلۂ خاص ملقب میفرمایند برگزیدہ میکنند پس چنانچہ چیلۂ خاص
ماذون مطلق در تصرف امتعہ و اقمشہ مولای خود میباشد و تمام سلطنت او را بخود نسبت
مینماید مثلا چیلۂ خاص بادشاہ ہندوستان را میرسد کہ بگوید کہ سلطنت ما از شہر کابل
تا لب دریای شور است ہمچنین اصحاب این مراتب عالیہ و ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق
در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد
کہ تمامی کلیات را بسوی خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا
فرش سلطنت ماست و معنی این کلام آنست کہ از عرش تا فرش سلطنت مولای ماست
و ما را بہمہ چیز نسبت متساوی است یا بہ ہیچ چیز خصوصیتی نیست تا آن چیز بما منسوب
باشد و غیر آن بما منسوب نباشد انتہی ترجمہ القصہ جب یہ معانی تبری کے
بعض امور دنیا اور عقبی سے اوسکے وہ تہہ دل مین جگہ پکڑتی ہین اور اوسکے اصل طبیعت

ہین مضبوط بیٹھتے ہین اور فناء ارادہ بالکل حاصل ہوجاتی ہی عنایت غیب اوس کو برگزیدہ
کرکے مانند اس حیلہ خاص کے کہ بادشاہان صاحب قدرت اپنی بعض تابعدارون کو تمام
رعایا سے تمیز دیکر ساتھ حیلہ خاص کے ملقب فرماتے ہین قبول کرلیتی ہی پس جیسا کہ حیلۂ خاص
ماذون مطلق اپنے مولی کے سامان اور اسباب کے تصرف مین ہوتا ہے اور اوس کے تمام سلطنت
کو اپنے طرف نسبت کرتا ہی مثلاً حیلۂ خاص بادشاہ ہندوستان کو پہنچتا ہے کہ کہی
بادشاہت ہمارے شہر کابل سے کنارے دریائے شور تک ہے ایسا ہی اصحاب اس مراتب
عالیہ اور ارباب اس مناصب رفیعہ کے ماذون مطلق بیچ تصرف عالم مثال اور شہادت کے
ہوتے ہین اور ان کبار اولی الایدی والابصار کو پہنچتا ہی کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت
کرین مثلاً ان کے تئین پہنچتا ہی کہ کہین عرش سے فرش تک بادشاہت ہماری ہے
اور معنی اس کلام کے یہ ہین کہ عرش سے فرش تک بادشاہت مولی ہمارے کی ہی اور ہمارے
تئین ساتھ سب چیزون کے نسبت برابر ہے ہمکو ساتھ کسی چیز کے کوئی خصوصیت نہین ہے
تا وہ چیز ساتھ ہمارے منسوب نہووے اور غیر اوس کے ساتھ ہمارے منسوب ہووے
انتہی بلکہ خواب اولیاء اللہ کی بھی مثل یقظ کے ہوتے ہین جو معاملہ اون کو خواب مین
واقع ہوتا ہی مثل بیداری کی صحیح اور واقعی ہوتا ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کتاب
در ثمین فی مبشرات النبی الامین مین فرماتے ہین اخبرنی سیدی ووالدي انه کان
مریضاً فرأ النبي صلی الله علیه وسلم فی النوم فقال کیف حالك یابنی ثم
بشره بالشفاء واعطاه شعرتین من شعور لحیته المبارکة فتعافی من مرضه
فی الحال ولقیت الشعرتین عنده فی الیقظة فاعطانی احدهما فهي عندي
الآن انتهی ترجمہ خبر دی مجھکو سردار میرے اور والد میرے نے کہ تحقیق تھے وہ بیمار
پس دیکھا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا کیا حال ہے تیرا ای بیٹے میرے
پھر بشارت دی اونکو ساتھ شفا کے اور دیے اونکو دو بال بالون سے داڑھی مبارک سے

پس اچھے ہوگئے وہ اپنی بیماری سے اُسیوقت اور پایا مین نے وہ دونون بال پاس اون کے
بیچ بیداری کے پس دیا مجھکو اونمین سے ایک بال سو وہ میرے پاس ابتک ہے، انتہی خواب کیا بلکہ بعد موت
عرفیہ کے عالم برزخ مین بہی ارشاد مریدین اور تعلیم مسلمین کی کرتے ہین حتی کہ حل جمیع مشکلات
اور برآوری جمیع حاجات فرماتے ہین چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ سورہ انشقت
مین تحت اس آیۃ کے والقمر اذا اتسق فرماتے ہین وبعضی از خواص اولیاء اللہ راکہ آلہ جارحہ
تکمیل بنی نوع خود گردانیدہ اند دریحالت یعنی در عالم برزخ ہم وہم در دنیا تصرف دادہ
واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت تدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمی گردد واولیسیان
تحصیل کمالات باطنی از آنہا می یابند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از آنہا
می طلبند ومی یابند وزبان حال آنہا دران وقت ہم مترنم باین مقالات مصرع
من آیم بجان گر تو آئی بتن انتہی ترجمہ اور بعض خواص اولیاء اللہ کو کہ آلہ جارحہ اپنے
بنی نوع کے کامل کرنے کیواسطے گردانا ہے اس حالت مین یعنی عالم برزخمین بھی اور دنیا مین بھی
تصرف دیا ہے، اور استغراق اونکا بسبب کمال وسعت تدارک کے مانع اس طرف کے توجہ سے نہین
ہوتا ہے اور اویسیان تحصیل کمالات باطنی کے اون سے پاتے ہین اور حاجتمند اپنی حل
مشکلات مانگتے ہین اور پاتے ہین اور زبانِ حال اونکے اوس وقت مین بھی مترنم
ساتھ اسقول کے ہے مین اون ساتھ جان کے اگر تو آوے ساتھ تن کے انتہی بلکہ مولانا
حضرت خلیفہ سید احمد صاحب کو طریقہ قادریہ اور طریقہ نقشبندیہ اور طریقہ چشتیہ اولیاء اللہ کے
ارواح طیبہ سے بعد وفات اولیاء کے اونکے قبور متبرکہ سے ارشاد اور تعلیم ہوا ہے چنانچہ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آخر خاتمہ صراط مستقیم کے صفحہ ۱۷۲ پر لکھتے ہین کہ الفصہ حضرت
ایشانرا نسبت طرق یعنی قادریہ ونقشبندیہ وچشتیہ قبل از مبادی حاصل شدہ اما نسبت
قادریہ ونقشبندیہ پس بیانش آنکہ بسبب برکت بیعت ویمن توجہات آنجناب جامع
ہدایت مآب روح پر فتوح جناب حضرت غوث الثقلین وجناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین

نقشبند متوجه حال حضرت ایشان گردیده تا قریب یکماه فی الجمله تنازعی در مابین روحین مقدسین
در حق حضرت ایشان مانده زیراکه هر واحد ازین هر دو امام تقاضاء جذب حضرت ایشان
بتمامه بسوی خود میفرمود تا اینکه بعد از انقراض زمانه تنازع وقوع مصالحت بر شرکت روزی
هر دو روح مقدس حضرت ایشان جلوه گر شدند و تا قریب یک پاس هر دو امام نفس نفیس حضرت
ایشان توجه قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا اینکه در همه یکپاس حصول نسبت هر دو طریقه
نصیبه ایشان گردید و اما نسبت چشتیه پس بیانش آنکه روزی حضرت ایشان بسوی مرقد منور
حضرت خواجه خواجگان خواجه قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سره العزیز تشریف فرما شدند و بر
مرقد ایشان مراقب نشستند درین اثنا بروح پرفتوح ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب
بر حضرت ایشان توجهی بس قوی فرمودند که بسبب آن توجه ابتداء حصول نسبت چشتیه متحقق
شد انتهی ترجمه القصه اون حضرت کو نسبت طریقون یعنی قادریه اور نقشبندیه اور چشتیه
کی پہلی مبادی حاصل ہوئے ای پر نسبت قادریه اور نقشبندیه کے پس بیان اُس کا یہ ہے
که بسبب برکت بیعت اور برکت توجہات اوس جناب ہدایت مآب کے روح پرفتوح حضرت
غوث الثقلین اور جناب حضرت خواجه بہاء الدین نقشبند کے کی متوجه حال اون حضرت کے
ہوئے قریب ایک مہینے کے فی الجمله ایک طرح جھگڑا درمیان دونون روحون پاک کے بیچ حق اون
حضرت کے رہا اسواسطے که ہر ایک اون دونون اماموں سے تقاضا کھینچنے اون حضرت کا بتمامہ
طرف اپنے فرماتا تھا یہان تک که بعد گذر جانے ایک زمانے کے جھگڑے اور واقع ہونے صلاح
کے اوپر شرکت کے ایک دن دونون روحین مقدس اوپر اون حضرت کے جلوه گر ہوئین اور ایک
پہر قریب تک ہر دو امام نفس نفیس اُن حضرت پر توجه قوی اور تاثیر زور آور فرماتے تھے یہان
تک که اوسی ایک پہر مین نسبت دونون طریقون کی اون کو نصیب ہوئے اور بیان نسبت
چشتیه کا یہ ہے که ایک دن وه حضرت اوپر مرقد منور حضرت خواجه خواجگان خواجه قطب الاقطاب
بختیار کاکی قدس سره العزیز کے تشریف فرما ہوئے اور انکی قبر پر مراقب بیٹھے اُس درمیان مین

اُنکے روح پرفتوح کی ساتھ ملاقات متحقق ہوئے اور اُس جناب نے اون حضرت پر ایک توجہ بہت قوی فرمائی کہ بسبب اِس توجہ کے ابتداء نسبت چشتیہ متحقق ہوئے انتہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی تکمیل الایمان شرح عقاید نسفی مین فرماتے ہین کہ واولیا را ابدان مکتسبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند وارشاد مریدان وطالبان کنند ومنکر از دلیل وبرہان بر انکار وے نیست انتہی ترجمہ اور اولیاء اللہ کو ابدان مکتسبہ امثالی بھی ہوتی ہین کہ ساتھ اونکے ظاہر ہوتے ہین اور مریدون اور طالبون کو ہدایت کرتے ہین اور منکرون کو اُس امر کے انکار پر دلیل اور برہان نہین ہے، انتہی شیخ صاحب کی عبارۃ سے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفہ صاحب کو جو نسبت طرق کے اولیاء کرام مذکورین سے حاصل ہوئی ہے تو اُنکے ابدان مکتسبہ مثالیہ سے ہوئی ہوگی واللہ اعلم بہرحال یہ لوگ دین کے بانی مبانی ہین احکام شرعیہ مین یہ لوگ سند ہین خطا سے معصوم ہین اُنکے احکام استنباطیہ کے دلیل پوچھنے اور تہوم خراشی کرنے بےعقل اور بےعلم آدمی کا کام ہے اور بے ادبون اور شتر بے مہارونکا کام ہے اعاذنا اللہ من شیون الجہال جب مطلب اول ثابت ہوچکا تو اُسی سے یہ ظاہر ہے ثبوت مطلب ثانیکا خواص کے لیئے تو زیادہ تفصیل اور تصریحکے کچھ حاجت نہین کہ سب اہل علم اور فضل پر روشن ہی کہ مجتہدین اصحاب مذاہب اربعہ کے اولیاء اللہ بلکہ اوتاد الارض تھے مگر عوام کو جب کسی معتمد کے کتاب کے عبارۃ دیکھنے مین نہ آوے تو تشا کے رہتے ہین لہذا اوسکا ثابت کرنا بھی ضروری ہوا شیخ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فصل فی بیان استحالہ خروج شیٔ من اقوال المجتہدین عن الشریعۃ کے صفحہ ۷۱ میزان کبری مطبوعہ مصر مین فرماتے ہین کہ ان المجتہدین من اصحاب المذاہب الاربعۃ کانوا بنوا قواعد مذاہبہم علی الحقیقۃ التی ہی اعلی مرتبۃ الشریعۃ کما بنوہا علی ظاہر الشریعۃ علی حد سواء وانہم کانوا عالمین بالحقیقۃ ایضاً خلاف بظنہ بعض المقلدۃ فیہم فکیف یصح خروج شیٔ من اقوالہم عن الشریعۃ ومن نازعنا فی ذلک فہو جاہل بمقام الائمۃ فواللہ لقد کانوا علماء بالحقیقۃ والشریعۃ

معًا انتهى ترجمہ چارون مذہب کے مجتہد ونکے بنائے گئے تھے اپنے مذہبون کے قاعدے حقیقت
پر جو اعلیٰ درجہ شریعت ہے جیسا کہ بنا کیا انہون نے ان قواعد کو ظاہر شریعت پر برابر برابر اور تحقیق
تھے وہ عالم ساتھ حقیقت کے بھی برخلاف ظن بعض مقلدون کے اونکی شان مین پس کیونکر
ہوگا نکلنا اونکے کسی قولکا شریعت سے اور جو شخص منازعت کرے ہمسے اس باب مین وہ
جاہل ہے مقام آئمہ سے پس قسم ہے اللہ کی تحقیق تھے وہ جاننے والے حقیقت اور شریعت کے
ایک ساتھ انتہی اور پھر اوسی صفحہ پر فرماتے ہین کہ فسمعت سیدی علی الخواص
رحمہ اللہ تعالی یقول ایما ئمة المذاهب مذاهبهم بالمبنی علی قواعد الحقیقة
مع الشریعة اعلاما لاتباعهم بانهم کانوا علماء بالطریقین وکان یقول لا یصح
خروج قول من اقوال المجتهدین عن الشریعة ابدا عند اهل الکشف قاطبة
وکیف یصح خروجهم عن الشریعة مع اطلاعهم علی مواد اقوالهم من الکتاب
والسنة واقوال الصحابة ومع الکشف الصحیح ومع اجتماع روح احدهم بروح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوالهم عن کل شئ توقفوا فیه من الادلة
هل هذا من قولك یا رسول اللہ ام لا یقظة ومشافهة بالشروط المعروفة
بین اهل الکشف وکذالك کانوا یسئلونه صلی اللہ علیہ وسلم عن کل شئ
فهموه من الکتاب والسنة قبل ان یدونوه فی الکتب ویدینوا اللہ تعالی
به ویقولون یا رسول اللہ قد فهمنا کذا من اٰیة وفهمنا کذا من قولك فی الحدیث
الفلانی کذا فهل ترتضیه ام لا ویعملون بمقتضی قوله صلی اللہ علیہ وسلم
واشارته ومن توقف فیما ذکرناه من کشف الائمة المجتهدین ومن اجتماعهم
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث الارواح قلنا له هذا من جملة
کرامات الاولیاء بیقین وان لم تکن ائمة المجتهدین اولیاء فما علی وجه
الارض ولی ابدا وقد اشتهر عن کثیر من الاولیاء الذین هم دون الائمة المجتهدین

ثم

بمقام بیقین انهم کانوا یجتمعون برسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ویصدقهم
اهل عصرهم علی ذلك الی اخرها قال ترجمہ پس سنا مین نے سردار میرے حضرت
علی خواص رح سے کہ کہتے تھے تا یہ کہ ائمہ مذاہب نے اپنے مذہبون کے ساتھ جلنے کے قواعد حقیقت پر
تا معلوم کرین تابعدار انکے کہ تھے وہ علما دونون طریق کے اور تھے کہتے کہ نہین صحیح ہی نکلنا
مجتہدون کے کسی قول کا شریعت سے کبھی نزدیک تمام اہل کشف کے اور کس طرح صحیح ہو نکلنا اونکا
شریعت سے باوجود اونکے مطلع ہونے کے اپنے مواد اقوال پر کتاب اور سنت اور اقوال صحابہ سے
اور باوجود کشف صحیح کے اور اکٹھے ہونے اونکے روحکے ساتھ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور پوچھنے کے آپسے ہر دلیل کو جسمین توقف ہو اون کو آیا یہ قول آپکا ہے اے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یا نہین بیدارمین روبرو ساتھ اون شرطون کے جو مشہور ہین فی مابین
اہل کشف کے اور اسی طرح تھے وے پوچھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر شئی کو کہ سمجھتے تھے اوس کو
قرآن اور حدیث سے قبل جمع کرنے کے کتابون مین اور گردانے دین اللہ کے اور کہتے
تھے اے رسول اللہ تحقیق ہمنے ایسا سمجھا ہے اس آیۃ سے اور ایسا سمجھا ہے تمہارے قول سے فلانی حدیث مین تو تم پسند
کرتے ہو اوس کو یا نہین اور عمل کرتے تھے مطابق فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے
اخبار کے اور جس شخص کو توقف ہو اوسمین جو ذکر کیا ہمنے کشف ائمہ مجتہدین سے اور انکے
اکٹھے ہونیسے ساتھ رسول اللہ کے باعتبار روحونکے کہین ہم اوسکو یہ جملہ کرامات اولیاء اللہ
سے ہے بالیقین اور اگر تھے ائمہ مجتہدین اولیاء اللہ سے تو نہین ہی زمین پر ولی کبھی اور
تحقیق مشہور ہوا بہت اولیاؤن سے جو تھے بالیقین درجہ مین کم ائمہ مجتہدین سے کہ تحقیق
ہوتے تھے اکٹھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت بار اور سچا تھے اون کے
قول کو اون کے زمانیکے لوگ آخر قول تک انتہی اور اسی فصل کے صفحہ ۹۶ مین فرماتے ہین کسی
منکر کے حق مین قلت وهذا کلام الجاهل باحوال الائمة الذین هم اوتاد الارض
وقواعد الدین ترجمہ کہتا ہون مین یہ کلام جاہل کا ہے احوال ائمہ سی جو اوتاد زمین

اور جزو دین کے ہیں انتہی اور یواقیت الجواہر کے جلد اول کے مبحث الثانی والعشرون کے
صفحہ ۱۶۴ میں فرماتے ہیں کہ وقد اخبرنی الشیخ الصالح عطیۃ الانباسی والشیخ الصالح
قاسم المغربی المقیم فی تربۃ الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والقاضی ذکریا
الشافعی انہم سمعوا الشیخ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ یقول رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیقظۃ بضعًا وسبعین مرۃ وقلت لہ فی مرۃ
منہا ھل انا من اھل الجنۃ یا رسول اللہ فقال نعم فقلت من غیر عذاب یسبق
فقال لک ذلک ثم قال وقد الّف الشیخ جلال الدین المذکور کتابا سماہ تنویر
الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک وذکر فیہ من کان یجتمع بالنبی صلی
اللہ علیہ وسلم وبالملائکۃ یقظۃ من الصحابۃ والاولیاء والعلماء ولم
یذکر عن نفسہ شئ انتہی ترجمہ اور تحقیق خبر دی مجھکو شیخ صالح عطیہ انباسی اور شیخ
صالح قاسم مغربی مقیم مزار امام شافعی اور قاضی ذکریا شافعی نے کہ تحقیق سنا اونہوں نے
شیخ جلال الدین سیوطی سے کہ کہتے تھے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں
کچھ اوپر ستر مرتبے اور کہا میں نے آپ کو ایک مرتبے آیا میں اہل جنت کا ہوں ای رسول اللہ
پس کہا ہاں پھر کہا میں نے بغیر عذاب سابق کے تو فرمایا واسطے تیرے ہے پھر کہا صاحب کتاب نے تحقیق
تالیف کی شیخ جلال الدین مذکور نے ایک کتاب کہ نام رکھا اوسکا تنویر الحلک فی امکان رویۃ
النبی والملک اور ذکر کیا اوسمیں اونکو جو کہ جمع ہوتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرشتوں کے بیداری میں صحابہ اور اولیاء اور علماء سے اور نہ ذکر کیا اپنا حال کچھ انتہی
اور خاص حضرت امام اعظم صاحب اور حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے حق میں میزان کبری کے
کتاب الطہارۃ کے صفحہ ۱۱۸ میں ایسا لکھتے ہیں کہ وسمعت سیدی علی الخواص رحمہ اللہ
تعالیٰ یقول اعلم یا اخی ان الطہارۃ ما شرعت بالاصالۃ الا لتزید اعضاء العبد
نظافۃ وحسنًا وتقدیسًا ظاہرًا وباطنًا والماء التی خرجت فیہ الخطایا

حسًّا وكشفًا او تقديرًا وايمانًا لا يزيد الاعضاء الا تقذيرًا وقبحًا تبعًا لقبح تلك الخطايا التى
خرت فى الماء فلو كشف للعبد لرأى الماء الذي يطهر منه الناس فى المطاهر فى غاية
القذارة والنتن فكانت نفسه لا تطيب باستعمال الماء القليل الذي مات فيه
كلب وهرة او فارة او نحو ذلك كالبعوض والصيبان على اختلاف تلك الخطايا التى
خرت من كباير وصغاير ومكروهات وخلاف الاولى فقلت له فاذن كان الامام ابو حنيفة
وابو يوسف رحمة الله عليهما من اهل الكشف حيث قال بنجاسة الماء المستعمل فقال
نعم كان ابو حنيفة وصاحبه من اعظم اهل الكشف فكان الامام اذا رأى الماء
الذي يتوضوء منه الناس يعرف اعيان تلك الخطايا التى خرت فى الماء ويميز
غسالة الكباير عن الصغاير والصغاير من المكروهات والمكروهات عن خلاف
الاولى كالامور المجسدة حسًّا على حدٍّ سواء قال وقد بلغنا ان الامام دخل مطهرة
جامع الكوفة فرأى شابًا يتوضوء فنظر فى الماء المتقاطر منه فقال يا ولدى تب عن
عقوق الوالدين فقال تبت الى الله عن ذلك ورأى غسالة شخص آخر فقال له
يا اخى تب عن الزنا فقال تبت عن ذلك ورأى غسالة شخص آخر فقال له يا
يا اخى تب عن شرب الخمر وسماع الآلات اللهو فقال تبت منها فكانت هذه الامور
كالمحسوسات عنده على حد سواء من حيث العلم بها انتهى ترجمہ سنا مین نے
سردار میرے علی خواص سے کہ کہتے تھے اے بھائی میرے تحقیق مشروع نہین ہوئی طہارت اصل
مین مگر اسواسطے کہ زیادہ کرے بندہ کی اعضا مین نظافت اور حسن کو اور پاکی کو ظاہر اور باطن مین
اور وہ پانی جسمین نکلے ہین گناہ حسًّا اور کشفًا یا تقدیرًا اور ایمانًا نہین زیادہ کرتا ہی اعضا کو مگر
ناپاکی اور برائی جو تابع ہی برائی اون گناہون کے جو نکلے اوس پانی مین پس اگر کھول دیا جاوے واسطے
بندہ کے تو البتہ دیکھے اوس پانی کو جس سے لوگ طہارت کرتے ہین طہارت خانون مین
کہ نہایت ناپاک اور بدبودار ہے نہین راضی ہوتا ہے نفس اسکا ساتھ استعمال کرنے اس پانی تھوڑے کے

جسمین مرا کتا یا بلی یا چوہا یا مانند اوس کے جیسے مچہر اور جون بحسب اختلاف گناہون کے جو گری اوس مین
کبایر اور صغایر اور مکروہات اور خلاف اولی سے پہر کہا مین نے انکو تو امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف اہل کشف تھے
سے اس حیثیت سے کہ قایل ہوی ساتھ نجاست پانی مستعمل کے تو کہا ہان تھے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح
بہت بڑے اہل کشف سے پس تھے امام ابو حنیفہ جسوقت دیکھتے تھے اوس پانی کو جس سے لوگ وضو
کرتے تھے پہچانتے تھے ذات ان گناہون کو جو گرے پانی مین اور تمیز کرتے تھے دہوون کبائر کو
صغائر سے اور صغائر کو مکروہات سے اور مکروہات کو خلاف اولی سے مانند چیزون جسمدار ظاہری کے
ایک برابر کہا اور تحقیق پہونچا ہمکو کہ تحقیق امام داخل ہوئے طہارت خانہ مسجد جامع کوفہ مین پس
دیکھا ایک جوان کو وضو کرتے پس نظر کے پانی مین جو ٹپکا اوس سے پس کہا اے بیٹے میرے توبہ کر ماباپ
کے نافرمانی سے تو کہا اوس نے توبہ کی مین نے طرف اللہ کے اوس سے اور دیکھا دہوون ایک شخص دوسرے
کا پس کہا اوس کو اے بھائی میرے توبہ کر زنا سے تو کہا اوس نے توبہ کی مین نے اوس سے اور دیکھا دہوون
دوسرے ایک شخص کا پس کہا اوس کو اے بھائی میرے توبہ کر شراب پینے اور آلات لہو سے
تو کہا اوس نے توبہ کی مین نے اوس سے پس تہین یہ چیزین نزدیک آپکے مانند محسوسات کے ایک
برابر باعتبار علم کے انتہی اور یہ عبارت بہت تہوڑی ہے بہ نسبت صراط المستقیم کے کہ اوسمین
تو مکالمہ اور وحی باطنی اور عصمت بہی صالحین کے لیئے ثابت کی ہے جب اعتبار دین کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ کی کہنے سے اہل قرون ثلثہ کے ٹہرے اور اونکے بعد کے لوگ ان کے مقابلہ مین اعتماد
دین مین اون سے نیچے ہوئے تو اب قرون ثلثہ والون سے بغیر امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہم کے اور کسیکا مذہب مدون ہو کر ہمتک نہین پہنچا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ
مین لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب جو ظاہر الروایت ہے ہمتک بطریق تواتر پہنچ گیا ہے
انتہی اور امام اعظم رضی اللہ عنہ تابعین مین سے ہین قول راجح اور مختار یہ کما مر بیانہ اور زیادہ امام
صاحب کے افضلیت پر یہ امر بھی نص صریح ہے کہ آپ ممدوح ہین ائمہ ثلاثہ وغیرہ اصحاب قرون مشہود
بالخیریت کے چنانچہ سند اس بات کی گذر چکی ہین اور یہ بھی واضح ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ استاذ ہین

اکثر اتباع التابعین اور اصحاب مذاہب ثلثہ اور اصحاب صحاح ستہ وغیرہ اکابران دین کے بعض نے
بلا واسطہ اوستاد نہین اور بعض کے بواسطہ بعض شاگردونکے اوستاد ہین چنانچہ ثبوت اِس امر کا اول بوجہ
اتم ہوچکا ہے تو مشتہر صاحب اگر طالب حق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہین تو اسی
حدیث کو جو حضرت کو حضرت عمر سے رضی اللہ عنہ بھی روایت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اسی کے
کے ساتھ فرمائے ہہ عروہ وثقی سمجھکر امام اعظم صاحب کے مقلدین مین سے بن کر جو اونکی مذہب کا عالم آیکے نظر حزوہ
مین ہین معتمد علیہ اور اعتباری ہو اس سے جہان کہین مسئلہ دینیہ مین شک پڑے اوسکی صفائی کر ڈالین
اور آیت حدیث اور استنباط احکام کے گفتگو محدثین اصطلاحیہ اور مجتہدین دینیہ کے سپرد کرین
کہ چھوٹے قد پر لنبا لباس پلید ہوجاتا ہے اور کے کام کا بھی نہین رہتا عامی کو آیت حدیث مین دخل
دینا بوالفضولی اور راہ راست سے باہر ہونا ہے چنانچہ اِس امر پر سندین پہلی عقد الجید وغیرہ کے عبارتین
گذر چکی ہین ولنعم ما قیل **بیت** کلاغی تگ کبک را گوش کرد : تگ خویش راہم فراموش کرد : اور تخم
زراعت کرنے کے لیئے اوس کو چاہے جو کوئی آلات اور شروط زراعت بھی رکھتا ہو اور جو اندہا شل
بے آلہ بے سامان محتاج نان پختہ کا ہو کہ مثل عامی کے ہے اوس کو تخم جمع کرنا زراعت کرنے
کے ارادہ پر کیا فایدہ کریگا اوس کو صرف تخم ہی ملجانیسے بغیر آلات کشاورزی کے غلہ خرمن کا اور
نان پختہ اُس خرمن کے غلہ کا نہین ملجاتا **مصرع** برہنہ سلاح جنگ چہ سود : اور خود نمائی کے
لیئے اشتہار مجمل ذی جہات عبارتونکے چھاپ چھاپ کر جاری کرنے اور ان پر چندہ اس ذریعہ سے
مانگنا اُس مین کیا دینداری بو ہے یہہ شغل کسی اہل دین اور طالب حدیث نے نہین کیا کہ علم اور حدیث
کو اشتہار چھپکے ذریعہ سے اوس نے طلب کیا ہو بلکہ صحابہ کرام اور تابعین عظام وغیرہ اہل دین و پیشوایان
ملت یقین کا یہ طریق تھا کہ خود بنفس نفیس سے اوستادونکی صحبت اور مجلس مین داخل ہوتے اگرچہ
انکو سفر لنبا اختیار کرنا پڑتا چنانچہ رحلت ابو ایوب انصاری کے مصر کو مدینہ منورہ سے ایک حدیث
کے لیئے جو عقبہ بن عامر کے پاس تھی پہلے اس رسالہ کے شروع مین گذر چکی ہے یاد کر لیو اعادہ کی حاجت
نہین اور عامی کا جواب تو سہل ہے اگرچہ اس زمانہ کے علما سب کے سب ہی عامی ہین چنانچہ مولانا قطب الدین

خانصاحب مرحوم نے شفاء العلیل کے صفحہ ۱۱۸ کے حاشیہ پر لکھا ہے اور انکی عبارت بھی پہلے اس رسالے مین بعینہ مکتوب ہو چکی ہے یاد کر لو مگر جب مشہور صاحب علماء زمانہ حالیہ ہی سے عامیون کے تئین عامی بن کر پوچھتے ہین تو جب مولوی حبیب اللہ صاحب آنکو اصرار سے کہتا ہے کہ ایک مجلس منعقد کر کر صفائی مسائل مسئولہ کی کر لو تو آپ اس بات سے احتجاب اور کنارہ کشی کیون کرتے ہین کچھ آپ خدانخواستہ مستورات مین سے تو نہین ہین کہ اوس غیر محرم کے سامنے ہونے سے انکی بے ستری ہوتی ہی اور اگر بالفرض ایسا ہی ہو تب بھی علم سیکھنے کے لیئے عورات کو شرم اور حیا نکرنا چاہیے آپ شرم کرنا طریق اہل دین سے بعید ہے بلکہ مخالف حدیث صحیح کے جس کو روایت کیا ہے امام بخاری نے عن عایشۃ قالت نعم النسا نسا الانصار لم یمنعھن الحیا ان یتفقھن فی الدین ترجمہ روایت کیا گیا حضرت عائشہ رضی عنہا سے کہ فرمایا اچھی عورتین انصار کی ہین کہ نہین منع کرتی ہے انکو شرم فقیہ بننے سے دین مین انتہی اور آپ اگر اوس کو حقیر سمجھ کر تکبر کے جہت سے اوس سے مسائل مطلوبہ کی صفائی نہین کرواتے تو یہ بھی مخالف سنت کے ہے اور مذموم شرعی عن مجاھد انہ قال لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر رواہ البخاری ایضا ترجمہ مروی ہے مجاہد سے کہ تحقیق نہین سیکھتا ہے علم کو حقیر جاننے والا اور تکبر کرنیوالا روایت کیا اوس کو بخاری نے انتہی اور اور اگر اس فقیر نا آشنا پر اکتفا کرتے ہین تو فہو المراد نام فقیر کا ابو الاسعد محمد ان المدعو بفیض عالم اور مولد خاکسار کا کوٹ نجیب اللہ کا جو واقع ہی ضلع ہزارہ مین اور فی الحال مقید تقدیر کا قریہ درویش مین جو واقع ہی شہر ہری پور کے غربی اور جنوبی جانب کے گوشہ مین بفاصلہ ایک میل کے رحلت فرما کر قدم رنجہ فرماوین کہ اس طرف کے مسلمان بھی آپکی صحبت اور دیدار سے مشرف ہونگے کہ دیدار بزرگان کفارہ گناہست اور انشاء اللہ العزیز مراد اپنی کو بھی بحسب خواہش پاوینگے والسلام علی من اتبع الہدیٰ

ایک خیرخواہ خلق اور مہربان فقیر کے نے سوال کیا تہا جمعہ کے نماز کا حکومت مین کفار کے ادا کر سکیگا اسکا جواب مناسب معلوم ہوا کہ اخیر مین اس رسالے کے منظم کیا جاوے کہ یہ رسالہ بمنزلہ مقدمہ اسکے بن جاوے اور جمعہ کے ادا کا حکومت مین کفار کے بھی اچھا حال معلوم ہو جاوے اور نام اس جواب کا بھی نبراس البررہ عند اداء الجمعۃ فی حکومۃ الکفرۃ رکھا تو اب یہ مجموعہ کتاب نبراسین بن گئی تمت تمام

فتوای مفتیان مکہ معظمہ بر وجوب تقلید شخصی

ماقولکم دام فضلکم

فی ان العامی هل یجب علیه فی زماننا هذا تقلید واحد من المجتهدین الاربعة رضی الله تعالی عنهم او له ان یقلد من شاء من العلماء وعلی تقدیر وجوب تقلید احد منهم یجوز التقلید الشخصی بان یقلد احداً واحداً منهم بالتعین فی جمیع الفروع ام لا افیدونا

بادمتم مفیدین

الجواب

الحمد لله وحده من مدّ الکون . استمد التوفیق والعون . انه یجب علی المقلد الذی لم یبلغ درجة الاجتهاد فی زماننا هذا تقلید واحد منهم وان التقلید الشخصی جایز بل مستحسن بل لازم علی القول المشهور عند الحنفیة والشافعیة رحمهم الله تعالی اما الاول فلان التقلید بغیر هولاء الاربعة من المجتهدین وان کان جایزاً عقلاً وشرعاً تقلیدهم لکنه لما لم یثبت تدوین مذهب ذلک الغیر وضبط قواعده واستقرار احکامه وتحریر تلک الاحکام فرعاً فرعاً کما ثبت لمذاهب هولاء الاربعة یجب علی المقلد تقلید واحد منهم لان مذاهبهم قد دوّنت وقواعدها قد ضبطت واحکام تلک القواعد قد استقرت وتابعیهم قد حرروها غایة التحریر بحیث لا یوجد حکم الا وهو منصوص اما اجمالاً واما تفصیلاً کما قال المحقق ابن الهمام رح فی آخر تحریر الاصول تکملة نقل الامام اجماع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة رض بل یقلدون من بعدهم الذین سبروا ووضعوا ودوّنوا وعلی هذا ما ذکره بعض المتاخرین من منع تقلید غیر الاربعة لانضباط مسائلهم وتقییدها وتخصیص عمومها ولم یدر مثله فی غیرهم لانقراض

اتباعهم وهو صحيح انتهى . وقال المحقق ابن نجيم رح في ذيل القاعدة الاولى من الفن
الاول من الاشباه ناقلا عن التحرير ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف
للائمة الاربعة انتهى . وقال الطحطاوي في حاشية على الدر في كتاب الذبائح
قال بعض المفسرين فعليكم يا معشر المؤمنين اتباع الفرقة الناجية المسماة
باهل السنة والجماعة فان نصرة الله وحفظه وتوفيقه في موافقتهم وخذلانه
وسخطه ومقته في مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في
المذاهب الاربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن
كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فهو من اهل البدعة والنار انتهى
وقال المحقق ابن حجر المكي في فتح المبين شرح الاربعين للامام النووي في شرح
الحديث الثامن والاربعين اما في زماننا فقال بعض ائمتنا لا يجوز تقليد
غير الائمة الاربعة الشافعي ومالك وابي حنيفة واحمد بن حنبل رضوان الله
عليهم لان هؤلاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احكامهم وخدم تابعوهم
وحرروها فرعا فرعا وحكما حكما فلا يوجد حكم الا وهو منصوص لهم اجمالا
او تفصيلا بخلاف غيرهم فان مذاهبهم لم تحرر ولم تدون كذالك فلا يعرف لها
قواعد يستخرج احكامها فلم يجز تقليدهم فيما حفظ عنهم لانه قد يكون
مشروطا بشروط اخرى وكلوها الى فهم من قواعدهم فقلت الثقة بما يحفظ
عنهم من قيد او شروط فلم يجز التقليد ح انتهى فظهر بما نقلنا ان العامي
يجب عليه في زماننا هذا تقليد واحد من المجتهدين الاربعة رضوان الله
عليهم اجمعين وليس له ان يقلد غيرهم . واما الثاني فلانه اقرب الى الضبط
وابعد عن الخبط في تركه خوف تلاعب متلاعب بمذاهب المجتهدين ولزوم
مفاسد يتعسر اصلاحها على المصلحين فلذلك اجتهد الفحول من علماء اهل السنة

والجماعة سلفاً وخلفاً فی تحریر مذهب من قلدوه وما خلطوا ذلك المذهب
بمذهب غیره واختار المحققون منهم اتباع المقلد مذهب امامه فی کل
تفصیل قال الامام الغزالی رح فی بحث ارکان الامر بالمعروف والنهی عن المنکر
علی کل مقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل فاذا مخالفته للمقلد متفق علی
کونه منکرا بین المحصلین انتهی وقال القهستانی فی شرح مختصر الوقایة
قبل کتاب الاشربة واعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی
الخیار فی الاخذ من کل مذهب ما یهواه ومن جعل الحق واحداً کعلمائنا الزم
للعامی اماما واحداً کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب مباحه صار
فاسقاً تاماً کما فی شرح الطحاوی انتهی وقال الامام الشعرانی فی المیزان اما
من لم یصل الی شهود عین الشریعة الاولی وجب علیه التقلید بمذهب
واحد خوفاً من الوقوع فی الضلال وعلیه عمل الناس الیوم انتهی وقال المحدث
الدهلوی ولی الله فی عقد الجید المرجح عند الفقهاء ان العامی المنتسب
الی مذهب لا یجوز له مخالفته انتهی ومن قال ان التقلید مطلقاً او
التقلید الشخصی بدعة وضلالة فهو مبتدع ضال ویلزم علی قوله ان
السواد الاعظم من الامة المحمدیة اجتمعوا علی الضلالة وان هیئات الوف
منهم من العلماء العظام والاولیاء الکرام وغیر المحصورین من الصلحاء
الفخام الذین اتفقت کلمة جمهور اهل السنة والجماعة علی اعظم درجتهم
وجلالتهم وصلاحهم وورعهم وصلابتهم فی امر الدین کانوا مبتدعین
ضالین وماتوا علی البدعة والضلالة حاشا ثم حاشا ان یکونوا کذلك
وقد قال النبی صلعم ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة وید
الله علی الجماعة من شذ شذ فی النار رواه الترمذی ـ وقال اتبعوا السواد

الاعظم فانه من شذ شذ في النار بل هذه الشرذمة القليلة يخاف
عليهم ان يكونوا مطامع الشيطان وان يخلعوا ربقة الاسلام عن اعناقهم قال
النبي صلعم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم ياخذ الشاذة والقاصية
والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه احمد وقال من فارق
الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام عن عنقه رواه احمد وابو داود والعجب من
هولاء الجهلة انهم يدعون الناس الى تقليدهم ويمنعون الناس عن تقليد
الائمة المجتهدين الذين انعقد الاجماع على كمال علمهم وديانتهم وورعهم
وقوة اجتهادهم في استنباط المسائل وغاية سعيهم في امر الدين . وفقنا الله
واياهم للصواب والله اعلم وعلمه اتم ؛ امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج
عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما حامدا مصليا مسلما

ولقد اجاد مولانا مفتي الاسلام دام مجده فيما افاد . رحمة الله

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على من لا نبي بعده قد اطلعت على ما حرره مفتي الانام
ببلد الله الحرام من الجواب عن السؤال عن وجوب التقليد لواحد من الائمة الاربعة
من غير ترديد فوجدته جوابا صحيحا مطابقا لما هو في المذاهب منصوص عليه
فيجب الرجوع عند الاختلاف اليه وفيه كفاية ومقنع لمن كان بمرئ من التوفيق و
مسمع والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه المرتجي من ربه الغفران احمد بن زين دحلان
مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه ومشايخه ومحبيه وجميع المسلمين

١٣ محرم

الحمد لله وحده وصلى الله على من لا نبي بعده . رب زدني علماً اما بعد فقد اطلعت على
هذه السؤال وما حرره مولانا مفتي مكة المشرفة في الحال . في خصوص التقليد لواحد من
الائمة الاربعة هو عين الصواب الموافق نصوص المذهب بلا شك ولا ارتياب وحيث
انه جواب صحيح مطابق للسنة السنية . والشريعة النبوية يجب ان يكون المعول عليه والمرجع
عند الاشتباه اليه والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب . والله اعلم فقط خادم الشريعة
ببلدة الله المحمية ابوبكر محمد بسيوني مفتي المالكية كان الله في عونه (ابوبكر محمد بسيوني)
حامداً مصلياً مسلماً علي ابن محمد ابن حميد مفتي الحنابلة بمكة المكرمة (علي بن محمد بن حميد)

سوال

کیا فرماتے ہو ہمیشہ رہے بزرگی تمہاری اسباب میں کہ عامی پر اس زمانے میں واجب ہے تقلید ایک کی چار اماموں سے یا جس عالم کی چاہے اوسکی تقلید کرے اور برتقدیر وجوب تقلید ایک کے اُن چار سے جائز ہے تقلید شخصی یعنی ایک ہی کی تقلید کرنا تمام مسائل فروع میں یا نہیں فائدہ پہنچاؤ ہمکو اور ہمیشہ رہو تم فائدہ پہنچانیوالے

جواب

سب تعریفیں ثابت ہیں واسطے خدائے واحد کے اور تمام خلق کی . وکرنیوالے اوسکے مدد اور توفیق چاہتا ہوں تحقیق
واجب ہے اس زمانے میں تقلید ایک کی ان چار اماموں سے مقلد پر جو نہیں پہنچا درجہ اجتہاد تک اور تقلید شخصی جائز بلکہ
مستحسن ہے بلکہ لازم ہے نزدیک علماء حنفیہ اور شافعیہ رحمہم اللہ کے برقول مشہور دلیل اول کی یہ ہے کہ تقلید غیر ان چار کی
مجتہدوں سے اگرچہ جائز ہے عقلاً اور شرعاً مانند تقلید ان چار کی مگر چونکہ ان چار مذہب کے سوا اور کسی مذہب کے قواعد
اور احکام مسائل جزئیہ مضبوط اور مدون نہوئے واجب ہوئی تقلید ایک کی ان چار سے کیونکہ اون کے مذہب
مدون اور قواعد منضبط ہوئے اور احکام اون قواعد کے اچھی طرح مقرر ہوگئے اور انکے تابعداروں نے قواعد احکام
کو خوب صاف صاف لکھا اس طرح سے کہ ہر حکم میں نص موجود ہے اجمالاً ہو یا تفصیلاً کہا محقق ابن ہمام نے اخر کتاب
تحریر الاصول میں نقل کیا امام نے اجماع محققین کا اسبات پر کہ عوام تقلید سے اعیان صحابہ کی منع کیئے جاویں اور تقلید
کریں پچھلوں کی جنہوں نے امتحان کیا اور وضع کیا مسائل کو اور مدون کیا مذاہب کو اور اسی پر مبنی ہے جو ذکر کیا

بعض متاخرین نے کہ منع ہی تقلید ان چار کی سوا اور کسی مذہب کے کیونکہ انکے مسائل منضبط اور مقید ہوئے
اور جن مسائل مین عموم تخصیص طلب تہا مخصوص ہوا اور ایسا کسی اور مذہب مین معلوم نہین اسواسطی کہ انکی
اتباع مین سے کوئی باقی نرہا اوریہ بات صحیح ہی انتہی محقق ابن نجیم رحنے کتاب اشباہ کے پہلے فن کے پہلے قاعدہ کے
تحت مین کتاب تحریر سی نقل کیا کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا عمل نہ کرنے پر اوپر اُس مذہب کے جو مخالف ہو اُن چار
اماموں کے انتہی اور کہا طحطاوی نے حاشیہ درمختار کی کتاب الذبایح مین فرمایا بعض مفسرین نے کہ لازم پکڑو ای
مومنون اتباع گروہ نجات پانیوالیکا جسکا نام سنت جماعت ہے اسواسطے کہ تحقیق مدد اور نگہبانی اور توفیق اللہ کی
اسکے موافقت مین ہے اور خواری اور غضب اور دشمنی اللہ کا اُسکے مخالفت مین اور یہ گروہ نجات پانیوالا اس
زمانے مین منحصر ہے اُن چار مذہبون مین کہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو ان چار مذہبون سے خارج ہے
وہ اہل بدعت اور نار سی ہے انتہی اور محقق ابن حجر مکی نی کتاب فتح المبین شرح اربعین امام نووی مین اٹھائیسوین
حدیث کی شرح مین فرمایا ہے ہمارے زمانے مین بعض ائمہ نے فرمایا کہ نہین جایز ہے تقلید سوا چار امام شافعی اور مالک
ابوحنیفہ اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے اسواسطی انکے مذہب کے قاعدے اور احکام مقرر اور معلوم ہوگئے اور انکے تابعدارون
نے خدمت کی ہے اپنے مذہب کی اور لکھا صاف صاف ہر ہر مسئلے اور حکم کو پس نہین پایا جاتا ہے کوئی حکم مگر منصوص اجمالاً
یا تفصیلاً اور دوسرے مذہبون کے اس طرح پر تحریر اور ترتیب نہین ہوئے پس نہین معلوم اُنکے قواعد جنسی احکام
نکالے جاوین سو نہین جایز ہے تقلید اُسکی جو اونسی یاد کیا گیا کیونکہ کبھی مشروط ہوتا ہے حکم ساتھ دوسری شرطون کے
جنکو سونپا ہے طرف سمجھنے کے قواعد سے تو جو قید اور شرط اون سے محفوظ ہے اوس پر چندان اعتماد نہین رہا
پس نہین جایز ہے تقلید اسوقت انتہی اب ظاہر ہوگیا ہمارے ان نقول سی کہ عامی پر واجب ہے اس زمانہ مین تقلید ایک
کی اُن چار مجتہدون رضی اللہ عنہم سی اور نہین جایز ہے اوس کو کہ تقلید کرے اونکی غیر کی اور دلیل ثانی کی یہ ہے
کہ وہ تقلید شخصی قریب تر ہی ساتھ ضبط کے اور دور تر ہے خبط سے اور اُسکے چھوڑنے مین خوف تلاعب کا ہی ساتھ مذاہب
مجتہدین کے اور خوف ہے ایسے مفاسد کا جنکی اصلاح بہت مشکل ہی اسواسطے اہل سنت اور جماعت کے اگلے پچھلے بزرگ بڑے
عالموں نے اپنے اپنے امام کے مذہب کی تحریر مین بہت کوشش کی اور اپنے مذہب کو دوسرے کے ساتھ نہین ملایا
اور اختیار کیا محققین نے اون مین سے کہ مقلد اتباع کرے اپنے امام کی مذہب کا ہر تفصیل مین کہا امام غزالی رح نے

ارکان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بحث مین واجب ہے ہر مقلد پر اتباع اپنے امام کا ہر تفصیل مین پس مخالفت
اپنے امام کی بالاتفاق بد ہے نزدیک فصلیین کے انتہی اور کہا قہستانی نے شرح مختصر الوقایہ کے کتاب السیر
کے پہلے اور جان تو کہ تحقیق جسنے گردانا حق کو متعدد مانند معتزلہ کے اسنے ثابت کیا اختیار واسطے عامی کے
بیچ لینے کے ہر مذہب سے جو چاہے اور جسنے گردانا حق کو ایک مانند ہمارے علما کے لازم کیا عامی پر مذہب ایک امام کا
جیسا کہ بیچ کشف کے ہے پس اگر لیا ہر مذہب سے مباح اس کا ہو گیا فاسق پورا جیسا بیچ شرح طحاوی کے ہے
انتہی اور کہا امام شعرانی نے کتاب میزان مین کہ جو شخص نہ پہنچا شہود عین شریعت اولی تک واجب ہے اوس کو
تقلید ایک مذہب کی اس خوف سے کہ گمراہ ہو جاوے۔ اور اوس پر اس زمانہ مین لوگونکا عمل ہے انتہی اور کہا محدث
دہلوی شاہ ولی اللہ نے عقد الجید مین راجح نزدیک فقہا کے یہ ہے کہ عامی منتسب طرف کسی مذہب کے نہین جایز ہے
اوسکو مخالفت اوس مذہب کی انتہی اور جسنے کہا تقلید مطلقا یا تقلید شخصی بدعت اور گمراہی ہے پس وہ بدعتی اور
گمراہ ہے اور لازم آتا ہے اُس کے قول پر کہ سواد اعظم امت محمدی سب مجتمع ہوئے گمراہی پر اور لاکھوں علماء
عظام اور اولیا کرام اور بیشمار صلحا فخام امت محمدی سے جنکی عظمت درجے اور جلالت قدر اور صلاح حال
اور تقوی اور صلابت امر دین پر تمام اہل سنت و جماعت متفق ہین گمراہ اور بدعتی تھے اور بری بدعت
اور گمراہی پر حاشا ثم حاشا کہ وہ ایسے ہوں تحقیق فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین اکٹھی
کریگا امت میری یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور دست قدرت اللہ کا جماعت پر ہے جو جدا ہوا ڈالا گیا
آگ مین روایت کیا اُس کو ترمذی نے اور فرمایا حضرت نے تابعداری کرو سواد اعظم کی اسواسطے کہ تحقیق
جو جدا ہوا ڈالا گیا آگ مین بلکہ یہ تہوڑے سے لوگ خوف ہے اون پر کہ طمع کرے اون مین شیطان اور نکال
ڈالین رسی اسلام کی اپنے گردنوں سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند
بھیڑیے بکری کے پکڑ لیتا ہے الگ کو اور دور والے اور ایک طرف رہنے والے کو اور بچو تم گھاٹیوں سے اور
لازم پکڑو جماعت اور مجمع کثیر کو روایت کیا اوس کو احمد نے اور فرمایا جس نے چھوڑا جماعت کو ایک بالشت
تحقیق نکالا اسنے رسی اسلام کو اپنے گردن سے روایت کیا اوس کو احمد اور ابو داود نے اور تعجب ہے ان جاہلوں سے
کہ بلاتے ہین لوگونکو اپنی تقلید کی طرف اور منع کرتے ہین ائمہ مجتہدین کی تقلید سے جنکی کمال علم اور

دینداری اور پرہیزگاری اور قوت اجتہاد واستنباط مسائل اور دین میں نہایت کوشش کرنے پر اجماع منعقد
ہوا توفیق دیوے اللہ ہمکو اور انکو راہ صواب کی اور اللہ خوب جانتا ہے اور علم اُسکا بہت پورا ہے، امر کیا ساتھ لکھنے
اس فتوے کے خدمت گار راہ شریعت عبدالرحمن ابن عبداللہ سراج حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے ہووے اللہ
واسطے اون دونوں کے
تحقیق اچھا جواب دیا مفتی اسلام نے ہمیشہ رہے بزرگی
اونکی رحمت اللہ
سب تعریف واسطے ایک خدا کے ہے اور درود اور سلام اوپر اوس نبی کے
جسکے بعد نبی نہیں چار اماموں میں سے کسی ایک امام کے وجوب تقلید بلا تردد یہ کے سوال کا جواب جو مفتی مکہ معظمہ نے لکھا ہے
اُس کو میں نے صحیح اور مذاہب اربعہ کے نص کے مطابق پایا تو واجب ہے رجوع کرنا وقت اختلاف کے طرف اس جواب کے
اور یہ کافی اور قناعت بخش ہے جسکو خدا توفیق دیوے اور سبحانہ تعالی عالم تر ہے، امر کیا اُس کے لکھنے کا امیدوار
مغفرت پروردگار احمد بن زینی دحلان شافعی مذہب کے مفتی مکہ نے بخش دیوے اللہ اس کو اور اسکے ماباپ
اور مشایخ اور دوستوں اور تمام مسلمانوں کو......
سب تعریف واسطے
اللہ اکیلے کے ہے اور درود اوپر اُس کے جس کے بعد نبی نہیں ای رب میرے مجھکو
زیادہ علم دے اما بعد تحقیق میں مطلع ہوا اس سوال پر اور جو مولینا مفتی مکہ مشرفہ نے چار اماموں میں سے خاص ایک امام کی
تقلید کے باب میں لکھا ہے سو عین صواب ہے اور نصوص مذہب کے موافق ہے بلا شک و شبہ اور چونکہ یہ جواب صحیح ہے اور
مطابق سنت اور شریعت نبوی کے ہے واجب ہے اوس پر اعتماد کرنا اور وقت اشتباہ کے اوس کے طرف رجوع
کرنا اور اللہ توفیق دینے والا ہے، راہ صواب کی اور اسی کے طرف ہے رجوع اور بازگشت واللہ اعلم فقط خادم الشریعت
ابوبکر حجی بسیونی مالکی مذہب والوں کا مکہ میں مفتی رہے اللہ اسکی مدد میں
حامداً ومصلیاً ومسلماً علی بن احمد بن حمید مکہ میں حنبلی مذہب کا مفتی

فتویٰ مفتیان حرمین شریفین بر رد کتاب ظفر المبین فی رد مغالطہ المقلدین مولوی محی الدین لاہوری نو مسلم کتب فروش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبه نستعين حامداً لله تعالى ومصلياً على نبيه وآله اجمعين اما بعد فما قولكم دام فضلكم فى رجل يقول ان اكثر مسائل كتب الفقه خلاف القرآن والحديث وان الائمة الاربعة رحمهم الله تعالى ليسوا على الحق لاسيما الامام ابا حنيفة النعمان اقواله مخالفة للقرآن والحديث وانه ما تلقى فى جميع عمره الا سبعة عشر حديثا ويزعم انه مخالف للقرآن والحديث ويشنع عليه شنيعا فاحشا وصنّف فى ذلك كتابا وسمّاه الظفر المبين فى رد مغالطة المقلدين وطبعه وافشاه وذكر فيه بعض المسائل المذكورة فى كتب الحنفية وسطر ايضا فى رقم مائة من الكتاب المسطور قائلاً ان هٰذه المخالفة للقرآن والحديث وقال من قلد ابا حنيفة تقليداً شخصياً فهو مرتكب بالحرام او مشرك واستدل بقوله تعالى اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله وقال كل ذلك مخالف للقرآن والاحاديث الفلانية واعرض عن الاحاديث التى استدل بها الامام رحمه الله تعالى وارضاه وهذا الرجل انه يصيد الناس العمل بالفقه بقوله مسائل الفقه مردودة خصوصا مسائل الامام رح وينفر كل من عمل بها من عوام الناس ويدعوهم ويرغبهم فى العمل بالحديث مطلقا سواء كان ناسخا او منسوخا ضعيفا او موضوعا حتى ترك الناس العمل بالكتب المعتبرة كالهداية والنقاية والبحر والمنتقى والهداية والكنز وشروحه والدر وحواشيه ويخرج كل من عمل بهذه الكتب المجلة المعظمة عن الاسلام ويلقبهم بالمشركين نعوذ بالله تعالى منه فما حكم هذا الرجل المصنف لهذا الكتب ومن يعمل بكتابه افتونا ماجورين

الجواب ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ـ حكم هذا الرجل المتصف بالصفات المذكورة انه ضال مضل ساع فى الارض بالفساد وقد زين له سوء عمله فهو واتباعه من حزب الشيطان الا ان حزب الشيطان هم الخاسرون ويحسبون انهم على شئ الا انهم هم الكاذبون وقوله من قلد ابا حنيفة كان مشركا دليل على انه خارج عن جماعة المسلمين وقد ورد

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ في النار ومايقوله في حق الهداية التي
هي هداية الى احكام الاسلام وفيما عطف عليها من المعتبرات التي تشرح صدور اولي الاعلام
فهذه هفوة منه تشير بزندقته نعوذ بالله تعالى منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء
كفر خصوصاً التكلم بالفاحشة في حق الائمة الاربعة رحمهم الله تعالى وقد انعقد الاجماع
خلفا عن سلف على وجوب تقليد واحد منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة
كما في اذكار النووي حيث انه لم يوجد بعد هذا التاريخ من استكمل شروط الاجتهاد
ومن ادعاه فدون ذلك خرط القتاد لاسيما اقدمهم الامام ابو حنيفة النعمان لازالت
منهلة على ضريحه الاقدس سحب الرحمة والرضوان كيف وقد ادرك جمعا من الصحابة
رضي الله تعالى عنهم وممن جزم بذلك الحافظ الذهبي والحافظ العسقلاني وغيرهما تشهد
له النبي صلعم بالخيرية لانه من التابعين بلا شبهة ولا تبين ففي الحديث الشريف
مرفوعاً خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذي يلونهم الى آخره انتهى من جامع
الحافظ السيوطي وروى الشيخان عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه والذي نفسي بيده لو كان
الدين معلقاً بالثريا لتناوله رجل من فارس قال الحافظ السيوطي هذا الحديث الذي رواه
الشيخان اصل صحيح يعتمد عليه في الاشارة لابي حنيفة وهو متفق على صحته وفي حاشية
الشبراملسي قال ما جزم به شيخنا يعني الحافظ السيوطي من ان اباحنيفة هو المراد من الحديث
ظاهر لاشك فيه لانه لم يبلغ من ابناء فارس في العلم مبلغه احد انتهى وقد تبعه كثير
من ائمة الدين وكل منهم اقر بفضله واثنى عليه على رؤس الاشهاد بين المسلمين فقد
روي عن خلف بن ايوب انه قال صار العلم من الله تعالى الى محمد صلى الله عليه وسلم
ثم صار الى الصحابة رض ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابي حنيفة فمن شاء فليرض ومن
شاء فليسخط انتهى فيجب على كل من اراد ان لا يخرج عن جماعة المسلمين ان يتباعد
عن هذا الرجل الطاعن في ائمة الدين ويجب زجره الى الدرجة التي بها انتهى عن هذا العمل

القبيح

الفضيح والكلام في هذا المقام يطول فيما حررناه كفاية عند ذوي الدين وارباب العقول
والله يقول الحق وهو يهدي السبيل . نمقه الفقير محمد امين بالي الحنفي مفتي المدينة المنورة عفي عنه
المدرس بالحرم الشريف النبوي من ائمة الحنيفة في مسجد خير البريه

الحمد لله وحده من ممد الكون . استمد التوفيق والعون الحكم في هذا الرجل انه ضال مضل
اقواله المسطورة بدع وضلالة لا يقولها الا مبتدع خارج عن طريقة علماء الشريعة و
خصوصاً نهيه عن اتباع الكتب المدونة في المذاهب الاربعة فان تلك المذاهب
مستمدة من الكتاب والسنة فهي عبارة عن شريعة رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذي من خرج عنها كان محكوماً بكفره فيلزمه على قول هذا الضال ان السواد الاعظم
من امة محمد صلى الله عليه وسلم اجتمعوا على الضلالة وان مأة الوف منهم من
العلماء العظام والاولياء الكرام وغير المحصورين من الصلحاء الفخام الذين تفقت
كلمة اهل السنة والجماعة على جلالتهم وعظم درجتهم وصلاحهم
وورعهم وصلابتهم في امر الدين كانوا مبتدعين ضالين وماتوا على البدعة
والضلالة حاشا ثم حاشا ان يكونوا كذلك وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يجمع امتي او قال امة محمد على الضلالة ويد الله على الجماعة ومن
شذ شذ في النار رواه الترمذي وقال اتبعوا السواد الاعظم فانه من
شذ شذ في النار فيجب على ولاة الامور ضاعف الله لهم الاجور ردع هذا
الضال المضل بشديد النكال ولو بالقتل نسئل الله التوفيق والهداية
لاقوم طريق والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن
بن عبد الله سراج الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله لهما

حامداً و مصلیاً و مسلماً لا شک ذلک الرجل ضال مضل رحمۃ اللہ (محمد رحمت اللہ)

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ اصاب من اجاب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ محمد عبد الحق عفی عنہ (محمد عبد الحق)

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم اور ساتھ اسی اللہ کے مدد چاہتے ہین ہم دران حالیکہ حمد کرنیوالے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور درود بھیجنے والے اس کے نبی اور اس کے سب آل پر اما بعد کیا قول ہے تمھارا ہمیشہ رہے بزرگی تمھاری بیچ حق ایک آدمی کے کہ کہتا ہے بہت سے مسئلے فقہ کے کتابون کے خلاف قرآن اور حدیث کے ہین اور چار امام رحمہم اللہ عنہ پڑہتے ہین خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے انکے اقوال مخالف ہین قرآن اور حدیث کے اور تمام عمر ہین انہون نے نہ پائین مگر ستر احادیثین اور گمان کرتا ہے وہ مخالف ہے قرآن اور حدیث کے اور انکو بہت برا کہا ہے اور اس باب مین ایک کتاب مسمی بظفر المبین تصنیف کیا ہے اور اس کو چھاپ کر مشتہر کر دیا اور اسمین بعض مسائل کتب حنفیہ کو نقل کیا اس کتاب مین لکھا ہے کہ ستر مسئلے مخالف قرآن اور حدیث کے ہین اور کہا جو تقلید کرے ابوحنیفہ رح کی تقلید شخصی وہ حرام کار اور مشرک ہے اور استدلال کیا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ اور کہا یہ سب مخالف ہے قرآن اور فلانی حدیثون کے اور اعراض کیا اون حدیثون سے جنکے ساتھ امام ابوحنیفہ رح نے استدلال کیا اور یہ سب اسواسطے کہ باز رکھے لوگون کو فقہ پر عمل کرنے سے اس طرح کہکر کہ مسئلہ فقہ کے مردود ہین خصوصاً امام ابوحنیفہ رح کے اور عوام لوگونکو فقہ سے نفرت دلاکر عمل بالحدیث کی مطلقاً دعوت اور ترغیب دیوے خواہ وہ ناسخ ہو یا منسوخ ضعیف ہو یا موضوع یہانتک کہ چھوڑ دیا لوگون نے عمل کرنا کتب معتبرہ فقہ پر مانند ہدایۃ اور نقایۃ اور بحر اور منتقی اور فتاوی ہندیہ اور کنز اور اسکی شرحین اور در مختار اور اسکی حواشی اور کہتا ہے جو ان کتابون پر عمل کرے وہ اسلام سے

خارج ہی اور انکا لقب مشرک رکہا ہے نعوذ باللہ منہ پس کیا حکم ہے اِس آدمی مصنف اس کتابکا اور جو اِس کتاب پر عمل کرے اُسکا فتوی دو ہمکو خدا اجر دے تمکو

جواب

ای رب ہمارے مت ٹہڑا کر دلون ہمارے کو بعد اوس کے کہ ہدایت کی تو نے ہمکو اور بخش واسطی ہمارے اپنے پاس سے رحمت تحقیق تو بہت بخشنے والا ہے، حکم اِس آدمی موصوف صفات مذکورہ کا یہ ہی کہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنیوالا ہے اور زمین مین فساد پھیلانیوالا ہے، اور زینت دیا گیا واسطی اُسکے اُسکا عمل بد سو وہ اور اُس کے تابعین گروہ شیطان سے ہین آگاہ رہو کہ تحقیق گروہ شیطانکا وہ نقصان والا ہے اور گمان کرتا ہے وہ کہ کسی شی پر ہے آگاہ ہو کہ تحقیق وہ جہوٹے ہین قول اسمٰعیل کا جو تقلید کرے ابو حنیفہ رح کے وہ مشرک ہے دلیل ہے اس بات پر کہ وہ خارج ہے مسلمانونکی جماعت سے اور تحقیق کہ وارد ہوا بیچ حدیث شریف کے کہ اتباع کرو سواد اعظم کا پس جو جدا ہوا ڈالا گیا آگ مین اور وہ جو کہا اُسنے ہدایہ اور دوسری فقہ کی کتابون معتبر کے باب مین سو بیہودہ گوئی ہے اسکی اس سے اشارۃً اُسکا زندیق ہونا ثابت ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا اور تحقیق مقرر ہوا کہ اہانت کرنا علم اور علماونکی کفر ہے خصوصاً فحش بکنا چار امامون کے شان مین اور تحقیق منعقد ہوا اجماع اگلون پچھلونکا اُس پر کہ تقلید ایک کی اون چار امامونمین سے واجب ہے، کیونکہ بعد سنہ ۴ چار سو کے مجتہد مفقود ہے جیسا کہ اذکار نووی مین ہے اور جب تاریخ مذکور کے بعد سے کوئی شخص ایسا نہین پایا جاتا جسمین شرطین اجتہاد کی سب پوری جمع ہوین پھر دعوی اجتہاد کا لغو اور بے فائدہ ہی خصوصاً چار امامون سے پہلے امام ابو حنیفہ رح ہمیشہ برستے رہین اونکی قبر پاک پر ابر رحمت اور خوشنودی کے اور کیونکر نہو حال یہ کہ ملاقات کی انہون نے ایک جماعت صحابہ رض سے ثابت کیا اس کو حافظ ذہبی اور حافظ عسقلانی وغیرہ ہمانے شہادت دی اُنکی بہتری کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسواسطی کہ وہ تابعین سے ہین بلا شبہ اور اس مین فرق نہین ہے کیونکہ بیچ حدیث شریف مرفوع کی ہی کہ بہتر امت میری کا وہ زمانہ ہے جسمین مین مبعوث ہوا پہر وہ جو بعد اونکے آخر حدیث تک انتہی یعنی پوری ہوی عبارت حافظ سیوطی کی کتاب جامع کی اور بخاری اور مسلم نے روایت کی ابو ہریرہ رض سے کہ قسم ہے مجہی جسکی دست قدرت مین میری جان ہے، اگر ہوتا دین لٹکا ہوا ساتہ پا کے تو لے لیتا اوسکو ایک آدمی ملک فارس کے رہنیوالا

کہا حافظ سیوطی نے یہ حدیث جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے اصل صحیح ہے قابل اعتماد کہ اس سے
مراد امام ابوحنیفہ رح ہین اور یہ حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور بیچ حاشیہ شبراملسی کے ہی کہ جو ہمارے اُستاذ
حافظ سیوطی نے یقین کہا کہ اس حدیث سے مراد ابوحنیفہ رح ہین سو ظاہر ہے اُسمین کچھ شک نہین
اسواسطے کہ اہل فارس سے علم مین کوئی اس حد تک نہین پہنچا انتہی اور تحقیق اتباع کیا اُنکا بہت سے آئمہ دین نے
اور ہر ایک نے اون مین سے انکے فضل اور بزرگی کا اقرار کیا اور انکی ثنا و صفت سب مسلمانون کے سامنے بیان کی
پس تحقیق مروی ہے خلف ابن ایوب سے کہ کہا انہون نے پہنچا علم اللہ کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر آپ سے
صحابہ کو پھر صحابہ سے تابعین کو پھر امام ابوحنیفہ رح کو چاہے کوئی اس بات سے راضی ہو چاہے ناراضی ہو
انتہی تو اب واجب ہے اس پر جو نہین چاہتا ہے نکلنا جماعت المسلمین سے کہ دور رہے اُس آدمی سے جو طعن
کرتا ہے ائمہ دین پر اور واجب ہے زجر اور توبیخ اوسکی یہانتک کہ باز آوے آپنے اس برے کام سے
اور کلام اسجگہہ دراز ہے مگر جتنا لکھا اُتنے مین کفایت ہے دینداروں اور عاقلون کو اور اللہ حق کہتا ہے
حق اور وہی ہدایت کرتا ہے راستے سیدھے کی لکھا اوس کو فقیر محمد امین بالی حنفی مفتی مدینہ منورہ نے

عفی عنہ　(محمد امین بالی حنفی)　(عبدالرحمن [illegible] عفی عنہ) امام مسجد نبوی حنفی　(حسن اسکوبی) مدرس حرم شریف نبوی

سب تعریف واسطے اللہ واحد کے ہے اور مدد کرنیوالے خلق سے مدد اور توفیق چاہتا ہون حکم اس
آدمی کا یہ ہے کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہے اقوال اس کے جو لکھے گئے سب بدعت اور گمراہی ہے سو مبتدع
کے کوئی ایسا نہ کہیگا خارج ہے طریقہ علمائے شریعت سے خصوصاً منع کرنا اُسکا چار مذہب کے کتابونکی بعد آنے سے
کیونکہ وہ مذہب ماخوذ ہین کتاب و سنت سے تو پھر وہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو نکلیگا
اوس سے وہ کافر ہی تو لازم آیا اُس گمراہ کے قول پر کہ سواد اعظم امت محمد سے اکٹھے ہوئے گمراہی پر اور
ہزارون بڑے علماؤن اور اولیاؤن سے اور بیشمار صلحا نیکو کار جنکی جلالت شان اور عظمت
درجہ اور صلاح اور تقوی اور استقامت امر دین کی تمام اہل سنت اور جماعت بالاتفاق قائل ہین
مبتدع اور گمراہ تھے اور بدعت اور گمراہی پر مر گئے حاشا ثم حاشا کہ وہ ایسے ہون اور تحقیق کہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ نہین جمع کرتا اُمت میری کو یا کہا امت محمد کو اوپر گمراہی کے اور ہاتھ

اللہ کا جماعت پر ہے اور جو جدا ہوا ڈالا گیا دوزخ میں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور فرمایا اتباع
کرو سواد اعظم کا پس تحقیق جو جدا ہوا ڈالا گیا آگ میں پس واجب ہے حاکموں پر زیادہ کرے اللہ اونکی
اجر ونکو زجر کرنا اُس گمراہ گمراہ کرنیوالے کا ساتھ سخت عذاب کے اگرچہ بالقتل ہو سوال کرتے ہیں ہم اللہ سے
توفیق اور ہدایت سیدھے رستے کی اور اللہ سبحانہ وتعالے بہتر جاننے والا ہے امر کیا اُسکی لکھنے
کا خادم شریعت عبدالرحمن بن عبداللہ سراج حنفی مفتی مکہ مکرمہ نے

شک نہیں کہ یہہ شخص گمراہ گمراہ کرنیوالا ہے   رحمت اللہ

حامدا ومصلیا مسلما جسنے جواب دیا وہ مصیب ہے واللہ اعلم بالصواب لکھا اسکو محمد عبدالحق نے عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار حمد وسپاس اُس ہادی مطلق کو سزاوار جسنے اپنے بندوں کو فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کا مژدہ سنایا اور جواہر آبدار درود وسلام بیشمار اس نبی مختار پر نثار کہ جسنے قول اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار میں مخالف کو عذاب جحیم اور موافق کو طریق مستقیم دکھلایا اور اسی طرح اُس کے اصحاب اخیار اور آل اطہار پر جنکی آبیاری سے باغ دین ایسا پھلا پھولا کہ تمام عالم نے پھل کھایا اما بعد چونکہ اس دور آخری اور زمان واپسین میں علم علما کم ہوئے اور ریاست اسلام گم ہوئی فاضلان دین کا کوئی قدردان نرہا کاملان ملت کا کوئی پرسان نرہا ہر شخص مطلق العنان ہوا اکثر جہلائی پیشہ وعظ وبیان لیا اہل ہوا کو فرصت ملی مبتدعین کی بن پڑی جو دلمیں آیا سو کہدیا زبان پر آمادہ بکد بانہ خالق کا خوف نہ خلق کی حجاب دیکھو تب ایک فتنہ بپا جیا نچہ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے بتالیف معیار الحق اور دلیل محکم وغیرہ دلائل مموہہ پیش کرکے لوگونکو خوب بہکایا اور جادہ حق مذہب امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اکثر عوام کو پھسلا پھسلا کر اپنے دام تقلید میں پھنسایا اور چند روز سے انکے شاگرد رشید میاں محمد حسین صاحب لاہوری نے اطراف وجوانب لاہور میں وہابیت کا بڑا شور زور مچایا اور تقلید امام کا

نام سنایا اور واسطے اغوائے عوام کالانعام کے ایک نیا جال بچھایا یعنی ایک اشتہار مسائل عشرہ کا مشتہر کیا اور اسکا جواب مشروط
بچند شروط خلاف مذہب منصور جمہور میں تمام علمائے حنفیہ سے بوعدہ انعام طلب کیا مگر طرفہ یہ کہ اُن بعضیں شرطوں کے ساتھ جب
لگا کہ بہت سے معمولات و معتقدات سے سوال کیا گیا تو ایک کا بھی جواب نہ پایا تو پھر اُس انعام اور شروط سے غرض یہ کہ اُن قیود کے
ساتھ نہ کوئی جواب دیگا نہ انعام دینا پڑیگا اگرچہ لاکھو تکا ہو اور جواب دینا امارت خطا ہے مسائل مسئولہ اور خطا بعض تو جب
اشتباہ کل اس دہوکے سے عوام بھٹک جاویں اور تقلید مذہب حنفی کی چھوڑ دیویں اور حضور کے مقلد بنجاویں تا چند روز لذت امامت
چکھہ لیوین اسواسطے فیضمآب جناب عالم نبیل فاضل جلیل عدیم النظیر فقید المثیل حاوی معقول و منقول حافظ فروع و اصول حائز الفضل الظاہر فیہ
فائز المجد بجدیہ زخر الافاضل فخر الاماثل بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا مولوی محمد فیض عالم ملاء اللہ بفیضہ العالم نے اسکا جواب
لکھنا ہے اور واجب جانا اور تھوڑے سے عرصہ میں یہ رسالہ مسمی بہ نبراس الصالحین اُسکے جواب میں بتقریر مسلسل
اور تحریر مہذب اس خوبی کے ساتھ تالیف کیا کہ جو اسکو یکبار دیکھے پھر کبھی نہ چھوڑے اور جو اسکی شیرینی پاوے پھر کبھی شہد و شکر نہ
کھاوے ہر خاص و عام اپنا مطلب بآسانی سمجھ جاوے اور مشتہر مذکور کی دمبازی و جعلسازی سے اچھی طرح واقف ہو جاوے اور حقیقت مذہب
حنفی بخوبی جان لیوے اور غیر مقلدوں کی افراط و تفریط کماحقہ پہچان لیوے جو اس رسالہ کو دیکھے پھر حضرت مشتہر کے کبھی دام میں
نہ آوے اور جو اسکو پاس رکھے پھر کبھی مشتہر لاہوری کے پاس نجاوے بلکہ لاحول پڑھکے بھاگے سو اسکی جو کچھ خوبیں ہیں سو دیکھنے پر
موقوف ہیں مقلدوں کو چاہیئے کہ اس کو اپنے گلے کا تعویذ بناویں رات دن پڑھیں پڑھاویں سنیں سناویں اور غیر مقلدوں کو
بھی چاہیے کہ اسکو بنظر انصاف دیکھیں اور حق بات سے منہ نہ پھیراویں مذہب لاہوری تقلید سے باز آویں پکے حنفی مذہب بنجاویں بنظر ہدایت انام اور افادۂ
خاص و عام جناب مؤلف ممدوح کے برادر حقیقی جامع المحاسن والمکارم جناب حاجی حافظ محمد عالم صاحب نے بڑی سعی و کوشش سے اسکو چھپوایا
اور بتاریخ ۵ شہر ربیع الاول ۱۳۰۱ ہجریہ مطبع حسنی واقعہ بندر بمبئی میں چھپکر طیار ہوا اور آخر میں اسکے دو فتوی بھی علمائے حرمین
شریفین کے ایک متعلق وجوب تقلید اور دوسرا درباب مؤلف ظفر مبین تارک تقلید مع ترجمہ ملحق کئے گئے تا ناواقف واقف
ہو جاویں کہ تقلید حق اور عدم تقلید باطل اور مؤلف ظفر مبین بیوقوف جاہل مخفی نرہے کہ جناب عالم معروف فاضل مشہور
حافظ عبد الغفور صاحب اور واقف حقائق دین عالم متین جناب مولوی نصیر الدین صاحب نے اس رسالہ کی تصحیح اور تنقیح میں کوشش کماینبغی کی ہے اور اب درست ہے اسمیں
کسی لفظ یا حرف یا نقطہ کی بھی الا ماشاء اللہ غلطی نہیں چھوڑی مگر چونکہ سہو و نسیان خمیر انسان ہے اگر ناظرین کہیں سہو و خطا پاویں امید کہ بذیل عفو و عطا چھپاویں
اور کاتبوں اور چھاپنے والوں سے جو کاپی پر ف درست کرنی کے سبب محو اثبات کے کچھ کم بیش الفاظ و حروف و نقاط کی واقع ہوتی ہے اسکا بھی
کچھ خیال فرماویں وصلی اللہ علی سیدنا محمد علم الہدی وعلی آلہ واصحابہ الذین کنجوم الاہتداء تمت

مزیل اغلاط نبراس الصالحین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۱	مین مشتہر	مین ہنے مشتہر	۱۵	۱۶	الشیعۃ	الشیعۃ
۷	۶	اور اشتر سواری	اور اشتراء سواری	″	۲۱	حجۃ	حجّت
″	۱۳	جواسر	جواہر	۱۶	۵	مالک	مالک نے
۱۰	۳	علیہ الرحمۃ	علیہ الرحمہ	″	″	سوائے	سوای
″	۵	″	″	″	۹	ی	ئی
″ ″	۷ ۱۵	زبیر انکہ رحمۃ علیہما	زبیر اکہ رحمۃ اللہ علیہما	″	۱۱	آیۃ	آیت
۱۱	۱	فقہ	اور فقہ	″	۱۸	ہی ہین	ہی
″	۳	علم	اوسنے علم	″	″	آیۃ	آیت
″	۲۱	مجدثین	محدثین	۱۷	۲	سعنی سرادی پر	معنی مرادی پر
۱۲	۴	المحدث	الحدیث	″	۶	صریح ہے	صریح ہی
″	۱۸	آیہ	آیت	″	۱۷	کسی طرحکا کلام	کسی طرحکی کلام
″	۱۹	رہنا کی پیچھی لفظ ہی کا	رہنا کی جگہہ لفظ رہتا ہی کا	۲۲	۲	گواہی دی گئی ہے واسطے اوسکے	گواہی دی گئی ہی واسطے اوسکے
۱۴	۸	کترابہ	کتابہ	″	۱۱	علیکم لسنتی	علیکم بسنتی
″	۱۴	نے	سے	۲۳	۱۶	اکثر جامین احادیث	اکثر جامعین احادیث
″	۲۱	علیہ الرحمۃ	علیہ الرحمہ	″	۱۷	خیر الناس قرنی	خیر الناس قرنی
۱۵	۵	جہتہ	جہت	″	۲۱	بما لم تسمعہ انتم	بما لم تسمعوا انتم
″	۶	″	″	۲۴	۱۰	ماخذ سے	ماخذ کو
″	″	آیۃ	آیت	″	۱۱	غیر ضعیف کو	سو ضعیف کے
″	۱۳	سے	ی	۲۵	۱۶	میشود	میشوند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۵	اور حمزہ سہمی	اور حمزۃ السہمی	۶۷	۷	الی اہل الاوراق	الی الاوراق
؍؍	۱۳	اما صاحب الصحابی	اما صاحب الصحابی	؍؍	۱۹	ما سمعت من مشائخی	ما سمعۃ من مشائخی
۳۲	۲۱	مستنداتہ	سسنداتہ	؍؍	۱۸	ویسقی	وبسقی
۳۴	۱۱	امام یوسف	امام ابو یوسف	؍؍	۱۵	فاذا اصبر علی	فافرا صبر علی
۳۸	۱۶	وغیرہ صادر ہوئی ہون	وغیرہ صادر ہوئی ہون	۶۸	۱۸	اور پایکے جسکو چاہے	اور ساتہہ پاپنکے جسکو چاہے
۴۰	۱۲	اور پر میرے پہر کہنا	اور پر تیرے برا کہنا	۶۹	۱۱	قسطلانی شرح	قسطلانی نے شرح
۴۲	۱۷	کد کرتے ہین	قد کرتے ہین	۷۰	۱۱	بخاری العصر	وبخاری العصر
۴۳	۲۰	مشہور نام کیلئے	مشہور نام کرئے	۷۲	۳	کثر جاہلوہ	وکثر جاہلوہ
۴۴	۱	کسی فرقہ اسلامیہ کی	کسی فرقہ اسلامیہ کی	؍؍	۱۸	فسکونوا مع الخوالف	یکونوا مع الخوالف
؍؍	۱۳	عاجز بنو بیٹھے ہوے	عاجز بنے ہوئے	۷۳	۱۰	ولا یبروا غیرہ	ولا یبروا غیرہ
۴۹	۵	بے تحقیقانہ پوچھتے ہین	بے تحقیقانہ پوچھتے ہین	؍؍	۱۲	فی عہد	فی عہد ہم
۵۰	۱۶	ہر عالم سے نہ	ہر عالم کے نہ	۷۴	۱۶	ساتہہ پچہلون کے	ساتہہ مخالفون کے
۵۵	۱۸	اوس سے کم مرتبہ مین	اوروں سے کم مرتبہ مین	۸۲	۱۵	تحمی پر	تخمینی پر
۵۸	۱۷	جب سین ہو بہروسا کرنا	جب بعین ہوا بہروسا کرنا	۸۳	۱۰	اوسکے دروازون سے	اونکے دروازون سے
۵۹	۲۰	دوسیلہ نہ	وسیلے نہ	۸۵	۲۰	باری کی	باریکی
۶۱	۱۴	اور یہی تہا واجب	اور یہی تہا واجب	۸۷	۱۷	مجتہدین تجاوزہ	مجتہدین سے تجاوزہ
؍؍	۱۸	واجب اصل یہہ ہے	واجب اصلی یہہ ہے	۸۹	۱	المن رای من رای ان	اولمن رای من رای انی
۶۲	۶	اور تہا وجوب حاصل کرنا	اور تہا واجب حاصل کرنا	؍؍	۱۴	اور ابان لاوے	اور ایمان لاوے
؍؍	۱۱	اُس زمانہ مین	اِس زمانہ مین	۹۰	۱۲	اور سند بیان	اور سنہ بیان
۶۴	۱۶	علے العین اوّل	علے العین الاولی	؍؍	؍؍	واقعی ہو جاوے ہے	واقعی ہو جاوے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰	۱۳	جانچہ لیوین	جانچہ لیوے	۱۰۰	۱۱	پہلے سبادی حاصل ہوئی	پہلے سبادی کی حاصل ہوئی
۹۲	۱۰	دو خلیفہ سید احمد صاحب حسنی	دونون وزیر خلیفہ سید احمد صدر حسنی		۱۶	نفس نفلیس	بنفس نفیس
۹۳	۳	بثانی تقلیدی	وثانی تقلیدی	۱۰۱	۲۰	خلاف یظنہ	خلاف مایظنہ
"	۱۰	اونیز طریق	ونیز طریق	۱۰۴	۱۸	امام یوسف	امام ابو یوسف
۹۶	۷	وہ لوگ ابتدا پیدائش مین	وہ لوگ جو ابتدا پیدائش مین	۱۰۶	۲۱	سسند اسباکی	سسندین اسباکی
"	۹	حانب	جانب	"	"	واضح ہے	واضح ہوچکا ہے
"	۱۳	مکاملہ	مکالمہ	۱۰۷	۴	حضرت کو حضرت عمر سے رضی اللہ عنہ ہی روایت ہے	حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے
"	۱۴	وقت کر	وقت فکر	۱۰۹	۱۱	امام الاول	اما الاول
۹۷	۲	کمجل بکمل	کمحل بکحل	۱۱۴	۱۱	اسواسطے اونکے	اسواسطے کہ اونکے
"	۱۲	سکنند	سکند	"	۱۷	جارئ ہے	جائز ہے
۹۸	۱۳	ہوتی ہین	ہوتی ہے	"	۸	اور سبحانہ	اور اللہ سبحانہ
۱۰۰	۵	درہمہ یکباس	درہمان یکباس	۱۲۱	۲۱	ساتہ یا کے	ساتہ ثریا کے

تمت